

یا الہی نور کی ہر دم بہار  
ہر مزارِ عبدِ جیلاں پر شمار

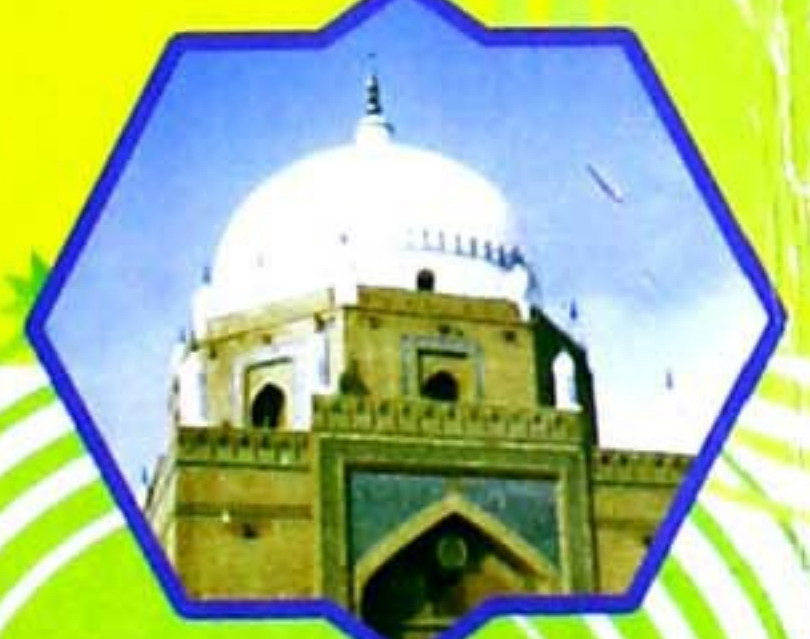
حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی  
سروری سرمدی جیلانی قادری

اور

حضرت پیر عطا محمد صاحب جیلانی قادری <sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup>  
کے سوانح حیات طیبہ پر مشتمل کتاب

# گلستانِ جیلاں

(جلد اول)



قبر مبارک: حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی سروری سرمدی قادری رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف و مصنف

جاوید احمد بٹ  
خلیفہ الجیلانی قادری



دربار مبارک حضرت مولوی عطا محمد صاحب جیلانی قادری رحمۃ اللہ علیہ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۰

جلد اول

سوانح حیات طیبہ

حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی سروری سرمدی قادری جیلانی قدس سرہ العزیز

خلیفہ

سید مصطفیٰ القادری کلیدار حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز

بغداد شریف

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

84513

نام کتاب : گلستان جیلاں (جلد اول)  
 مؤلف و مصنف : جاوید احمد بٹ  
 تاریخ طباعت پہلا ایڈیشن : صفر المظفر ۱۴۲۹ھ فروری ۲۰۰۸ء  
 تاریخ طباعت دوسرا ایڈیشن : صفر المظفر ۱۴۳۰ھ فروری ۲۰۰۹ء

ہدیہ

ملنے کا پتہ

جناب محترم خلیفہ بشیر احمد صاحب

سجادہ نشین دربار عالیہ قبلہ و کعبہ مولوی عطا محمد صاحب۔ رائے وند

0333-4358542 موبائل: 0300-4500278

فون دربار عالیہ: 042-5069648

جناب محترم خلیفہ محمد اسحاق صاحب جانشین خلیفہ میاں تاج الدین صاحب سجادہ

نشین دربار عالیہ قبلہ و کعبہ شیخ بدر الدین صاحب۔ وہاڑی

موبائل نمبر: 0321-7736852

خادم الفقراء جاوید احمد بٹ خلیفہ الجیلانی قادری

725۔ راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

فون رہائش: 042-7845929

موبائل: 0322-4005808

## فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۹	ابتدائیہ	۱
۱۰	ہدیہ سلام	۲
۱۳	اظہار تشکر	۳
۱۵	سبب تالیف	۴
۲۲	اولیاء اللہ	۵
۲۷	نسب و نام	۶
۲۸	واللات مسعود	۷
۲۹	عہد طفلی	۸
۳۱	شمولیت سلسلہ قادریہ سرکار غوث الاعظم کا آ کر خود بیعت کرنا	۹
۳۲	تعلیم و تربیت اور پہلی شادی	۱۰
۳۲	دوسری شادی	۱۱
۳۲	ذکر اور نماز	۱۲
۳۵	ظاہرہ تکمیل بیعت	۱۳
۳۶	بزرگ ہستی	۱۴
۳۷	والد محترم اور والدہ صاحبہ کا بیعت ہونا	۱۵

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۳۸	مجاہدات و ریاضات	۱۶
۳۹	مصائب و مشکلات	۱۷
۴۰	مصائب و مشکلات اور تسکین قلب	۱۸
۴۲	اعلائے کلمۃ الحق	۱۹
۴۳	سرکار غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ظاہر ہونا	۲۰
۴۳	عربی درویش	۲۱
۴۴	رہائش	۲۲
۴۴	نکاح بحکم غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ (تیسری شادی)	۲۳
۴۷	ختم گیارہویں شریف	۲۴
۴۸	بہنوئی کا پستول تانا	۲۵
۴۹	سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ کی بہنوئی پر اظہار ناراضگی	۲۶
۴۹	سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا بلمشافہ تشریف آوری	۲۷
۵۰	دوسری زوجہ محترمہ کا اسلام لانا	۲۸
۵۰	سرکار غوث الثقلین کا کثرت سے زیارت دینا	۲۹
۵۱	بیگمات کا سگی بہنوں کی طرح رہنا	۳۰
۵۲	بے ادب درویش اور آپ کا حسن سلوک	۳۱
۵۳	خلافت اور سرکار غوث الثقلین کا بلا واسطہ مرید ہونا	۳۲
۵۵	پہلا سفر متھر ۱۹۲۰ء	۳۳
۵۶	دست غیب کا ڈوبنے سے بچانا	۳۴

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۵۶	سماع (قوالی کے متعلق)	۳۵
۵۷	صاحب خلافت صوفی بزرگ کا بیعت ہونا	۳۶
۵۸	سرکار غوث الثقلین و قطب ربانی کا بغداد بلانا	۳۷
۵۹	مادر زاداندرھے کی بینائی آجانا	۳۸
۶۰	زوجہ محترمہ سیدہ ولایت بیگم صاحبہ کا وصال	۳۹
۶۰	اولاد	۴۰
۶۷	وضاحت	۴۱
۶۸	بغداد شریف کا سفر (محترم خلیفہ برکت علی صاحب کے اقتسابات سے)	۴۲
۶۹	بغداد شریف میں بیعت اور خلافت ۸ مارچ ۱۹۱۴ء	۴۳
۷۰	خواجہ حسن بصری رحمہ اللہ علیہ کے روضہ اقدس پر قیام	۴۴
۷۰	۲۵ مارچ ۱۹۱۴ء لاہور میں سرکار معظم غلام جیلانی قدس سرہ	۴۵
۷۲	العزیز کا پہلا سفر	۴۶
۷۳	دوسرا سفر لاہور ۲۶ رجب ۱۳۳۲ھ بمطابق ۲۰ جون ۱۹۱۴ء	۴۷
۷۵	خلیفہ برکت علی صاحب کا بیعت ہونا	۴۸
۷۶	حالات علی گڑھ	۴۹
۷۷	چوتھی شادی بحکم غوث پاک ۱۳۳۵ھ	۵۰
۸۰	تیسرا سفر لاہور	۵۱
۸۲	خرقہ پوشی	۵۲
۸۳	چوتھا سفر لاہور	

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۸۷	مسند خلافت پر فائز بزرگ بھی بیعت کے لئے آرزو کرتے	۵۳
۸۹	حضور	۵۴
۹۱	شیخ محمد رفیع صاحب کو نعمت حضور کے ساتھ صاحب کشف اور	۵۵
۹۶	صاحب کرامت بنا دینا	۵۶
۹۷	ظاہرہ ہوش میں صاحبان مزارات کا ملنا	۵۷
۹۷	جلالی درویش کی قبر	۵۷
۹۷	حضور غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا نصیحت	۵۸
۱۰۰	آموز واقعہ	۵۹
۱۰۱	چراغوں کا خود بخود جلنا	۶۰
۱۰۲	نان بابی کا سلطان الاذکار مانگنا	۶۱
۱۰۲	حقیقت سلطان الاذکار	۶۱
۱۰۲	خلفاء صاحبان	۶۲
۱۰۵	خلفاء صاحبان صاحب خرقہ	۶۳
۱۰۶	اقسام خلافت	۶۴
۱۰۷	صوفیانہ کلام	۶۵
۱۰۸	رباعی عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۶۶
۱۰۹	عاجزی وانکساری	۶۷
۱۰۹	دعائے استغفار	۶۸
۱۱۰	رباعی محبوبیہ	۶۹



صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱۱۱	رباعی غوثیہ	۷۰
۱۱۲	رباعی اویسیہ یا صلوة یمینی	۷۱
۱۱۲	کلام ہمہ اوست	۷۲
۱۱۸	کلام اسرار قدسیہ یا اسرار حق	۷۳
۱۱۹	مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات	۷۴
۱۲۱	عریضہ	۷۵
۱۲۹	محفل میلاد اور ہدیہ سلام	۷۶
۱۳۰	ہدیہ سلام	۷۷
۱۳۲	تحمل و بردباری	۷۸
۱۳۲	سخاوت	۷۹
۱۳۳	دست مبارک سے تحریر کردہ خط	۸۰
۱۳۹	اوراد طریقہ قادریہ	۸۱
۱۴۱	تشریح اوراد قادریہ	۸۲
۱۴۲	نماز صبحی یعنی چاشت	۸۳
۱۴۲	چاشت کی نماز کا وقت	۸۴
۱۴۲	اسناد صلوة الکبریٰ	۸۵
۱۴۵	فضیلت صلوة الکبریٰ	۸۶
۱۵۲	صلوة الکبریٰ	۸۷
۱۵۳	ورد یوم جمعہ	۸۸

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱۶۱	وردیوم السبت	۸۹
۱۶۸	وردیوم الاحد	۹۰
۱۷۴	وردیوم الاثنین	۹۱
۱۸۲	وردیوم الثلثاء	۹۲
۱۹۰	وردیوم الاربعاء	۹۳
۱۹۹	وردیوم الخمیس	۹۴
۲۱۰	دعائے اسری	۹۵
۲۱۴	سند آخری	۹۶
۲۱۵	رحلت	۹۷
۲۱۸	واقعات بعد از وصال	۹۸
۲۱۸	خلیفہ محترم مولوی عطا محمد صاحب رحمہ اللہ کا وادانت بنوانا	۹۹
۲۱۹	جباب محترم شیخ بدرالدین صاحب ضلع و ہاڑی کو خلافت اور خرقہ عطا کرنا	۱۰۰
۲۲۱	خرقہ	۱۰۱
۲۲۲	ہدیہ سلام بارگاہ حضرت قبلہ پیر و مرشد سلطان پیر شاہ غلام جیلانی سروری سرمدی قادری جیلانی رحمہ اللہ	۱۰۲

## ابتدائیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم -

ربنا اتنا من لدنک رحمة وهی لنا من امرنا رشدا -

اے ہمارے پروردگار ہمیں اپنی جناب سے رحمت اور ہمارے کام میں ہمیں ہدایت عطا فرما۔ بے شک سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ جس نے اپنے دوستوں کے لیے عالم ملکوت اور اپنے برگزیدہ بندوں کے لیے عالم جبروت کے بھید ظاہر فرمائے۔ اور اپنے عاشقوں کا خون اپنے جلال کی تلوار سے بہایا۔ اور اپنے عارفوں کے دل کو اپنے وصال کی خوشی کا مزا چکھایا۔ وہی اپنی بے نیازی اور کبریائی کے انوار سے دلوں کی مردہ زمین کو زندہ کرنے والا ہے۔ اور اسے اپنے ناموں اور معرفت کی روح پرور خوشبو سے نشوونما دینے والا ہے۔

درویش خدا مست کی زندگی کے حالات و واقعات کو قلمبند کرنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ اس کی ظاہری زندگی بحر بے کراں کی طرح سادہ اور خاموش گذرتی ہے۔ جب کہ باطن میں ہر روز لطف و کرم کی بارش ہوتی ہے۔ خدائے ذوالجلال کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے مجھ ناچیز بندہ کے دل میں اپنے نیک بندوں کی محبت کا بیج بو دیا ہے۔ اور ان کے حالات زندگی کو لکھنے کی سعادت نصیب فرمائی۔ الحمد للہ۔ شکر اللہ

اللهم صلی علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد

واصحاب سیدنا محمد وازواجه واهلبیتہ اجمعین -

## ہدیہ سلام

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے مجھ پر سلام بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر دس بار رحمت بھیجی۔ (صحیح مسلم)

سلسلے کے محترم خلیفہ ڈاکٹر سراج صاحب (ملتان) نے خصوصی طور پر مندرجہ ذیل ہدیہ سلام بعنوان ”محمد رسول خدا پر سلام“ اس کتاب میں حمد باری تعالیٰ کے بعد شامل کرنے کی آرزو کی۔ کہ ان کے والد محترم حکیم واحد بخش صاحب یہ سلام بڑے شوق و محبت سے اپنے پاس رکھتے تھے اور بڑی کیفیت کے ساتھ پڑھتے تھے۔ ان کی خواہش کو مد نظر رکھتے ہوئے ناچیز اس سلام کو سلسلہ مریدین اور اہل محبت و شوق کے اس کو شامل کر دیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام

شفیع الورا مصطفیٰ مجتبیٰ سراج الہدیٰ مقتدا و مرتضیٰ

مطیع و مطاع شاہ دوسرا حبیب خدا خاتم انبیاء

بشیر و نذیر و نصیر امام

محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام

شہنشاہ فخر زمان و زمین سراپا کرم رحمت اللعالمین

امام الہدای سید المرسلین شرف بمعراج عرش بریں

وہ دنیا ئے ہستی کا ماہ تمام

محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام

یتیم شکور جواد کریم  
خطیب فصیح طبیب حکیم  
حریص علیکم رؤف و رحیم  
رسول امین خلیل کلیم

مزل مدثر معلى مقام

محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام

رفیع الثناء و عظیم الحصال  
فخیم الخلاق کریم الرجال  
منیر الجمال و منار الکمال  
حوید المعالم فقیر المثل

بلغ الخطاب و فصیح الکلام

محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام

نبی ناشر شرع رب جلیل  
سخی قاسم کوثر و سلسبیل  
شفیع و رفیع و ندیم و وکیل  
رفیق و شفیق و خلیق و خلیل

وہ معطی و ساقی کاس الکرام

محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام

وہ حم طہ وہ یسین قاف  
وہ عصمت کا پیکر و روح عفاف  
وہ بحر کرم کان فضل معات  
ملائک کریں جس کے در کا طواف

قسیم و سیم مجیز الکرام

محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام

وہ ہادی مہدی بشیر و رشید  
وہ صادق مصدق وہ شاہد شہید  
وہ احد محمد وہ حامد حمید  
وہ صدر الصدور فرد الفرید

علی العلیٰ پیشوائے امام

محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام

وہ شمع سر بزم اہل کرم وہ والی و ہادی خیر الامم  
وہ جسکی ثنا ثبت لوح و قلم بلند جس کا ہے دو جہاں میں علم

وہ جس کے سلاطین عالم غلام

محمد رسول خدا ﷺ پر سلام

وہ جس کا دہن عین آب و حیات وہ جس کا سخن کان قند نبات

وہ دانائے راز حیات ممات وہ روح رگ ہستی کائنات

وہ سر چشمہ فضل و فیض دوام

محمد رسول خدا ﷺ پر سلام

وہ عالی مقام و فلک آستان وہ جس کے تہ گام کون و مکان

وہ جس کی حکومت دلوں پر رواں وہ ممدوح ہر ایک پیر و جوان

پڑھو درود روز و شب صبح و شام

محمد رسول خدا ﷺ پر سلام

زہے حامل وحی رب جلیل امین خدا مبط جبرئیل

محلل محرم سراج السبیل مخاطب قلم ایلی الا قلیل

جہات جہاں روح نظم نظام

محمد رسول خدا ﷺ پر سلام

یہ کامل ترا ناقص و تمام گنہگار و عاصی خطا کار خام

بصد التزام و بصد احترام ترے در پہ حاضر ہے بہر سلام

بہر لحظہ کہتا ہے با التزام

علیک الصلوٰۃ و علیک السلام

## اظہار تشکر

سب سے پہلے پروردگار عالم جل شانہ کا شکر گزار ہوں جس کی توفیق سے اپنے بزرگوں کی سوانح عمری اور سفر انابت کے نصیحت آموز واقعات لکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور مشکور و ممنون ہوں قبلہ و کعبہ سرکار حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی سروری سرمدی قادری جیلانی قدس سرہ اور سرکار رائے ونڈ قبلہ و کعبہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب سروری قادری جیلانی قدس سرہ اور پیر و مرشد محمد ذوالفقار خان آفریدی صاحب سروری قادری جیلانی قدس سرہ کہ جن کی راہنمائی اور مدد گیری سے میرے لیے سفر انابت کے نصیحت آموز واقعات کو لکھنا آسان ہوا۔ اور خصوصاً بالخصوص سرکار فیض عالم و شہنشاہ ولیاں مخدوم سخیاں قطب الاقطاب جناب سید علی ہجویری داتا گنج بخش قدس سرہ العزیز کا جنہوں نے اپنا قیمتی وقت دے کر اس کتاب گلستان جیلاں پر نظر ثانی فرمائی اور واقعات کو صحیح انداز اور رخ پر ڈال دیا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ سرکار داتا گنج بخش قدس سرہ العزیز نے راقم الحروف کی آسان رسائی کے لیے محترم منیر احمد سیال صاحب الیکٹریک انجینئر اور سرکار داتا گنج بخش صاحب کے خادم اور مرید ہیں، کو ذمہ داری سونپی۔ اس پر سرکار رائے ونڈ قبلہ مولوی عطا محمد صاحب قدس سرہ نے کمال مہربانی فرما کر محترم منیر احمد سیال صاحب کو اپنے پاس حاضری کا موقع دیا اور کتاب پر نظر ثانی کا حکم دیا۔ جس پر سرکار داتا گنج بخش صاحب رحمہ اللہ کے حضور اور حضوری میں بیٹھ کر یہ کام مکمل کیا گیا۔

ظہر کے وقت جب راقم الحروف اور محمد منیر صاحب نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو سرکار داتا گنج بخش رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

اس کتاب پر نظر ثانی تم نہیں کر رہے ہم کر رہے ہیں چونکہ اول ایڈیشن میں کتابت اور تاریخ کے حوالہ جات سے کچھ کمی رہی گئی تھی۔ اب الحمد للہ دوسرے ایڈیشن کے موقع پر سرکار داتا گنج بخش صاحب قدس سرہ نے دوبارہ محترم منیر احمد سیال صاحب کو حوالہ جات کو مکمل کروانے کی ذمہ داری سونپی جو کہ الحمد للہ سرکار رائے ونڈ قبلہ و کعبہ مولوی عطا محمد صاحب کے حضور اور حضوری میں بیٹھ کر تاریخی حوالہ جات اور کتابت کی غلطیوں کو درست کیا گیا اور سرکار رائے ونڈ قبلہ و کعبہ مولوی عطا محمد صاحب قدس سرہ کے حکم پر دوبارہ ایڈیشن چھپنے کے لئے دیا گیا۔

بعدہ ناچیز ان تمام دینی بھائیوں اور بہنوں کا بھی شکر گزار ہے جنہوں نے دامے درمے سخنے اس کام میں میری مدد کی۔ خاص طور پر محترم جناب زین العابدین صاحب سجادہ نشین جنہوں نے کتاب کے لکھنے کی ذمہ داری سونپی اور محترم خلیفہ میاں تاج الدین صاحب اور خلیفہ محترم محمد علی صاحب رحمہ اللہ کہ جنہوں نے جدہ سعودی عرب تشریف لا کر واقعات کو ریکارڈ کروایا۔ اور سوانح حیات کو تحریر کرنے اور کتابی شکل دینے کی ذمہ داری کا کام راقم الحروف کو سونپا۔

یا الہ العالمین ویا اکرام اکرامین ویا رحم الراحمین ان سب پر اپنے فضل و کرم کی بارش فرما اور انہیں ہر بلائے ناگہانی آفت مصیبت پریشانی محتاجی بیماری رجعت دیں ذکر و فکر اور نماز کی غفلت سے محفوظ فرما اور انہیں اس معاونت کا اجر عظیم عطا فرما۔

آمین

دعا گو اور دعا جو

خادم الفقراء جاوید احمد بٹ

خلیفہ البجیلانی قادری



## سبب تالیف

راقم الحروف کو ۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ بمطابق ۲۷ اپریل ۱۹۷۲ء میں سلسلہ قادریہ میں قبلہ و کعبہ پیر و مرشد محمد ذوالفقار خان آفریدی ملتان جو کہ خلیفہ حضرت مولوی عطا محمد قادری خلیفہ سلطان پیر شاہ غلام جیلانی خلیفہ سید مصطفیٰ کلیدار بغداد شریف کے دست شفقت پر بیعت ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ بیعت ہونے سے قبل ناچیز ملتان میں کرایہ دار کی حیثیت سے قبلہ و کعبہ محمد ذوالفقار خان آفریدی کے آستانہ پر رہتا تھا۔ اور تبلیغی جماعت میں دین اور تبلیغ کی خاطر شمولیت رکھتا تھا۔ اور انہی دنوں میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ اس طرح کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبلیغی جماعت کی مسجد بلال ملتان میں تشریف فرما ہیں اور ناچیز ان کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا واقعہ ناچیز نے قبلہ و کعبہ خان صاحب کو بتایا تو فرمانے لگے کہ ”یار کی مرضی“۔ سرکار قبلہ خاں صاحب کے اس فرمان کو ناچیز یہ سمجھا کہ جیسے قبلہ و کعبہ خاں صاحب چاہتے تھے کہ سلسلے میں بیعت کی خاطر کوئی اشارہ ملتا۔ اور یہ کہ قبلہ خاں صاحب کی توجہ میری طرف ہے۔ کہ میں سلسلے میں بیعت کر لوں۔

انہی دنوں ایک صاحب جن کا نام عزیز شاہ صاحب تھا۔ اور آزاد کشمیر کے رہنے والے تھے۔ اور بطور خادم لاہور میں سیدنا مخدوم علی ہجویری داتا گنج بخش قدس سرہ العزیز کے دربار میں کام کرتے تھے۔ ملتان آئے تو میری ان سے ملاقات ہو گئی۔ دوران گفتگو جب عزیز شاہ صاحب کو علم ہوا کہ میں نے ابھی بیعت نہیں کی ہے تو مجھ سے فرمانے لگے کہ کسی بزرگ اور پیر سے بیعت کیوں نہیں کرتے۔ جس پر ناچیز نے

عرض کی جب کوئی پیر کامل ملے گا تو بیعت کروں گا۔ تو فرمانے لگے یہ وظیفہ ہے۔  
 ( کچھ کلمات پڑھنے کے لیے دیئے جن کو اب بھول چکا ہوں ) اور یہ وظیفہ قطب وقت  
 کا ہے۔ ان کی زیارت ہوگی۔ تو تم کو پیر کامل کے متعلق پتہ چل جائے گا۔ عزیز شاہ  
 صاحب کے کہنے پر وظیفہ پڑھنا شروع کر دیا تو خواب میں قطب وقت کی زیارت  
 ہوئی۔ اور ساتھ دیکھتا ہوں کہ قبلہ و کعبہ پیر و مرشد خاں صاحب سائیکل لیے کھڑے  
 ہیں اور ہاتھ کے اشارے سے جس سمت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت  
 نصیب ہوئی تھی اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ آؤ بٹ صاحب چلیں۔ اس واقعہ کے بعد  
 میری توجہ کچھ قبلہ و کعبہ پیر و مرشد خاں صاحب کی طرف ہو جاتی ہے تو میں نے عرض کی  
 کہ مجھے کچھ پڑھنے کے لیے دیں۔ آپ نے مجھے پنجگانہ وظائف پڑھنے کے لیے  
 دیئے۔ اور فرمایا کہ ہر نماز کے بعد یہ وظائف پڑھنا ہے اور اس کو چھوڑنا نہیں ہے۔ اگر  
 چھوڑنے کو دل کرے یا محسوس کرے کہ وظائف بہت بھاری ہیں تو بے شک چھوڑ دینا۔  
 لیکن چھوڑنے سے پہلے مجھے اطلاع ضرور کرنا۔ کیونکہ یہ پنجگانہ وظائف باموکل  
 ہیں۔ مجھے ان دنوں اس چیز کا علم نہیں تھا کہ موکل کیا ہوتے ہیں۔ بہر حال میں نے  
 پنجگانہ وظائف پڑھنا شروع کر دیا۔ ابھی دو تین دن ہی ہوئے تھے کہ میرا سارا بدن  
 پکڑا گیا اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ کسی نے میرے اوپر بہت بھاری بوجھ رکھ دیا ہے۔ تو  
 میں نے دل میں خیال کیا کہ آج تو اس کو پڑھتا ہوں۔ کل صبح سے نہیں پڑھوں گا۔  
 سونے سے قبل میں نے ایک خط لکھا۔ میلیسی میں حاجی رمضان کے نام خط لکھ کر میں  
 نے اپنے پاس میز پر رکھ دیا۔ اور سو گیا۔ رات کو عالم رویا یعنی خواب میں کیا دیکھتا ہوں  
 کہ سرکار غوث پاک قدس سرہ العزیز تشریف لائے ہیں۔ سفید لباس زیب تن ہے۔  
 اور سفید ہی دستار مبارک ہے اور آتے ہی میز پر جو خط رکھا ہوا تھا۔ اس کو زور سے ہاتھ  
 مار کہ دور پھینک دیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں اٹھ اور پڑھ۔ میں دل میں خیال کرتا ہوں

کہ مجھے فرما رہے ہیں کہ اٹھو اور پنجگانہ وظائف پڑھو۔ اس کے بعد میری نیند کھل جاتی ہے۔ اور اذان فجر کا وقت قریب ہے۔ اب میں سوچتا ہوں کہ میں پنجگانہ وظائف تو نہیں چھوڑ سکتا۔ مجھے پڑھنے کے لیے سرکارِ غوث پاک قدس سرہ العزیز فرما رہے ہیں۔ میں نماز فجر پڑھتا ہوں اور پنجگانہ وظائف پڑھتا ہوں۔ اب میں سوچتا ہوں کہ میں نے وظائف چھوڑنے کے متعلق کسی سے بات نہیں کی۔ اور قبلہ و کعبہ خاں صاحب کو بھی نہیں بتایا کہ میں کل سے وظیفہ نہیں پڑھوں گا۔ دل میں صرف خیال کیا تھا کہ کل وظیفہ نہیں پڑھوں گا۔ سوچتا تھا کہ دل میں خیال آتا ہے اس کی اطلاع سرکارِ غوث پاک قدس سرہ العزیز کو ہو جاتی ہے۔ اور وہ رہنمائی فرماتے ہیں۔ اتنا کرم ہے۔ جب یہ معاملہ سامنے آیا تو میں نے قبلہ و کعبہ پیر و مرشد خاں صاحب مدظلہ تعالیٰ سے عرض کی کہ مجھے بیعت کریں۔ بیعت کرنے کے بعد جب سلسلہ قادر یہ عالیہ میں داخل ہوا تو اپنے بزرگوں کے حالات سنے تو دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ باتیں اللہ والوں کی جو ہیں کسی کتاب میں نہیں ملتی۔ کیوں نہ اس کو لکھ کر کتاب میں محفوظ کیا جائے۔ بڑے شوق اور جذبہ محبت سے سرکارِ حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ العزیز اور قبلہ و کعبہ سرکارِ رائے ونڈ محترم مولوی عطا محمد صاحب قدس سرہ العزیز کے واقعات سنتا۔ اپنے پیر و مرشد مدظلہ العالی کے واقعات سنتا اور لکھنے کی کوشش کرتا۔ لیکن قلم سے لکھ نہ پاتا۔ بات ادھوری رہ جاتی۔ لیکن شوق اور جذبہ لکھنے کا بدستور قائم رہتا۔ اسی دوران ناچیز نے سرکارِ قبلہ پیر و مرشد سے عرض کی کہ رہائش کی تنگی ہے۔ ان دنوں بازار ستھان میں اپنی والدہ محترمہ عنایت بیگم صاحبہ کے مکان میں مجھے ایک کمرہ ملا ہوا تھا۔ اور عرس کے موقع پر ملتان سے پیر و مرشد کے ہمراہ بہت سے مریدین بھی ساتھ میرے غریب خانہ پر تشریف لاتے تھے۔ اور جگہ کی تنگی میرے پیر و مرشد بھی محسوس کرتے تھے۔ ان وجوہات کی بنا پر ناچیز نے سعودی عرب جانے کا ارادہ کیا اور قبلہ خان

صاحب سے اپنے ارادہ کو ظاہر کیا۔ تو آپ فرمانے لکھے کہ میرا جی۔ پی فنڈ کا کیس اے جی آفس سے کروا کہ چلے جاؤ۔ ان دنوں سے لے کر آج تک میرے دل میں یہ بات ہے کہ سرکار قبلہ خان صاحب کی زبان مبارک سے جو بات نکلے گی وہ پتھر پر لیکر کی طرح ہوگی یعنی وہ ہو کر رہے گی یقین تھا کہ سعودیہ جانے کا بندوبست بھی اسی صورت میں ہوگا جب سرکار قبلہ خان صاحب کا جی پی فنڈ کا کیس مکمل ہوگا۔ میرے بڑے بھائی محترم اعجاز بٹ صاحب اے جی آفس میں کام کرتے تھے۔ ان سے جی پی فنڈ کا کیس کروانے کے لیے کہا۔ جو انہوں نے تھوڑے ہی دنوں میں کروا دیا۔

جیسے ہی قبلہ و کعبہ خان صاحب کا جی پی فنڈ کیس مکمل ہوا۔ ان دنوں ناچیز لاہور میں تھا دل میں خیال پیدا ہوا کہ قبلہ خان صاحب نے فرمایا تھا کہ جی پی فنڈ کا کیس کروا کر سعودی عرب چلے جاؤ۔ کیس تو ہو گیا ہے تو سعودی عرب کا ویزہ کیسے ملے گا۔ اس کی متعلق ابھی کوئی اشارہ روحانی طور پر بھی نہیں ملا۔ نماز فجر کے بعد ختم الاما میں جو سلسلہ قادر یہ کا معمول ہے پڑھنے کے بعد مراقبہ کیا اور قبلہ خان صاحب کی طرف توجہ کر کے عرض کیا کہ آپ کا کیس ہو گیا۔ لیکن ابھی تک سعودی عرب کا ویزہ نہیں ملا تو عالم رویاء میں کیا دیکھتا ہوں کہ قبلہ و کعبہ سرکار معظم خان صاحب نے سعودی عرب کے کھاتے کا بہت بڑا رجسٹر کھول کر اپنے سامنے رکھا ہوا ہے۔ اور اس میں ناچیز کا نام درج فرما رہے ہیں۔ تھوڑے دن ہی ہوئے تھے کہ ناچیز کو سعودی عرب کا ویزہ مل گیا۔ یہ واقعات اس لیے تحریر کر رہا ہوں کہ ایک تو یہ بتا سکوں کہ بزرگوں کا اور سلسلہ میں آنے کا کتنا بڑا کرم اور فیض میسر ہوتا ہے کہ جو چاہو ملتا ہے۔ دوسرے میرے دل میں اپنے بزرگوں کے واقعات اور سوانح عمری لکھنے کے متعلق دن بدن شوق بڑھتا گیا۔ سعودی عرب میں ملازمت کے دوران میری تبدیلی جدہ شہر میں ہو گئی۔ میں نے قبلہ و کعبہ خان صاحب کو خط لکھا اور ان سے عرض کی کہ آپ سعودی عرب بغرض عمرہ و

حج آجائیں۔ جس پر سرکار قبلہ خان صاحب سعودی عرب آنے پر رضامند ہو گئے۔  
 جدہ میں ہونے کے باعث کئی مرتبہ قبلہ و کعبہ خاں صاحب کے ساتھ بیت اللہ  
 شریف جانے کا اتفاق ہوا۔ عمرے ادا کئے۔ اس کے بعد جب مدینہ المنورہ میں حضور  
 اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے گئے۔ تو وہاں پر دو باتوں کا خصوصی  
 ذکر کروں گا۔ ایک تو یہ کہ تقریباً ایک ہفتہ مدینہ طیبہ میں قیام کیا اور ماہ رمضان کا  
 مبارک مہینہ تھا۔ افطار سے پہلے کالے سیاہ بادل آتے اور گرمی ہونے کے باعث  
 بہت ہی خوشگوار ٹھنڈی ہوا چلنے لگتی اور بادل اس قدر کالے ہوتے کہ نماز عصر کے بعد  
 مسجد نبوی میں ایسا محسوس ہوتا جیسے رات ہو گئی ہے۔ بادل پورا ہفتہ روزانہ معمول کے  
 مطابق آتے۔ جیسے کسی نے وقت مقرر کر رکھا ہے۔ بادلوں کے آنے اور جانے کا۔  
 مغرب سے پندرہ بیس منٹ پہلے بڑی زوردار موسلا دار بارش ہوتی۔ ایسا لگتا کہ جیسے  
 مسجد نبوی کا صحن پانی سے بھر جائے گا۔ اور جو بادلوں کی خصوصی بات دیکھی وہ یہ تھی کہ  
 برسنے سے پہلے بادلوں سے بڑی ہی پیاری آواز آتی اور دل کو یوں محسوس ہوتا جیسے  
 بادل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوة و سلام پیش کر رہے ہوں اور برسنے کی  
 اجازت طلب کر رہے ہوں۔ آپ لوگوں نے اکثر دیکھا ہوگا کہ بادل اتنے زور سے  
 کڑکتے ہیں کہ آدمی اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ڈر جاتے ہیں۔ لیکن بادل وہاں  
 مودب اور اونچی آواز نہیں نکالتے۔ دوسری بات قبلہ و کعبہ سرکار معظم خان صاحب  
 کے متعلق ہے وہ یہ کہ جب جالی مبارک کے سامنے گئے صلوة و سلام پیش کرنے کے  
 بعد آپ نے عرض کی حضور آپ نے اپنے در پر بلوایا ہے۔ آپ کے پاس آ گیا  
 ہوں۔ تو میری التجا ہے کہ اپنے قدموں میں ہی جگہ دے دیجئے۔ واپس لوٹ کر  
 پاکستان جانا نہیں چاہتا۔ جدہ واپس آنے پر ناچیز کو فرماتے ہیں کہ بٹ صاحب میں جا  
 رہا ہوں۔ میرے جانے کا وقت آ گیا ہے۔ جو التجا کی تھی۔ وہ منظور ہو گئی ہے۔ مجھے

بہت ساری دعائیں دیں۔ اور فرمایا تمہیں اپنا جانشین مقرر کرتا ہوں اور فرمایا کہ اپنی والدہ محترمہ مقصودہ بیگم صاحبہ کو ہر سال عمرہ کرواتے رہنا۔ اس کے دوسرے دن جب میں جدہ ریفایزی سے واپس گھر آیا تو مسلسل تعویذ مجھ سے لکھواتے رہے اور رات کے تقریباً ۱۲ بجے کا وقت ہو گا امی جان نے قبلہ خان صاحب سے کہا کہ رات کافی ہو گئی ہے جاوید نے صبح ڈیوٹی پر بھی جانا ہے۔ سارے دن کا تھکا ہوا ہے۔ اس کو اجازت دیں کہ جا کہ سو جائے۔ اجازت ملنے پر میں اپنے کمرے میں جا کر سو گیا۔ رات کے تقریباً ڈیڑھ بجے اپنے اہلیہ سے فرماتے ہیں کہ میں جا رہا ہوں میں نے تم کو معاف کیا۔ اور تم بھی مجھ کو معاف کر دو۔ اور تازہ وضو کے لیے غسل خانہ میں جاتے ہیں۔ امی جان نے بتایا کہ وضو غالباً پورا نہیں کر پاتے کیوں کہ موت کی کیفیات شروع ہو چکی تھیں۔ واپس کمرے میں آ کر قبلہ رخ ہو کر بیٹھ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ موت سے پہلے جو آخری پسینہ آتا ہے۔ وہ مجھے آ گیا ہے۔ اس لیے جاوید کو اٹھاؤ کہ میرے پاس آئے۔ امی جان مجھے یہ کہہ کر اٹھاتی ہیں۔ کہ قبلہ خان صاحب کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ اس لیے جلدی جلدی خان صاحب کے پاس آؤ۔ میں جلدی سے اٹھ کر سرکار قبلہ خان صاحب کے پاس آتا ہوں آپ کے بدن مبارک کو ہاتھ لگاتا ہوں تو ایسا لگا جیسے پانی کی بھری ہوئی بالٹی کسی نے ان کے اوپر ڈال دی ہے۔ میں حیرانی سے امی جان سے عرض کرتا ہوں کہ یہ کیسے ہوا۔ اتنا پانی بدن مبارک پر کیسے ہے۔ امی جان فرماتی ہیں کہ یہ ان کو آخری موت سے پہلے کا پسینہ ہے۔ اس کے بعد قبلہ و کعبہ خان صاحب مجھے فرماتے ہیں کہ سیون اپ کی بوتل میرے لیے لاؤ۔ میری عادت تھی کہ بوتلوں کے ڈالے ایک سیون اپ کا ایک مرنڈا کا ایک پیسی کا بھروا کے رکھتا تھا اسی رات دیکھتا ہوں کہ ایک بھی بوتل نہیں ہے۔ میں عرض کرتا ہوں سرکار گھر میں کوئی بوتل نہیں ہے۔ باہر سے جا کر لاتا ہوں۔ اور یہ بھی خیال کرتا ہوں کہ رات کے دو بجے ہیں

پیتے نہیں بوتل ملتی ہے یا نہیں۔ بہر حال گھر سے باہر مجھے ایک دکان کھلی ہوئی مل جاتی ہے۔ جلدی سے بوتل لے کر سرکار معظم خان صاحب کے پاس آتا ہوں۔ اور تھچے کے ساتھ بوتل ان کو پلانے کی کوشش کرتا ہوں بوتل کا مشروب آپ کے گلے میں ڈالتا ہوں تو گلے سے ایسی آواز آتی ہے جیسے آپ کچھ کلمات پڑھ رہے ہوں۔ امی جان فرماتی ہیں کہ مزید مشروب نہ پلاؤ کہ یہ وقت مشروب پینے کا نہیں ہے۔ جاوید! خان صاحب جا رہے ہیں۔ ہم سے جدا ہو رہے ہیں۔ آپ کی آواز جو آ رہی تھی بند ہو جاتی ہے اور آپ کی روح جسم اطہر سے رب العزت کی بارگاہ کی طرف پرواز کر جاتی ہے۔ قبلہ سرکار خان صاحب کی خواہش جو کہ آپ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کی تھی اس کو مد نظر رکھتے ہوئے مکہ المکرمہ کے قبرستان جنت المعلیٰ میں دفنانے کے لیے امی جان سے مشورہ کرتا ہوں جس پر وہ راضی ہو جاتی ہیں۔

آپ کی فاتحہ خوانی کے لیے اور میری دلجوئی کے لیے جدہ میں سب سے پہلے پاکستان (وہاڑی) سے قبلہ و کعبہ شیخ بدر الدین صاحب قدس سرہ کے سجادہ نشین محترم خلیفہ میاں تاج الدین صاحب اور ان کے ہمراہ خلیفہ محمد علی صاحب تشریف لاتے ہیں۔ لاہور سے محترم فضل کریم صاحب بھی جدہ میں افسوس کے لیے آتے ہیں فضل کریم صاحب تو افسوس کرنے کے بعد چلے جاتے ہیں لیکن محترم خلیفہ تاج الدین صاحب اور خلیفہ محترم محمد علی صاحب میرے پاس جدہ میں رہتے ہیں۔ ان سے گزارش کرتا ہوں کہ میں اکیلا سعودی عرب میں ہوں اور سلسلہ کے سب حضرات پاکستان میں ہیں۔ میرے پیرو مرشد قبلہ محمد ذوالفقار خان صاحب دنیا سے پردہ فرما گئے۔ اور پاکستان میں بھی وہ حضرات جو سلسلہ میں ہیں آہستہ آہستہ وہ بھی دنیا سے رخصت ہوتے جا رہے ہیں۔ اور ابھی تک سلسلہ کے بزرگوں کے حالات و واقعات کسی نے تحریر نہیں کیے۔ کہ آنے والے مریدین کو کیا بتائیں گے کہ قبلہ و کعبہ حضرت سلطان پیر

شاہ غلام جیلانی قدس سرہ نے اور سرکار محترم خلیفہ عطاء محمد صاحب قدس سرہ اور سلسلہ کے دوسرے بزرگوں نے اس سلسلہ کے لیے کتنی محنت کی۔ کیسے انہوں نے دنیا میں مجاہدات وزہد و تقویٰ کے ساتھ زندگی گزاری۔ سرکار قبلہ سلطان پیر شاہ غلام جیلانی صاحب قدس سرہ اپنے مریدین سے فرمایا کرتے تھے کہ روزے ہم نے رکھے ہیں عیدیں آپ کریں گے اور یہی بات قبلہ مولوی عطاء محمد صاحب اپنے مریدین سے فرماتے تھے۔ آپ اتفاق سے جدہ میں میرے پاس آئے ہیں۔ کیوں نہ سلسلہ کے بزرگوں کے حالات و واقعات کو آپ سنائیں تاکہ میں ریکارڈ کر لوں۔ جس پر محترم خلیفہ تاج الدین صاحب فرماتے ہیں کہ یہ درست ہے کہ ابھی تک کتابی شکل نہیں دی گئی۔ اس سلسلے میں محترم خلیفہ رحمت علی صاحب نے قبلہ مولوی عطاء محمد قدس سرہ کے پر وہ فرمانے سے پہلے واقعات اور حالات تحریر کیے تھے لیکن کتابی شکل نہیں دے سکے۔ اور اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اور فرمایا کہ جب خلیفہ رحمت علی صاحب کی لکھی ہوئی سوانح عمری میرے بیٹے اسحاق صاحب (جو اس وقت خلافت سے نوازدیئے گئے ہیں) نے دیکھی تو عرض کیا کہ اس کو ضرور تحریر میں لانا چاہیے کیونکہ شجرہ شریف تو ہمارے پاس ہے لیکن آنے والے مریدین کو کیا بتائیں گے کہ ہمارے سلسلے کی بزرگ ہستیوں نے کیسے زندگی گزاری۔ قبلہ و کعبہ خان صاحب پردہ فرما گئے ہیں۔ اور اس طرح دوسرے خلفاء بھی ایک ایک کر کے مقام فنا سے کوچ کرتے جا رہے ہیں۔ اس کو کتابی شکل دینے کی اشد ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ بہر حال محترم خلیفہ تاج الدین صاحب اور محترم خلیفہ محمد علی صاحب واقعات جو ان کے علم میں تھے ریکارڈ کروانے کے لیے رضا مند ہو گئے۔ جس پر ریکارڈنگ شروع کر دی۔ تقریباً سات راتیں بموعہ جمعرات اور جمعہ کے دن کے مسلسل ریکارڈنگ کی گئی اور تقریباً سات آڈیو کیسٹ پر ریکارڈنگ ہوئی۔ انہی کیسٹ سے سنا ہوا مواد اور خلیفہ برکت علی صاحب و خلیفہ رحمت علی صاحب کی تحریروں



اور سلسلہ کے دوسرے بزرگوں سے سنے ہوئے واقعات کو الحمد للہ! تحریر میں لانے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ الحمد للہ گلستان جیلاں کا دوسرا ایڈیشن شائع کر رہا ہوں۔  
قبلہ و کعبہ پیرو مرشد محمد ذوالفقار خاں صاحب ایک شعر سنایا کرتے تھے۔

جب تک بکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا

آقا آپ نے خرید کر انمول بنا دیا

بک کر کسی کے ہاتھوں بے فکر جی رہے ہیں

جب ہم ہی کسی کے ٹھہرے تو کیا رہا ہمارا

اور یہ حقیقت ہے کہ جب تک بیعت نہیں کی۔ بیعت کا مطلب ہی اپنے آپ کو

بیچ دینا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام بھی بازار حسن میں جب بکے تو غلام سے بادشاہ

سلطنت بنا دیئے گئے۔ محترم میرے بھائی یہ بادشاہت اور سعادتیں بغیر بکے حاصل نہیں

ہوتیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ نیک

ہستیوں کے سایہ میں رکھے اور انہی کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعا می کنم گلستان جیلاں را

اے اللہ میں تیری بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ تو گلستان جیلانی کو

کہ سر سبز و شاداں شود تا بمحشر

تاروز محشر شاد و آباد رکھنا

دعاؤں کا طالب و دعا گو

مؤلف و مصنف: احقر العباد جاوید احمد بٹ

خلیفہ الجیلانی قادری

## اولیاء اللہ

ارباب تصوف کا اعتقاد ہے کہ ہر ایک ملک اور قصبہ کا جس طرح حاکم ظاہری ہوا کرتا ہے۔ ویسا ہی اولیاء اللہ میں سے ایک حاکم باطن بھی ہوتا ہے۔ جس کو قطب کہا جاتا ہے۔ ملک پاکستان کے حاکم باطن قطب الاقطاب شہنشاہ ولیاں مخدوم سخیاں سید مخدوم علی ہجویری سرکار داتا گنج بخش ہیں۔ چنانچہ جب حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ کو دربار رسالت سے ہندوستان کی ولایت عطا ہوئی تو حکم ہوا کہ پہلے جا کے سید مخدوم علی ہجویری (سرکار داتا گنج بخش قدس سرہ العزیز) کے روضہ مبارک پر اعتکاف کرنا۔ اور ان سے فیض حاصل کر کے راجپوتانہ کے صحرا میں جا کر اسلامی جھنڈا نصب کرنا۔ چنانچہ آپ خشکی کے راستے ہندوستان میں داخل ہوئے اور لاہور پہنچ کر روضہ مبارک کے سامنے ایک کوٹھڑی میں چالیس دن تک معتکف رہے اور جب اس چلہ کے کاٹنے کے بعد آپ باہر نکلے تو بے ساختہ زبان مبارک یہ نکلا:

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

ناقصاں را پیر کامل کمالاں را رہنما

اولیاء اللہ کی شان میں مزید چند اشعار:

یک زمانہ صحبت با اولیاء

بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

ایک لمحہ اولیاء کی صحبت میں بیٹھنا سو سالہ بے ریا عبادت سے بہتر ہے۔

اولیا را ہست قدرت از الہ  
تیر جستہ باز گردانند ز راہ  
اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قدرت حاصل ہے کہ چلے ہوئے تیر کو  
راستے سے پھیر دیتے ہیں۔

فیض حق اندر کمالِ اولیاء  
نورِ حق اندر جمالِ اولیاء

اللہ کا فیض اولیاء کے کمال میں ہے اللہ کا نور اولیاء کے جمال میں ہے۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا  
او نشیند در حضورِ اولیاء

جو کوئی اللہ تعالیٰ کی ہم نشینی چاہے اس کو اولیاء اللہ کی بارگاہ میں بیٹھنا چاہیے۔

چوں شوی دور از حضورِ اولیاء  
در حقیقت گشتہ دور از اولیاء

جب تو اولیاء اللہ کی بارگاہ سے دور ہوگا تو حقیقت میں خدا سے دور ہو جائے گا۔

پیر کامل صورتِ ظلِّ الہ  
یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

پیر کامل ظلِّ الہی کی صورت ہے یعنی پیر کا دیدار اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔

ہر کہ پیر و ذاتِ حق را یک نہ دید  
نے مریدو نے مریدو نے مرید

جو کوئی پیر اور اللہ کی ذات کو ایک نہ دیکھے وہ مرید نہیں وہ مرید نہیں ہے وہ مرید

نہیں ہے۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم  
تا غلامِ شمس تبریزی نہ شد  
مولوی ہرگز مولائے روم نہ بنا جب تک شاہ شمس تبریزی کا غلام نہ ہوتا۔  
سگ درگاہ میراں شو چو خواہی قرب ربانی  
کہ بر شیراں شرف دارد سگِ دربار گیلانی  
اگر تجھے قرب ربانی چاہیے تو میراں کے درگاہ کا کتابن جا کہ دربار گیلانی  
(دربار میراں) کے کتے شیروں پر شرف رکھتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ  
وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ  
عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ  
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ  
اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی  
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی  
اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ  
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

### نسب و نام:

آپ کا اسم گرامی غلام جیلانی اور والد محترم کا نام بابو کرشنا شنکر صاحب تھا۔ والد صاحب کا اسلام لانے کے بعد آپ کا اسلامی نام جو رکھا گیا وہ عبد اللہ تھا۔ والد محترم کے لالہ جگن ناتھ پرشاد حقیقی بھائی تھے آپ کا اصل وطن سدھپورہ ضلع ایٹہ۔ یوپی ہے۔ ذات کا تھہ قانونگوئی تھے۔ منشی جگن ناتھ پرشاد ڈاکخانہ میں ملازم تھے اور برانچ پوسٹ ماسٹر موضع سدھپورہ کے تھے اور والد محترم اوائل میں پٹواری تھے۔ پھر بسلسلہ وار ترقی پا کر قانون گوئی ہوئے آپ کی والدہ ماجدہ کا نام مسماۃ جندھو کور تھا۔ اسلام لانے کے بعد حسن بی بی نام رکھا گیا اور آپ کے والدین بوجہ بے اولاد ہونے کے اکثر شافی رہتے تھے۔ والد صاحب کا لمبا قد۔ رنگ گندمی اور گول داڑھی رکھی ہوئی تھی۔ گول چہرہ تھا۔ لباس میں شیروانی، اچکن، سر پر عمامہ اور عام طور پر پلے دارٹوپی بھی پہنتے تھے شکل و صورت میں بالکل مسلمان قد آور مولوی معلوم ہوتے تھے اور فارسی اردو کے قابل منشی تھے۔ چونکہ اردو فارسی کے استاد ایک مولوی صاحب تھے ان کے مسائل اور طبی تقاضا اسلامی پر تو ظاہر کرتا تھا اور اسلامی علماء سے نفرت نہ تھی۔ بلکہ اولاد نہ ہونے کی وجہ سے اور بیوی کے مجبور کرنے پر وہ کئی مسلمان علماء اور بزرگان دین کے پاس جا کر طالب دعا ہوئے۔

## ولادت مسعود:

چنانچہ جب آپ کے والد محترم کا تبادلہ ضلع ہمیر پور۔ اودھ کے قصبہ اوناؤ میں ہوا۔ تو دریا کے قریب ایک بزرگ سید ریتا شاہ صاحب مجذوب برب دریا جھونپڑی میں رہا کرتے تھے۔ ان کے پاس جایا کرتے تھے۔ والد صاحب ۱۸۷۷ء بمطابق ۱۹۳۰ بکرمی میں بچپاس سال اپنے فرائض کے انجام دہی میں قصبہ اوناؤ ضلع ہمیر پور میں پہنچے۔ وہ وقت آپ کی ملازمت کا آخری بھی تھا اور آپ کے رشتہ داران کا تھہ برادری فرخ آباد۔ متھرا۔ میپوری۔ ایٹھ۔ علی گڑھ و دیگر ضلعوں کے رشتہ دار اکثر دوسری شادی کرنے پر اصرار کیا کرتے تھے۔ بدین وجہ ان کی بیوی ہمیشہ اپنے خاوند کو ہر کسی مسلم و غیر مسلم درویش و فقراء کے پاس بھیجا کرتی تھی اور دعا کروایا کرتی تھی۔ سید ریتا شاہ صاحب اگرچہ سالک مجذوب تھے مگر جب جذب و جلال کی حالت فرد ہو جاتی تو اچھی طرح بات کا جواب دیا کرتے تھے۔ والد صاحب سے بوجہ حاضری روزانہ و سچی عقیدت کے خوش تھے۔ آپ نے اولاد کے واسطے دعا دی۔ اور فرمایا کہ تمہارے ہاں لڑکا پیدا ہوگا۔ اس کی ناک چھدوا دینا۔ وہ ہمارا ہوگا۔ شاہ صاحب قبلہ لکڑیوں کا الاؤ (مچ) لگا کر جھونپڑی میں برب دریا بیٹھے رہا کرتے تھے۔ ہر مراد کے سائلوں کو چٹکی راکھ اٹھا کر دے دیتے۔ خدا پاک اس سے شفا دے دیتا۔ شاہ صاحب کا اصل وطن اللہ آباد تھا اور میاں کرم علی شاہ صاحب کے مرید تھے وہ بھی مرد با خدا درویش گذرے ہیں۔ جب والد صاحب کو دعا اولاد کے واسطے دی تو فرمایا کہ بچے کو ہمارے پاس بھی لانا۔ چنانچہ تھوڑے دنوں بعد آپ کا تبادلہ سہاور میں ہو گیا اور چند روز ہی ہوئے تھے کہ ۷ پھاگن ۱۹۳۳ بکرمی بروز بدھ چندے ماہتاب چندے آفتاب فرزندار جمند پیدا ہوا۔ اور نو مولود کا نام جیوارام رکھا۔ چالیس دن بعد حضرت سید ریتا شاہ صاحب کی خدمت میں دونوں میاں بیوی بچے کو لے کر حاضر ہوئے۔

## عہد طفلی:

پیدائش سے تین برس (۹ اپریل ۱۸۸۱ء) تک کے حالات نقل و حرکت کسی کو معلوم نہیں ہو سکے۔ چوتھے برس (۱۸۸۲ء) بچے کا مکتب ہوا۔ یعنی پڑھنے کو بٹھلا دیا اور حسینی برہمن جن کو پنجاب میں پوج کہتے ہیں یعنی بھانڈوں کے جو لوگ پیر ہوتے ہیں اور منہ کے آگے ایک ذرا سا کپڑا دھاگے سے باندھ کر رکھتے ہیں آپ کی تعلیم کے واسطے مقرر فرمائے۔ قصبہ سہاور میں آنے کے بعد والد صاحب کی پنشن ہو گئی تھی۔ اب وہ اپنی جائیداد جدی اور پیدا کردہ از قسم اراضیات واقع سدھپورہ اترنجی کھیڑا وغیرہ کے انتظامات و باغات لگوانے میں مصروف رہتے تھے۔ ملازم بچے کی حفاظت کے واسطے بھی تھا۔ مگر سید یوسف علی صاحب جو پڑوسی تھے وہ اکثر توجہ رکھتے تھے اب لڑکے کو دیہاتی مدرسہ میں بٹھلا دیا۔ سید یوسف علی صاحب جو بعد ۱۹۱۰ء میں حضرت صاحب رحمہ اللہ کے بمقام علیگڑھ بر مکان شہباز خاں صاحب مرحوم بیعت ہوئے اور اس اثناء بچے کی عمر چھ برس (۱۸۸۴ء) کی ہوئی تھی کہ جماعت اول ہی میں تھے۔ مگر گھر پر سید یوسف علی صاحب کی توجہ تھی اور مدرسے میں مولوی صاحب کی تربیت سے بچہ دن بدن خلیق۔ حیا دار۔ کم گو عزلت پسند ہوتا چلا گیا۔ کیونکہ ہر وقت کی حفاظت ایک چند کی مثال ہوتی ہے۔ اس میں خواہ مخواہ طبع عزلت نشین ہو جاتی ہے۔ سید ریتا شاہ صاحب کا انتقال ہو چکا تھا۔ پھر دوبارہ ان کی خدمت میں جانے کا موقع نہ ملا اور سدھ پورہ سے دور بھی تھا۔ اگرچہ والد محترم جانے کا ارادہ کرتے تھے کہ ان کے مزار پر پہنچیں مگر اپنی مصروفیت اور اپنے بھائی کی علالت نے ان کو موقع نہ دیا کہ دوبارہ پہنچتے مگر ان کی توجہ اور دعا سے بچے کی طبیعت فطرتاً عجیب ثابت ہوتی چلی گئی اور اکثر مرتبہ گاؤں کے لڑکے کھیلنے کے واسطے بلانے آتے تو آپ فرماتے کہ آپ ہمارے گھر پر کھیلو۔ میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گا۔ آپ کو خصوصاً یوپی میں جیا کے نام سے پکارتے تھے۔

آپ اگرچہ ہندو خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ لیکن آپ کا ظہور اللہ رب العزت جل شانہ کے ولی سید ریتا شاہ صاحب کی دعا کا ثمرہ تھا۔ جب گھر پر ہوتے تو آپ کے پڑوسی سید یوسف علی صاحب توجہ دیتے اور جب مدرسہ میں ہوتے تو وہاں پر بھی آپ کے استاد محترم ایک مسلمان عالم تھے۔ اس لیے آپ اسلامی اصولوں کی طرف زیادہ توجہ دینے لگے۔ آپ سلیم العقل اور سلیم الطبع تھے اور ازل سے ہی چونکہ آپ کے سینہ میں اللہ کی معرفت کا بیج بودیا گیا تھا۔ اس کا ظہور ہونے لگا آخر کار اپنے استاد محترم سے سوال کیا کہ آپ کے بڑے پیر صاحب یعنی مسلمانوں میں کون سے بڑے ہیں۔ انہوں نے چند بزرگوں کا نام لیا۔ آپ یہی فرماتے رہے کہ سب سے بڑے پیر صاحب کون ہیں کیوں کہ کسی بڑے پیر کی نگاہ دل کو بے چین کر رہی تھی۔ آپ کے استاد محترم نے فرمایا کہ سب سے بڑے پیر صاحب تو بغداد شریف میں ہیں۔ اور وہ دنیا فانی سے پردہ فرما گئے ہیں۔ آپ درد بھرے دل سے ٹھنڈی سانس نکال کر عرض کرنے لگے ان کی کوئی تصنیف بتائیے۔ ان کے استاد محترم نے جواب دیا کہ ہاں ان کی ایک تصنیف تو قصیدہ غوثیہ ہے جو انہوں نے اپنی کیفیت بے نیازی اور جلالی حالت میں فرمائی۔ آپ نے عرض کی کہ برائے مہربانی مجھے قصیدہ غوثیہ منگوادیں۔ آپ کے استاد محترم نے قصیدہ غوثیہ آپ کو لا کر دے دیا۔ جس کو آپ بڑے شوق اور جذبہ عشق و محبت کیساتھ پڑھتے۔ یہاں تک کہ آپ کو قصیدہ غوثیہ زبانی حفظ ہو گیا۔ آپ نے اس کو اپنا اور دینا لیا۔ اور مستقل مزاجی اور شوق سے رات دن پڑھتے رہتے۔

ایک طرف تعلیم کا شغل جاری رہا۔ اور دوسری طرف قصیدہ غوثیہ کا ورد زبان پر رہنے سے عشق کی آگ جو پہلے سے موجود تھی توجہ اور ذکر کرنے سے اس پر ہرمل کا کام کیا اور عشق و محبت کے شعلے بلند ہونے لگے۔ اور دل میں خیال کرتے کہ کیا ہی اچھا ہوتا جو میری نسبت اور بیعت آپ سے ہوتی۔ بارہ سال تک قصیدہ غوثیہ پڑھتے



رہے۔ بارہ سال کے بعد آپ کی یہ حالت تھی کہ جناب پیران پیر دستگیر شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کا سایہ شفقت ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتا اور ہر پریشانی اور مشکل میں آپ کی بلا واسطہ رہنمائی فرماتے۔

شمولیت سلسلہ قادریہ سرکار غوث الاعظم کا آ کر خود بیعت کرنا:

آپ کی پہلی بیعت ۱۸۸۴ء کا ذکر اس طرح ہے کہ سید یوسف علی اور شیر جہاں خان صاحبان کی زبانی ایک واقع بیان کیا ہے اور اتنی گفتگورو برو حضرت کے مجلس میں بھی بات کو دہرایا۔ کہ اجی حضرت صاحب وہ واقع بھی آپ نے اپنی والدہ سے سنا ہوگا کہ جب آپ گم ہوئے تھے۔ حضرت فرماتے تھے کہ مجھے یاد ہے اور والدہ بھی بیان کرتی تھیں کہ جب ہمارے لڈے کی عمر چھ برس کی تھی ہمارے گھر میں ایک دن فقیر دروازہ پر بھیک مانگنے آیا۔ والدہ نے بچے کی گود میں آٹا دے کر بھیجا کہ بھیک ڈال دو۔ وہ بچہ کو گود میں اٹھا کر سدھپور کے باہر مکان سے بفاصلہ ایک دو فرلانگ کسی ٹیلے پر لے گیا۔ واقع کسی کو معلوم نہیں کہ ٹیلے پر کیا ہوا بلکہ بچے کے گم ہو جانے کا حال کچھ گھر میں تلاش کرنے سے ہر ایک کو پتہ ہو گیا تھا۔ قبلہ سلطان غلام جیلانی نور اللہ مرقدہ فرماتے تھے کہ ایک فقیر لمبا قد سفید داڑھی۔ سر پر عمامہ۔ تہ بند۔ کرتا گاڑھے رنگ کا یعنی کھدر کا ہی معلوم ہوتا تھا۔ گلے میں کوئی کتاب لٹکی ہوئی تھی۔ عصا والے تھے۔ مجھے اپنے سامنے بٹھلا کر میرا ہاتھ مضبوط پکڑ کر مجھ سے کہا کہ جو کچھ میں کہتا جاؤں تم کہتے جاؤ۔ میں ان سے ڈرتا تھا اور کچھ رونے کو بھی تھا کہ شاید مجھے مارے گا مگر میں تو خاموش بیٹھا رہا۔ وہ کچھ پڑھتے رہے۔ باواز بلند پڑھتے تھے جسے میں سن سکتا تھا۔ مگر میں سمجھ نہیں سکتا تھا۔ قریباً پندرہ یا بیس منٹ کے بعد مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ اب تم بھاگ جاؤ میں دوڑ کر گھر آ گیا۔ عصر کا وقت تھا گھر میں والدہ رورہی تھی۔ ملازم تلاش کرتا پھرتا تھا۔ سید یوسف علی اور چچا لالہ جگن برشا بھی پریشان تھے۔ چنانچہ والدہ خوش ہوئیں۔

## تعلیم و تربیت اور پہلی شادی:

اس دن سے مجھے خاص طور پر حفاظت ہو گئی۔ چونکہ میری بڑی ہمشیرہ جو کہ ایک ہی تھی وہ علی گڑھ میں بیاہی ہوئی تھی اور میری تعلیم کا انتظام اب مکان پر ہی ہو گیا تھا۔ اردو کی ایک دو کتابیں اور فارسی کی خالق باری وغیرہ پڑھ لی تھی اور ایک پنڈت برہمن سدھ پورہ میں پڑھاتے تھے۔ دس سال (۱۸۸۸ء) کی عمر میں میری نسبت اہل ہنود سے قصبہ پٹیالی یا کمپلا میں ہو گئی اسی وقت کا واقعہ مجھے اتنا یاد ہے کہ میرے سرال والوں کو معلوم تھا کہ لڑکا پڑھا لکھا ہے۔ چنانچہ دو سال بعد مزید تعلیم دلا کر پانچویں جماعت تک تعلیم کرا دی گئی۔ بارہ برس (۱۸۹۰ء) کی عمر میں شادی ہونا قرار پائی اور مجھے یاد ہے کہ مجھ سے میرے سرال والوں کے آدمی نے ایک خط پڑھوایا تھا۔ وہ میں نے حرف بحرف پڑھ کر سنا دیا تھا۔ البتہ چھدی پر شاد کے لفظ پر میں اٹک گیا تھا دراصل وہ لفظ شکستہ لکھا ہوا تھا میں نے اس کو چندی پر شاد پڑھا تھا۔ القصہ وہ شادی ہو گئی اور سدھ پورہ میں ہی ہوئی اور ہم گھر میں رہنے سہنے لگے اور تعلیم کا دھیان بھی بدستور دن بدن زیادہ ہوتا چلا گیا۔ کیونکہ میرے والدین کا ارادہ تھا جماعت مڈل کی تعلیم پوری کروا کر پٹواری بنانے کا تھا۔ چنانچہ شادی کے دو سال بعد (۱۸۹۲ء) میری تعلیم موجودہ زمانہ کی آٹھویں تک ہو گئی تھی۔ اور وہ اس وقت کی چھٹی جماعت تھی۔ جب مسٹر کراسوٹ صاحب بہادر یوپی قائم مقام افسر ہو کر تشریف لائے تو جملہ افسران ملاقات کو گئے۔ اس زمانہ میں والد محترم قانون گوئی صاحب بھی اپنی خدمات کے سرٹیفیکیٹ و چھٹیاں لے کر مجھے ہمراہ لے گئے۔ اور میں نے صاحب بہادر کو دیکھا۔ یہ واقعہ ۱۸۹۱ء کا ہے صاحب بہادر نے حکم دیا کہ لڑکے کو آٹھ جماعت پاس کراؤ۔ ابھی چھوٹا ہے اس کی عمر زیادہ سے زیادہ پندرہ سال معلوم ہوتی ہے چنانچہ اب والد کا ارادہ ہو گیا کہ وہ مجھے علیگڑھ ہی میں اپنے داماد با بواٹل بہاری لعل وکیل مال

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۷۸۶

یہ درگاہ شریف

حضرت سلطان غلام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے

آپ کا سلسلہ قادریہ عالیہ غوثیہ آل رسول

آپ علی گڑھ کے رہنے والے ہیں

آپ حضرت سلطان شیخ عبدالقادر جیلانی

بغداد شریف کے سجادہ نشین

سید مصطفیٰ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہیں

آپ کو خلافت حضرت غوث پاکؒ کے یہاں سے ملی

وفات: ۵ جون ۱۹۳۳ء مطابق ۱۰ صفر ۱۳۵۲ھ بروز پیر

کنڈا یونس لال کنواں - دہلی







قبر النور حضرت سلطان خیر شاہ غلام حیدرانی قادری سردی سبز آبادی رحمتہ اللہ علیہ۔ شاہ جمال قبرستان۔ ملکوٹھا انڈیا





حضرت شہانہ جمال قبرستان کا وہیر و بی اے حاطہ جہاں حضرت سلطان پیر شاہ غلام حیدرانی قادری سرمدی سرمدی کی قبر ٹیبلٹ کی قبر مبارک ہے۔۔ عظیم و ماثریا





حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی قادری سردی سردی رحمتہ اللہ علیہ کی نعتیں مبارک اور میل کی پیالی





حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی قادری سرور کی سرمد کی رحمتہ اللہ علیہ کے تبرکات میں نادعلی کا قلم مبارک

11/04/2007 00:00



و فوجداری کے پاس بھیج دیں کہ لڑکا اپنی بہن اور بہنوی کے پاس رہ کر کام محرری اور تعلیم حاصل کرتا رہے گا۔ والد صاحب بوجہ بڑی عمر ضعیف بھی ہو گئے اور چاہتے تھے کہ لڑکا جلدی ہوشیار ہو جائے تو میں اپنی زندگی میں ملازمت پر کھڑا کرادوں گا۔ چنانچہ والد صاحب نے بمشورہ والدہ مجھے علی گڑھ بھیج دیا۔ چند عرصہ بعد میری بیوی جو اپنے میکے ہی تھی وہاں پر انتقال کر گئی۔ مجھے بھی اس کی خبر علی گڑھ میں پہنچی۔ اب میرے واسطے بھی یہ امر ضروری تھا کہ والدین کا کہنا مانتے ہوئے تعلیم بھی حاصل کروں اور وکیل صاحب کی محرری میں رہ کر جملہ کام عدالتی سیکھ لوں۔ چنانچہ حتی الامکان کوشش کرتا تھا۔ مگر فطرتاً آزاد طبع سے مجبور بھی تھا اور میں اپنے ہندو مذہب کی عبادت اور پوجا پاٹ بدستور کیا کرتا تھا۔ مجھے کبھی کبھی خواب میں ایک شخص جس کو میں زمانہ اوائل عمری میں فقیر سمجھتا تھا اور بعد میں جب مسلمانوں کے آدمیوں کو کبھی دیکھتا تھا کہ گلے میں کتاب ہے تو مجھے معلوم ہو گیا کہ قرآن شریف ہے اور مقدس کتاب ہے۔ اور گلے میں اس واسطے رکھتے ہیں کہ جہاں ان کو پڑھنے کی ضرورت ہوتی۔ وہاں یہ پڑھتے ہوں گے اور اہل اسلام ہی اپنے آدمیوں کو حافظ جی کہتے ہیں چونکہ ان کی شکل ویسی تھی۔ جو کہ مجھے بچپن میں اپنے گاؤں کے ٹیلے پر لے گئے تھے اور اب وہی مجھے کبھی خواب میں نظر آیا کرتے تھے تو میں یہ خیال کر لیا کرتا تھا کہ کوئی فقیر حافظ صاحب ہیں اور علی گڑھ علم کا شہر ہے۔ اکثر سکول میں مسلمان بچوں سے بوجہ ہم جماعت ہونے کے محبت بھی تھی اور اسکول کا کام ایک دوسرے کے گھر آ جا کر کیا کرتے تھے۔ ان سے بھی سنا کرتے تھے کہ ایسے لوگوں کو حافظ اس واسطے کہتے ہیں کہ تمام قرآن پاک ان کو زبانی حفظ ہوتا ہے اور اب مجھے علی گڑھ میں رہتے ہوئے قریباً چار سال (۱۸۹۶ء) ہو گئے تھے معمولی تعلیم بھی رہی۔ خط وغیرہ منشیانہ ہو گیا تھا۔

## دوسری شادی:

والد صاحب نے میری دوسری شادی اپنے گاؤں سدھپورہ اہل ہنود میں کر دی بعد میں یہ زوجہ محترمہ مشرف بہ اسلام ہوئیں اور ان کا نام قادری بیگم رکھا گیا۔ تھوڑے دنوں کے بعد تعلیم مکمل کرنے کے واسطے ۱۸۹۶ء بمطابق ۱۳۱۳ھ میں مجھے علی گڑھ بھیج دیا گیا۔ علی گڑھ میں دوران تعلیم میری دوستی اپنے دو ہم جماعتی اور ہم عصر عبدالحمید اور برکت اللہ سے ہو گئی۔ برکت اللہ صاحب بعد میں بطور مدرس اور عبدالحمید صاحب بطور عطار کام کرتے تھے۔ چنانچہ بعد فراغت مدرسہ میں اکثر برکت اللہ کے گھر جاتا اور عبدالحمید ان کے چھوٹے بھائی بھی بہت محبت کرتے۔ ہم تینوں کی ایک ٹولی تھی سب کام اکٹھے کیا کرتے تھے۔ ان کے ہاں پر گیا رہوئیں شریف کی فاتحہ خوانی ہوا کرتی تھی اور میری بھی شرکت ہوا کرتی تھی۔ گیا رہوئیں شریف میں شرکت کے لئے ان کے پڑوسی عمر رسیدہ بزرگ حافظ غلام حسین صاحب رنگریز بھی آتے بعد میں حافظ غلام حسین صاحب فقیر کے مرید ہوئے اور فقیر نے ان کو خلافت سے نوازا۔ اکثر دفعہ تعلیم کا کام اور بابواٹل لعل بہاری صاحب کی محوری کا کام بھی رہ جاتا وہ خفا ہوا کرتے۔ کچھ عرصہ ٹال مٹول سے کام چلا۔ آخر میرے بہنوئی نے والد محترم کو میری حالت سے مطلع کیا۔ انہوں نے یہ مناسب جان کر کہ لڑکے کی دوسری شادی ہوئی ہے اس کو پردیس میں رکھنا غیر مناسب ہے مجھے پھر سدھپورہ بلا یا اور گھر پر میری ہر طرح سے تعلیم اور محافظت کا خیال کرنا شروع کر دیا۔ سدھ پورہ میں چار سال (۱۹۰۰ء) اور گزر چکے تھے۔

## ذکر اور نماز:

اور اس زمانہ میں عالم رویا میں ان حافظ صاحب (سرکار غوث اعظم قدس سرہ العزیز) کی زیارت کبھی کبھی ہوا کرتی تھی مجھے بھی سمجھ آ گئی کہ واقعی یہ کوئی خاص بات

ہے ورنہ بار بار خواب ہی نظر آنا کیونکر ضروری ہے۔ لیکن مجھے اپنی طبیعت کا رجحان اسلام کی طرف معلوم ہوا تھا۔ اور عبدالحمید و برکت اللہ کی محبت سے ظاہری طور پر ہندو مذہب سے نفرت شروع ہو گئی اور وہ محض یہ بات تھی کہ بابو صاحب کی پابندی سے دل اُچاٹ ہوا تھا ورنہ دلی محبت اسلام پہلے سے ہی تھی۔ مگر کسی مذہب کو برانہ جانتا تھا۔ بابو اٹل بہاری لعل کے شکایت کرنے پر مجھے والد صاحب نے گاؤں میں بلا لیا اور بہت سی ہدایت کی۔ اس زمانہ میں والد صاحب کو مرض فالج ہو گیا تھا اور میرے چچا کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا جو کہ مادرزاد نابینا تھا۔ اس واسطے منشی جگن ناتھ پرشاد کو اپنے بچے اور والد محترم (بھائی) کی علالت کا بہت صدمہ ہوا فقیر جب سدھ پورہ پہنچا تو والدہ کی باتوں سے عجب سراسیمہ ہوا تھا کہ واقعی میں اکیلا بیٹا ہوں اگر برسراقتدار ملازمت نہ ہوا تو انتقال والد محترم کے بعد والدہ کی خدمت کس طرح کر سکوں گا اس فکر و اندیشہ ہی میں کچھ اپنے عقیدہ ولی سے خالی اللہ اللہ کیا کرتا تھا اور اسلامی طریقہ نماز اردو ترجمہ سے میں نے یاد کی ہوئی تھی۔ مجھے عرصہ چار سال (۱۹۰۴ء) وہاں رہنے کا موقع مل گیا۔ رات کے وقت اردو ترجمہ نماز پانچ مرتبہ کی پانچوں نمازوں کے حساب سے پڑھ لیا کرتا تھا۔ میرے خیالات اور عقیدہ سے والدین کو تکلیف پہنچی عزیز واقارب رشتہ داران بھی ناراض ہوئے اور پوچھتے کہ رات کو علیحدگی میں کیا پڑھا کرتے ہو۔ فقیر نے کہا کہ والد کی بیماری کے واسطے ایشور سے دعا مانگتا ہوں چنانچہ گھر پر ذکر عام ہوا اور فقیر کے خیالات اسلامی سے لوگ مطلع ہوئے۔

### ظاہرہ تکمیل بیعت:

جس وقت گنج مراد آباد میں مولانا فضل الرحمن صاحب قدس سرہ العزیز (ان کا ذکر بزرگ ہستی کے عنوان کے تحت آئے گا) کی خدمت میں پہنچا تو معلوم ہوا کہ جو کام حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب نے میرے ساتھ ادائیگی رسم بیعت کی یہ تو میری پہلے

بھی ہو چکی ہے اور حضرت نے خود اس وقت فرمادیا کہ آپ کی بیعت تو پہلے ہو چکی ہے۔ اب صرف ظاہری تکمیل ہم کئے دیتے ہیں۔ اگرچہ تسلی تو تھی مگر یہ حضرت مولانا صاحب نے بھی نہیں فرمایا تھا کہ تمہاری بیعت بچپن میں فلاں بزرگ سے ہے اور میں تو ان کے جلال اور رعب کی وجہ سے ان باتوں کو دریافت ہی نہیں کر سکا تھا۔ بدیں وجہ اکثر دفعہ مجھے تشویش ہو جاتی تھی اور رات کو سو جایا کرتا تھا تو بالکل درست میری تسلی ہو جاتی مگر نہ تو وہ اپنا نام و پتہ بتلاتے اور نہ میں دریافت کرتا۔ چونکہ اس اثناء میں قوم جنات کے ایک واقعہ سے سابقہ پا چکا تھا۔ اس واسطے ڈرتا بھی تھا کہ خدا معلوم یہ کوئی بلا ہی نہ ہو۔

بزرگ ہستی:

فقیر اپنے والد صاحب کی بیماری اور علاج و دعا کی خاطر حضرت مولانا گنج مراد آبادی، قبلہ فضل الرحمن صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت ان کی عمر شریف ایک سو اٹھارہ (۱۱۸) برس کی تھی اگرچہ میری آرزو یہ تھی کہ والد صاحب کی تندرستی کے واسطے دعا کراؤں اور ان کی زیارت بھی کراؤں کیونکہ وہ ایک مشہور بزرگ عمر رسیدہ قابل زیارت تھے۔ میں بظاہر ہندو انا لباس میں تھا۔ اس واسطے ان کی خدمت میں یکا یک پہنچنے کی جرأت نہ رکھتا تھا اور میں نے راستہ میں یہ بھی سنا تھا کہ وہ بزرگ صاحب جلال ہیں سختی اور تیزی سے پیش آتے ہیں۔ اس حیرانی اور تعجب میں گنج مراد آباد میں ان کے آستانہ کے باہر مسجد کے قریب بیٹھ گیا آدھ گھنٹہ بعد ایک جسیم آدمی آئے اور مجھے دیکھ کر مسکرائے اور پوچھا کہ آپ علی گڑھ رہتے ہیں اور سدھپورہ سے آئے ہیں۔ چلئے آپ کو حضرت صاحب یاد فرماتے ہیں میں متعجب سا ان کے ہمراہ ہولیا۔ اپنے پاس بٹھلا کر پشت پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ بھئی میں ہر ایک سے تو خفا نہیں ہوا کرتا۔ کیسے آئے ہو۔ ارادہ تو کچھ میرے دل میں تھا آپ نے فرمایا اللہ فضل کرے گا۔ گھبرانا نہیں صحت ہوگی اور ابھی تم نے کئی کام باقی کرنے ہیں۔ مجھے اپنے سلسلہ کا شجرہ عطا کیا اور سلسلہ میں داخل کیا۔



راستہ میں حاجی میاں جیون صاحب بریلی والوں سے ملتا ہوا واپس اپنے مکان پر والد صاحب کو آ کر عرض کیا کہ انہوں نے دعا کی ہے اور فرمایا ہے کہ اللہ فضل کریگا۔ چند یوم بعد والد صاحب کو صحت ہو گئی اور مجھے میری دوسری بیوی کے ہمراہ علی گڑھ واپس بھیج دیا اور ہدایت کی کہ باقی تعلیم و تلقین عدالتی کام پورا سیکھو کچھ دنوں کی محرری میں تم قابل منشی ہو جاؤ گے۔ اب اردو ترجمہ نماز کے ہمراہ شجرہ بھی مولانا صاحب کا پڑھنا شروع کر دیا اور سب سے پہلا وظیفہ دعا گنج العرش جو چھپی ہوئی نماز کے ہمراہ مجلد ملی تھی یاد کر کے شروع کر دی اور نماز کی عبارت عربی کو از خود یاد کرنا شروع کر دیا۔ بفضلہ تعالیٰ دن بدن کچھ ذوق و شوق میں زیادتی ہوئی لیکن علی گڑھ میں پھر اسی مدرسے میں داخل کرایا گیا۔ تھوڑے عرصے کے بعد سدھپورہ سے والد صاحب کی علالت کا خط ملا وہاں اکیلا گیا۔ والد صاحب زیادہ بیمار تھے۔ میری طرز عبادت پر والد صاحب و چچا شاکی ہوئے۔ والدہ نے سختی سے منع کیا۔ والد صاحب کو محبت مجھ سے زیادہ تھی۔ والدہ باورچی خانہ میں بیٹھی تھی کہ بندر نے اوپر سے ایک اینٹ گرا دی ان کو چوٹ آئی انہوں نے والد محترم سے ذکر کیا کہ میں نے آج لڑکے کو منع کیا تھا۔ انہوں نے کہا بہت تنگ نہ کیا کرو۔

### والد محترم اور والدہ صاحبہ کا بیعت ہونا:

پھر والد صاحب کو ہمراہ لے کر ان کی مرضی سے پہلی پھیت گاؤں حضرت مولانا میاں محمد شیر صاحب عرف حضرت شیر میاں کی خدمت میں پہنچے والد صاحب بیعت ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہاری والدہ بھی ہمارے سلسلہ میں ہے۔ اسی شب میں جبکہ ہم باپ بیٹا پہلی پھیت گاؤں ہی تھے والدہ نے خواب میں حضرت میاں محمد شیر صاحب کو دیکھا کہ انہوں نے بیعت کیا ہے۔ بوقت رخصت والد صاحب کو مسکراتے لہجے میں فرمایا کہ آپ ضروری بات چیت تعلیم اپنے لڑکے سے کر لیا کرو۔ اس فقرے کو والد صاحب بالکل نہیں سمجھے واپسی مکان پر ایک ماہ یا کچھ زیادہ مدت نہ گزری کہ والد محترم کا انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

## مجاہدات و ریاضات

پیر کابل و سرکار معظم و محبوب غوث اعظم

حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی سروری سردی قادری جیلانی

قدس سرہ العزیز کی زبانی (۱۹۰۶ء سے ۱۹۰۷ء تک):

آپ نے فرمایا بعد وفات والد صاحب کے پھر مجھے اپنی بیوی کے پاس علی گڑھ آنا ہوا۔ اب ادھر تو والدہ کا فکر ادھر بیوی کا فکر تیسرا یہ کہ میں خود بظاہر برسر اقتدار ملازمت حسب خیال والد صاحب نہ ہو چکا تھا اور چوتھے یہ کہ میری روحانی حالت کچھ عجیب مقام حیرت میں تھی کہ میں ایک غیر مذہب سے انسیت رکھتا ہوں۔ ان چاروں طرف کے تمحصات میں سخت پریشانی میں سوائے اپنی نماز اور دعا گنج العرش نیز ایک تیسرا وظیفہ از خود درود اکبر بھی شروع کر دیا تھا جس سے کہ میری قلبی حالت کچھ عجیب ساکن ہو گئی۔ میری ہمشیرہ نے اس وقت میری خاص ہمدردی کی اور ہر طرح کے راز کو پوشیدہ رکھا۔ چنانچہ ۱۹۰۴ء میں یہ دوسرا دور زندگی کا شروع ہوتا ہے کہ با ارشاد عالم رویا کام کرنے سے میری روحانی حالت مستغیر ہو گئی اور اب مجھے معلوم ہوا کہ وہ بزرگ جو میرے گاؤں کے قریب ٹیلے پر لے گئے تھے اور عرصہ دس۔ بارہ سال تک گاہ بگاہ خواب میں نظر آتے تھے جن کو حافظ صاحب (سرکار غوث اعظم) کے نام سے موسوم کرتا تھا اور بعد ازاں ایک خاص بزرگ حافظ صاحب تعبیر کرتا رہا۔ مگر ان کے بار بار کبھی ایک ماہ بعد کبھی چار۔ چھ روز کے بعد خواب میں نظر آنے کو پہلے میں قطعاً نہ سمجھ سکا تھا کہ یہ کیا معاملہ ہے جیسے جیسے مشکلات پریشانیوں کا موقع آتا گیا۔ ویسے ویسے میں زیادہ یاد کرتا گیا اور بعض دفعہ از خود بھی امداد باطنی والد محترم پہنچتی رہی۔ اب میں میاں برکت اللہ و عبد الحمید محلہ باوری منڈی میں ان کے مکان پر فاتحہ یازدہم

(گلیا رھویں شریف) قائم کر لی۔ انہی لوگوں کے اہتمام اور اپنے خرچہ سے فاتحہ خود بھی انجام دلوا دیتا۔ محفل میلاد شریف میں بھی رات کے وقت اکثر شرکت کیا کرتا یہاں تک اس معاملہ کو تین سال مدت (۱۹۰۷ء) کرنے سے میری دنیاوی ترقی تو قطعاً بند ہو گئی اور جو جو خیال مقاصد حسب خیال والد محترم تھے وہ سب معدوم ہو گئے اور محض گھر کی حیثیت اور جائیداد و سرمایہ پر عمر کا بسر اوقات کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا لیکن قلبی حالت کی مجبوری مجھے ایک اور پرکشش راستہ دور سے دکھلا رہی تھی جس کو معلوم کر کے دل میں تو خوشی ہوتی۔ مگر اس کو عبور کرنے اور برداشت کرنے سے دل بہت ڈرتا تھا کہ جو کچھ میرے خیالات اور عقیدہ ہے یہ کچھ عجیب بات ہے اور باطنی زیارت سے اب مجھے اتنی تسلی ہو جاتی کہ دوسرے چوتھے روز عالم رویا میں تسلی و تسکین و سوال جواب باہمی ہوتے۔ مگر یہ اب تک معلوم نہ تھا کہ یہ حضرت کون بزرگ ہیں بلکہ اس ٹیلے والے واقعہ اور اس وقت کے کلمات جو ان کی زبان کے تھے اب بھی اکثر یاد کیا کرتا تھا۔

مصائب و مشکلات (۱۹۰۷ء سے ۱۹۰۹ء تک):

جب بابو اٹل بہاری لعل کو میری اسلامی محبت اور برکت اللہ اور عبد الحمید کی دوستی اور ان کے مکان پر فاتحہ کا ادا کرنا اور میلاد میں شرکت کرنے کے جملہ حالات معلوم ہوئے تو ایک قسم کی علیحدگی پیدا ہو گئی۔ مگر باوجود اس علیحدگی و نفرت کے ہمشیرہ دم ساز رہی۔ اور اسی ہمشیرہ کی طفیل مجھے وہ مقام (تجدید مذہب) عبور کرنے میں آسانی ہو گئی۔ حضور فرماتے تھے کہ وہ ایک سخت مقام تھا یعنی تجدید مذہب ایک خاص مرحلہ تھا۔ چنانچہ اب میں حالت قلبی سے مجبور اور بابو صاحب و چچا صاحب اور والدہ وغیرہ بھی رُوبہ امتناعی سے مجبور تھے۔ بہر کیف دونوں جانب سے کشمکش دو سال تک جاری رہی اور ہماری کانتھہ برادری نے والدہ کو مجبور کیا کہ اگر تیرا لڑکا تیرا کہا نہ مانے تو تم اس

کو ملنا چھوڑ دو۔ والدہ ادھر برادری سے مجبور ادھر بیٹے کی محبت۔ بیٹا ایک طرف تو والدہ اور برادری دوسری طرف۔ محبت اسلامی مزید برآں قلبی حالت از خود علیحدہ راستہ دکھلا رہی تھی۔ اسی کشمکش میں یہ نتیجہ نکلا کہ بیوی نے میرے خلاف غیر مذہب دھرم بھشت اور مذہب کو ناپاک کرنے کا طعنہ دے کر تختہ مشق بنانا شروع کیا اور سسرال سے بھی ایک نیا تنازعہ پیدا ہوا۔ انہوں نے اپنی لڑکی کو اپنے گھر بلوایا اور اپنی برادری سے مجھے خارج کر دیا اور والدہ اب چوری چھپے ملنے لگی یا خط و کتابت سے در پردہ والدہ کو آ کر مل جاتا تو حضرت صاحب جن کو ایک خاص بزرگ حافظ صاحب (سرکار غوث اعظم قدس سرہ العزیز) تعبیر کرتا تھا کی طرف توجہ اور دعا کر کے رات کے وقت کسی غیر کے گھر میل ملاقات ہوتی۔ آخر وہ بھی ظاہر ہو گیا۔

### مصائب و مشکلات اور تسکین قلب (۱۹۰۹ء سے ۱۹۱۱ء تک):

جب اس حالت کو دوسرا سال ہوا تو والدہ پر طرح طرح کی سختیاں ہونی شروع ہو گئیں اب میرے اور والدہ کے ملنے پر بھی اعتراضات ہونے لگے اور وہ لوگ والدہ پر طعن کرنے لگے کہ اگر تم بیٹے کو ملو گی تو ہم سختی کریں گے یعنی جو کمہاری پانی بھرنے والی ہمارے گھر آتی ہے وہ تمہارے گھر پانی نہیں بھرے گی۔ اگر بھرے گی تو گاؤں سے اس کو نکال دیا جائے گا اور بھنگی بھی بند کر دیا۔ اب متعجب اور متوحش تھا کہ یا پاک پروردگار عالم کیا کیا جاوے۔ عالم رویاً میں جو احکامات ملتے ان پر عمل کرتا کیونکہ اب اس کے سوا میرے پاس اور کوئی سہارا نہ تھا میری ہمشیرہ پر بھی سختیاں ہونی شروع ہو گئیں وہ بھی مجھے ملنے سے ظاہراً گریز کرنے لگی۔ سخت پریشانی اور آزدگی میں مجھے بھی لامحالہ اپنی حالت اور معاملات اچھے اچھے علماء و بزرگان دین سے ذکر کرنے پڑتے۔ یہی معلوم ہوتا کہ خواب میں کوئی بزرگ ہیں اور دعائے گنج العرش اور درود اکبر کے علاوہ ان چیزوں کی محبت اور شوق پیدا ہو گیا اور اسلامی کتب

کا مطالعہ بھی کیا کرتا اور عرصہ تین سال کی ان مشقتوں اور پابندیوں سے تنگ آ کر اپنا علاج کرانا مناسب سمجھا۔ حضرت مولانا کے اور ادو وظائف اور خاندان نقشبندیہ کی تعالیم و گریہ زاری سے استعانت چاہی کہ یہ کیا معاملہ ہے اتفاق سے ایک دن میاں برکت اللہ اور ایک دوست ہم جمعہ کے دن تینوں تھے۔ انہوں نے نماز جمعہ پڑھنی تھی وہ تو مسجد میں داخل ہو گئے۔ میں کچھ دیر تو نیچے باہر بیٹھا رہا پھر مسجد میں چلا گیا۔ نماز تو ہو چکی تھی۔ مولوی صاحب و عظمیٰ تقریر باہر صحن میں ذکر حضرت سیدنا حضور غوث پاک قدس سرہ العزیز فرما رہے تھے اس میں یہ کہہ رہے تھے کہ اہل اسلام میں ایسا بزرگ نہ کوئی ہوا ہے اور نہ ہوگا اس بات پر مجھے کچھ ایسا اطمینان کلی ہو گیا کہ واقعہ اگر ایسی عظیم ہستی ہے تو ضرور استعانت حاصل کرنی چاہئے۔ چنانچہ دوستوں کے مشورہ سے آپ کی کتاب گلدستہ کرامات مصنف مفتی غلام سرور صاحب لاہوری مل گئی۔ مطالعہ سے طبیعت بہت خوش ہوئی اور دل ہی دل میں کمال محبت پیدا ہوئی اور یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر ایسی ہستی اس وقت ہوتی تو میری الجھنوں میں ضرور امداد کرتی اور ممکن ہے کہ میری تمام مشکلات و کام درست ہو جاتے کثرتِ درود اکبر اور گریہ زاری سے دعا مانگی استخارہ کیا کہ میرے حالات جو اس قدر ہر طرف بگڑے ہوئے ہیں ان کی اصلاح اور درستی کی کیا تجویز ہے اور اے خدا مجھ پر تو اپنا رحم کر بفضلہ تعالیٰ نماز اور درود اکبر و دیگر اوراد و حضرت مولانا صاحب کا شجرہ وغیرہ باقاعدہ پڑھا کرتا تھا۔ عالم رویاء میں معلوم ہوا۔ اب گھبراؤ مت بیٹا ہم (سرکار غوث اعظم) تمہارے ساتھ ہیں۔ کچھ فکر نہ کرو۔ مجھے اطمینان تو ہو گیا مگر ظاہراً میرا کوئی ایسا مشیر نہ تھا۔ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مراد آبادی کا وصال ہو چکا تھا اور مولانا حضرت میاں محمد شیر صاحب پبلی پھیت والے بھی رخصت ہو چکے تھے۔ ناچار منتظر تھا کہ جو ہوسو ہو۔ اکثر مرتبہ یہ کیفیت ہوتی اور کہتا کہ عشق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سر پر لیا جو ہوسو ہو۔ اس فقرہ سے

تسکین ہوتی چند دن بعد ایک بزرگ شاہ حسین صاحب مشا کر رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ کے مجھے ملے وہ چاہتے تھے کہ مجھے اپنے سلسلہ میں داخل کریں۔ محبت کرنے لگے۔ چنانچہ ذکر و شغل انہوں نے مجھے تعلیم کے جن سے کچھ انکشاف لطائف شروع ہوا۔ لیکن میری پہلی سی حالت قلبی جاتی رہی۔ مجھے وحشت ہوئی اور میں بصد منت و سماجت عرض کی کہ یہ میری حالت آپ واپس لے لیں مجھے منظور نہیں ہے۔ فرماتے غوث پاک سے بولو تب۔ چنانچہ میری حالت فرد ہو گئی اب میں کسی درویش کے پاس جانے سے گریز کرتا تھا۔ اب صرف اپنی حالت قلبی پر۔ یا بڑا سہارا رات کے ارشادات کا تھا۔

اعلائے کلمتہ الحق (۱۹۱۲ء):

ایک دن عالم رویاء میں باطنی ارشاد ہوا کہ اب تمہاری میعاد ختم ہو چکی ہے اب تم علیحدہ ہو جاؤ۔ باورچی خانہ میں کھانا کھانے گئے تو عجیب حالت طاری ہو گئی اور ایک قسم کی بدبو معلوم ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں پس متنفر ہو کر چلا آیا حیران تھا کہ یہیں کھانا روزانہ کھاتا ہوں آج کیا بات ہے کھانا بظاہر نہایت عمدہ اور حسب دستور باقاعدہ پکا ہوا ہے یہ کیا عجیب ماجرہ ہے ہمشیرہ سے مشاورت کی اگرچہ اس قدر پابندیاں رہیں مگر تاہم ہمشیرہ اور اس کی اولاد عقیدت اور خلوص سے برابر ملتے تھے۔ چونکہ میں اکیلا ہی تھا۔ اپنی قلبی حالت کے مطابق اپنی مرضی کرنی تھی۔ چنانچہ ہمشیرہ سے مشورہ کر کے صبح کو جمعہ کے روز ملا گیری کپڑے پہن کر ایک جھنڈے پر کلمہ شریف لکھوا کر ہاتھ میں لئے مسجد کو چل دیا۔ جب جامع مسجد علی گڑھ پہنچا تو کچھ لوگ میرے پہلے ملنے والوں سے بھی آگئے جو میری حالت سے واقف اور آگاہ تھے وہ بھی آگئے۔ ان کو بہت خوشی ہوئی۔ میں نے مجمع عام میں اظہار کیا کہ آج میں بظاہر طور پر بھی قطعی ہندو مذہب سے دستکش اور ترک اختیار کر کے آپ لوگوں کو گواہ کرتا ہوں کہ کل میدان حشر میں شاہد رہنا کہ میں مسلمان ہوتا ہوں اور کلمہ شریف لا إله إلا الله مُحَمَّدُ الرَّسُولُ اللهُ پڑھتا ہوں۔

## سرکارِ غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ظاہر ہونا:

حضرت قبلہ پیر و مرشد غلام جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو لوگ ان معرکوں اور محمصوں میں ہمراہ تھے۔ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو گئے وہ واقعہ ایک عبرتناک نظارہ تھا۔ کہ ایک اللہ کا بندہ تمام علاقہ دنیاوی اور تمحصات سے پاک ہو کر اس کے نام اور رضا کی خاطر مذہب تبدیل کرتا ہے۔ دراصل در پردہ وہ خواب میں آنے والے اور عالم رویا میں اپنے ارشادات سے نوازنے والے حافظ صاحب ہی کر رہے تھے جنہوں نے آخری دن اپنا راز ظاہر کیا کہ مجھے عبدالقادر کہتے ہیں اور ہماری ہی گیارہویں شریف کی فاتحہ ہوا کرتی ہے اور میں ہی محفل میلاد کا خادم ہوں۔

## عربی درویش:

اعلائے کلمتہ الحق اور تجدید مذہب کے وقت وہاں ایک عربی درویش و بزرگ اس مجمع جامع مسجد علی گڑھ میں موجود تھے۔ انہوں نے میری لبوں کے بال تراش کر ایک کاغذ کی پڑیا میں لپیٹ کر رکھ لئے اور پانی دم کر کے مجھے پلایا اور خود بھی بعد میں پیا اور پھر حوض میں ڈال دیا اور حکم دیا کہ سب لوگ تجدید کرو اور اپنا اپنا ایمان پھر تازہ کرو۔ حضرت فرماتے ہیں کہ میرا نام عربی بزرگ صاحب نے حبیب الرحمن رکھا مگر فقیر شرمندہ تھا کہ رحمن کے حبیب ہونے کی شان دوسری ہے۔ مجھے تو غلامی پسند ہے اور وہ بھی انہیں حافظ صاحب کی یعنی حضرت غوث پاک قدس سرہ کی۔ جنہوں نے بارہ پندرہ سال تک ظاہر ہی نہ کیا اور بچپن سے ہی توجہ فرماتے رہے اور اٹھارہ بیس سال تک کی عمر بعالم باطل فیضان عطا فرماتے رہے۔ مجھے اپنا نام غلام جیلانی پسند ہے پس اسی روز سے میرا نام اخباروں میں بھی نقل کیا اور ہندو اخبارات و کتب وغیرہ نے خلاف پروپیگنڈا کیا اور طرح طرح کے فسادات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا اور میرے لئے اب ایک نیا دور تھا۔

## رہائش:

حضرت صاحب نے فرمایا کہ بعد تجدید مذہب دہلی دروازہ علی گڑھ منشی فرحت حسین کا مکان کرایہ پر لینے کی تجویز کی اور سردست بعد نقل بمقام یعنی تکیہ بخشش حکیم اللہ میں رہا۔ تکیہ بخشش حکیم اللہ دراصل مکتبہ بانام شاہ صاحب کا تھا بخشش حکیم اللہ صاحب مرحوم میاں انگارہ شاہ صاحب کے مرید تھے۔ اور بانام شاہ صاحب کے تکیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ میاں انگارہ شاہ صاحب کے صاحبزادہ میاں عبدالصمد تھے جو حضرت شاہ چھنوں میاں سجادہ نشین خاندان چشتیہ کے موجود ہیں۔ بخشش حکیم اللہ مرحوم کے صاحبزادہ میاں عبدالصمد جو اپنے پیر و مرشد کے خلیفہ تھے اور ان کے سالے میاں احمد علی صاحب دونوں اصرار کر کے مجھے اپنے مکان پر لے گئے۔ پانچ دس روز وہاں گزارہ کیا اور ایک محفل خانہ بخانہ احمد علی میں قائم کیا اس کے حالات سے جملہ سلسلہ علی گڑھ واقف ہیں کہ اس میں کیا راز تھا۔ چنانچہ وہ محفل خانہ ایک نشست گاہ دربار خاص یا عبادت خانہ یا اپنا خاص مقام سکونت اور قیام گاہ مقرر فرمایا اور صدر و پیہ ماہوار پر منشی فرحت حسین والا مکان کرایہ پر لے لیا اور فاتحہ وہاں پر کرنی شروع کر دی۔ دوسری شادی والی زوجہ محترمہ جو علی گڑھ میں اس وقت آئی ہوئی تھی اس نے مشرف باسلام ہونے سے انکار کر دیا۔ میں نے ان الفاظ سے ظاہر کیا کہ میں فقیر ہوں کیا تم نے میرا ساتھ دینا ہے اور کیا راجہ گوپی چند کی طرح اذیتیں برداشت کرو گی تو بیوی نے انکار کر دیا۔ بس میں نے اس کو چھوڑ دیا۔

نکاح بحکم غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ (تیسری شادی) (۱۹۱۲ء سے ۱۹۱۳ء تک):

تجدید مذہب کے بعد مجھے ابھی چھ ماہ نہ گزرے تھے کہ قدرت نے نیا کرشمہ دکھلایا۔ حضرت سید مولانا مظہر علی شاہ صاحب بزرگ ضعیف العمر مگر جوان چہرہ خوبرو۔ بارعب لمبے قد آور موٹے جسم جو شہر فرخ آباد ضلع خاص کے رہنے والے ہیں



ہر دوسرے تیسرے سال کبھی کبھی آیا کرتے تھے۔ لوگ کہتے تھے کہ کسی کو ان کا کوئی پتہ علم نہیں ہے۔ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ میرے تجدید مذہب کے بعد جو مضمون دگرگوں پے درپے نکلتا رہا اس سے ادھر تو برادری ہنود پر جلتی آگ پر مٹی کا تیل پڑتا گیا ادھر اہل اسلام میل ملاقات کو آیا کرتے تھے۔ اسی اثناء میں ایک درویش فرخ آباد سے تشریف لائے اور پتہ و قیام و مقام میرا معلوم کر کے مجھے ملے بعد ملاقات کے فرمایا کہ طریقت میں تم داخل ہوئے ہو۔ مبارک ہو۔ آپ کو پتہ ہے کہ اس کوچہ میں امر شیخ کیا حیثیت رکھتا ہے۔ میں نے عرض کیا بہت بڑی حیثیت۔ میں نے استفسار کیا تو آپ نے جواب دیا کہ مجھے آپ کی خدمت بجالانا ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ کی شادی کا سلسلہ اللہ نے پیدا کیا ہے اور میں اس غرض سے آپ کے پاس بھیجا گیا ہوں۔ حضرت غوث پاک قدس سرہ العزیز کا حکم ہے کہ آپ کی شادی ہمارے گھرانا سادات میں کی جاوے۔ ایک صاحب سید انور علی شاہ واقعہ پرانی گڑھی فرخ آباد خاص میں ہے ان کی ہمیشہ بیوہ صالح صاحب باطن اور عاملہ ہے با حکم غوث پاک آپ کی شادی اس سے کی جائے گی۔ ان کا نام محترمہ سیدہ ولایت بیگم ہے اور حضرت غوث پاک نے انتظام فرما دیا ہے۔ وہ روز جو انتظام وغیرہ کا جو کچھ تھا وہ قابل اظہار نہیں ہے چنانچہ آپ کی تیسری شادی کا سلسلہ ۱۳۳۰ھ میں شروع ہو گیا تھا اور اسی سال یعنی ۱۳۳۰ھ ہی میں ہو گئی تھی۔ فرخ آباد میں ہی نکاح ہوا اور چند یوم قیام رکھا پھر آپ واپس علی گڑھ تشریف لائے۔ اور بحیثیت کرایہ دار زندگی بسر کرنے لگے گزر اوقات تو آپ کی متوکلانہ ہمیشہ ہی رہی ہے۔ قبل اظہار درویشی و اسلام بھی بہت خلیق خوش مزاج تھے بعد میں چھپی ہوئی نعمت یعنی کریم النفسی کا اظہار کھلم کھلا ہونے لگا لوگ جوق در جوق صوبہ یوپی کے آنے لگے بعض نے بذریعہ مراسلات و خلوص قلبی کا اظہار کیا اور مبارکباد کہی۔ اس سے قبل فاتحہ یازدہم کرنے کے عامل تھے اور اب فرض

کر لیا گیا چونکہ متوکلانہ ذریعہ سے عرصہ چھ ماہ تک فاتحہ خوانی کا انجام دیتے رہے  
 دراصل وہ کام تبلیغ مذہب اسلام کا کرتے رہے اس عرصہ چھ ماہ میں سب سے پہلے  
 مرید میاں عبدالصمد اور بخشش کلیم اللہ صاحب مرحوم مجاوران حضرت بانام شاہ مرحوم  
 واقعہ حاصل کلاں دہلی دروازہ علی گڑھ ہوا اور ان کے سارے میاں احمد علی بھی مرید  
 ہوئے اور دو چار معتقدین بھی تھے۔ شادی کے بعد بیگم صاحبہ بہت سامال اور سامان  
 فرخ آباد سے ساتھ لائی تھیں اور اس کے علاوہ سونا بنانا بھی جانتی تھیں۔ حافظ غلام  
 حسین صاحب رنگریز کے ذریعے اکثر سونا فروخت کر دیا کرتی تھیں۔ لالہ بھگوان  
 داس سنار کو بلا کر زیور بنوایا کرتی تھیں اور فروخت بھی کر دیا کرتی تھیں۔ بیگم سیدہ صاحبہ  
 نے حضرت صاحب کو مشورہ دیا کہ کچھ ظاہری کام بھی کر لو۔ چنانچہ ایک سیر سونا کے  
 روپیہ کی رقم سے آپ نے بڑے بازار علی گڑھ میں بزاز کی دوکان کر لی وہ محض ایک  
 ٹھکانہ بنایا کہ لوگ چھوڑتے نہیں تھے۔ اعتراض کرتے تھے کہ کچھ کام کاج نہیں  
 کرتے۔ مانگنے کھانے کا ڈھنگ بنایا ہوا ہے۔ یہ دوکان بھی چند ماہ امرا کی تھی چنانچہ  
 چھ ماہ میں ہی دوکان صاف کر دی گئی۔ دوکان پر بھی اکثر درویش اور فقراء آیا کرتے۔  
 ان کی خاطر و مدارات و نظریں و ہدیہ پیش کرتے اور فاتحہ یازدہم و میلاد شریف  
 بدستور ہوتا۔ اب موسم سرما نکل گیا اور آپ نے ارادہ بغداد شریف کیا اتنے میں بیوی  
 بیمار ہو گئی کچھ دن رکاوٹ ہو گئی۔ پھر ایک سیر سونا کے روپیہ سے دوبارہ حضرت غوث  
 پاک کے امر سے دوکان کی۔ شام چار بجے واپسی دوکان بند کر کے آجاتے اور کئی کئی  
 دن دوکان بھی نہ کھولتے۔ مال ادھار بھی دے دیتے۔ پس دوکان ختم ہو گئی آخر یہ تیسرا  
 قصہ معترضین والا بھی کسی قدر کم ہو گیا۔

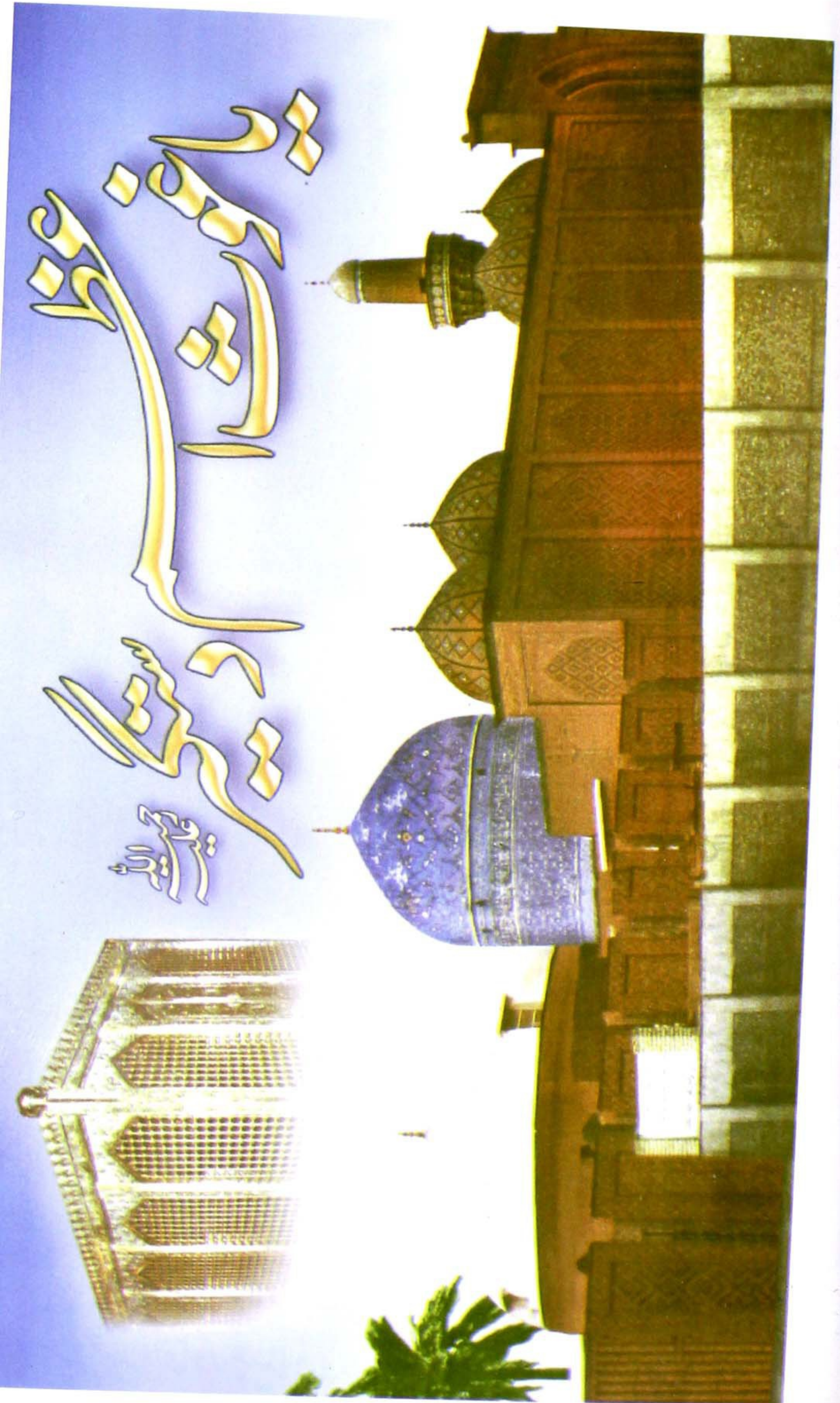
## ختم گیارہویں شریف:

ختم گیارہویں شریف کی ابتداء فقیر نے گیارہ سیر آٹا سوا سیر گوشت اور سوا سیر  
 ال چنے سے شروع کی تھی۔ بفضلہ تعالیٰ سو آدمی کے قریب شامل ہوئے رفتہ رفتہ دو  
 چار ماہ میں ترقی ہوئی اور چند اور آدمی بھی معتقدین میں اضافے ہوئے۔ ان میں  
 پڑھے لکھے بھی تھے۔ اب ان پر اعتراض کنندگان رعب ڈالتے تھے کہ ایک نو مسلم بے  
 پڑھا یعنی مذہب اسلام اور علم سے ناداں اور طریقت سے بالکل بے بہرہ ہے۔ اس کی  
 پیروی محض فضول ہے۔ تم مرید کیوں ہو گئے ہو مگر اس میں بتدریج ترقی ہوتی گئی اور  
 چند مخالف غیر مقلد و دیگر جاہل پیدا ہو گئے۔ خواہ مخواہ انگشت نمائی کرتے تھے۔ دوسری  
 طرف بابواٹل بہاری لعل بھی آدمیوں سے ساز باز کر کے واپسی مذہب ہنود میں لانے  
 کی کوشش کرتے تھے۔ کئی کئی مرتبہ مجالس ہنود میں فقیر کو بلوا کر طرح طرح کے مذہبی و  
 غیر مذہبی سوالات کرتے۔ جس کے جواب میں یہ کہ دیتا کہ بھی میں تو فقیر ہوا ہوں  
 اور سچا رستہ اختیار کیا ہے۔ غیر مسلموں کا اعتراض یہ تھا کہ اگر فقیری کرنا چاہتے ہیں تو  
 اس مذہب میں بھی کر سکتے ہیں آپ نے باپ دادا کا نام ڈبو دیا ہے۔ آخر ایک خاص  
 جلسہ واقع محلہ برہمن پوری زیر صدارت بابو سوہن لال وکیل کے مکان پر منعقد کر کے  
 آریہ سہانے مندر بلا کر سوال و جواب کا بازار گرم کیا۔ ایک وقت میں چودہ آدمیوں  
 کے سوال کا جواب ایک ہی مرتبہ ایک چھوٹے سے فقرے میں دے دیتا۔ جب  
 معترضین کی کوئی دال نہ گلتی تو مجبوراً اور تجاویز دیتے اسی اثنا میں مجھ کو ہمشیرہ وغیرہ بھی ملا  
 کرتی تھیں اور بابو صاحب بھی ان کے ذریعہ کوشش واپسی مذہب لانے کا ارادہ مصمم  
 کئے بیٹھے تھے بدیں صورت میری ہمشیرہ صاحبہ محترمہ سیدہ ولایت بیگم صاحبہ سے بھی  
 محبت کرنے لگی تھیں کیونکہ ان کی بھانجی نئی آئی تھیں۔ یہ بھی ایک تجویز تھی کہ خانگی  
 طور پر بھی مجھ پر دباؤ ڈلوایا جاوے۔ اس واسطے بیگم صاحبہ مذکورہ کو ہمشیرہ اپنے گھر میں

بلوا کر پندرہ یوم سے رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ مذکورہ بالا جلسہ میں بھی بابو اٹل بہاری لعل  
(بہنوئی) کو ناکامی نظر آئی۔

بہنوئی کا پستول تاننا:

جب ہر طرح سے بابو اٹل بہاری لعل بہنوئی کو ناکامی نظر آئی تو اپنی بیوی کو  
میرا نام لے کر کہنے لگے کہ آج تم اپنے بھائی کو بلواؤ۔ حالانکہ بیوی سیدانی بھی اندر ہی  
مکان میں موجود تھی جب بعد مغرب میں دہلی دروازہ سے رخصت ہو کر اپنی ہمشیرہ کے  
مکان پر ہمراہ احمد علی آیا تو بیرونی بیٹھک جو قریب قریب سب علی گڑھ کے پیر بھائیوں  
نے و چند خلفاء اور بعض مریدین پنجاب نے بھی دیکھا ہے۔ اس کمرہ میں مجھ کو بلوا کر  
بعد مغرب پستول کا نشانہ بنانا چاہا کہ پستول کا ہوڑا ہی بگڑ گیا چونکہ اس وقت اکیلے  
ہونے کی وجہ سے مجھے ذرا تردد و فکر ہوا تھا۔ فوراً میرے دل میں ایک جوش پیدا ہوا اور  
بابو صاحب سے بدین الفاظ زور سے کہا کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ آپ کیا کر رہے  
ہیں۔ ذرا سمجھ سے کام لیں مجھے ڈر لگتا ہے کہ میری ہمشیرہ بیوہ ہو جائے گی ورنہ آپ کی  
اس ظاہری قوت سے دوسری قوت سخت ہے جسے آپ نہیں جان سکتے یہ شور سن کر اندر  
سے بیوی سیدانی صاحبہ تشریف لائیں اسی وقت پستول گھر میں واپس لے گئے اور اپنے  
آپ کو بھی برا کہتے تھے کہ اس کم بخت پستول کا ہوڑا ہی بگڑ گیا۔ چنانچہ اسی رات ہم  
دونوں میاں بیوی اپنے مکان پر واپس آتے وقت یہ الفاظ کہہ آئے کہ آئندہ آپ  
ایسی حرکات سے باز رہیں اور آپ ہمیں بے آسرا اور اکیلا ہرگز نہ سمجھیں اور میں جس  
کے نام پر مسلمان ہوا ہوں وہ میرے ساتھ ہے۔ میں کسی چند آدمیوں کی جماعت کے  
کہنے یا سکھلانے سے مسلمان نہیں ہوا ہوں بابو صاحب کہنے لگے کبھی کالا کمبل بھی  
سفید ہوا ہے۔ فقیر نے جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھیں رفتہ رفتہ سب کام ہو جائیں  
گے اس فقرے سے بابو صاحب کا غصہ فرد ہو گیا اور سمجھنے لگے کہ پھر ہندو مذہب میں





جالی مبارک: سرکار غوث اعظم و محبوب سبحانی غوث صمدانی  
شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بمقام: بغداد شریف - عراق

واپس آ جاؤں گا اور مجھ سے کہا کہ اب یہ بتاؤ۔ تم شدھ کب ہو گے میں نے کہا کہ جب اللہ کا امر ہو میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ بابو صاحب نے کہا میں تم کو ہر دوارے جا کر شدھ کروں گا مگر تبھی خیر باد کہہ کر ہم مکان پر واپس آ گئے۔

سرکارِ غوثِ پاک رحمہ اللہ کی بہنوئی پر اظہارِ ناراضگی:

رات کو حضرت غوثِ پاک قدس سرہ العزیز نے غیض و غضب میں اپنے الفاظ کو دہرایا کہ ہمیں بھی خیال آیا کہ تمہاری ہمشیرہ بیوہ ہو جائے گی۔ میں متعجب ہو کر جی میں خیال کرنے لگا کہ یہ فقرا تو میں نے بابو صاحب سے کہا تھا۔ خیر اس قصے کے ساتھ ساتھ علی گڑھ کے معترضین کا بھی شروع تھا۔ رات دن لوگ چہ میگوئیاں کرتے۔ مخالف معترضین لوگ یہ بخوبی جانتے تھے کہ مذہبی و درویشی اصولات و تعلیم سے یہ ناواقف ہے۔ مخالفین کی ہر طرح کی پریشانیوں سے تنگ آ کر میں نے حضرت غوثِ پاک قدس سرہ سے درخواست کی کہ اب کیا کروں اب چونکہ مجھے سخت لطائف و مصائب کا سامنا روز بروز ہوتا جا رہا تھا ان حالات میں ہر وقت سرکارِ غوثِ پاک کی طرف میری توجہ لگی رہتی اور وظائف مقررہ سلسلہ حضرت مولانا فضل الرحمن پیر و مرشدِ رحمۃ اللہ کے برابر پڑھتے وہ بھی کبھی کبھی عالم رویا میں تشریف لاتے تو تسلی دے جاتے کہ تسلی رکھو!

سرکارِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی بلمشافہ تشریف آوری:

ان مصائب اور پریشانیوں کے دوران سرکارِ غوثِ پاک ہر وقت ساتھ ہوتے کہ بعض دفعہ یہ شبہ ہو جاتا کہ شاید ہم دونوں میاں بیوی کے پاس ہر وقت غوثِ پاک رہتے ہیں۔ ایک دفعہ مجھ کو موسم سرما میں سخت شدت کا بخار ہوا جس کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا تھا بیوی صاحبہ چونکہ آمن الرسول الخ کی عاملہ تھیں ان کو قبل نکاح بھی حضرت غوثِ پاک سے کچھ نسبت روحانی تھی اور وہ اکثر بیٹی کہہ کر بلایا کرتے

بخوبی جانتے تھے۔ عربی و مغربی و اردو و پشتو اور قدرے انگریزی بھی بضرورت کلام پورا کرتے تھے۔ مولانا سید مظہر علی شاہ صاحب نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ ہم تمہاری دوسری شادی دوسرے بیٹے سے کریں گے نہ معلوم کب ہوگی اللہ کے علم میں ہے تم ہماری بیٹی ہو۔ خدا خدا کر کے دونوں بیگمات کے شکوک رفع ہو گئے اور اپنے اپنے دل سے والدین و عزیز واقارب وغیرہ سے ملنا ترک کر دیا۔

بے ادب درویش اور آپ کا حسن سلوک:

چوتھا واقعہ ان ہی دنوں میں ایک اور شروع ہو گیا تھا۔ غالباً یہی ایک باقی رہ گیا ہوگا کہ واقعہ مکان میاں احمد علی موسومہ محفل خانہ جس میں آپ تمام مجالس و محافل اور اپنی خاص عبادت گاہ بنائی ہوئی تھی اس میں ایک بزرگ مسمی سائیں بلاتی شاہ صاحب تشریف لائے حضرت کے تجدید مذہب کا حال کہیں سے سن لیا ہوگا اور آپ سے یوں کہا۔ کہ ہم کو آپ کے پاس حضرت غوث پاک نے بھیجا ہے اور ہم اس جگہ ایک چلہ کریں گے۔ وہ ہر روز عبادت مقررہ معلومہ کیا کرتے تھے۔ حضرت صاحب کے ہاتھ سے دونوں وقت کا کھانا کھاتے پیشاب پاخانے کو بھی نہ نکلا کرتے تھے۔ بلکہ حضرت باہر نزدیک کے مکان میں بیٹھتے تھے۔ حضرت صاحب قبلہ پیرو مرشد خود اپنے دست مبارک سے ان کی نجاست پھینکا کرتے تھے ایک دن اتفاق سے بابو اٹل بہاری لعل صاحب محفل خانہ میں بہ نیت بے عزتی حضرت صاحب آنکلی۔ مغرب کا وقت تھا۔ ہاتھ میں بیت کی چھڑی تھی آ کر دیکھا کہ حضرت تو موجود نہیں ہیں۔ مگر یہ صاحب بیٹھے ہیں۔ بابو صاحب نے چھڑی سے خوب زد و کوب کیا اور یہ الفاظ کہے کہ تم نے ہی میرے بھائی کو مسلمان کیا ہے۔ وہ بزرگ چلے گئے تو لوگوں نے پوچھا کہ آپ کیوں چلے آئے کہا کہ اب مسجد حلوائیاں میں چلے جاویں گے وہاں جا کر قیام کریں گے۔ ان کے حواریوں نے حرکات کا سنا۔ برا معلوم کیا۔ انتقام لینا چاہا۔ شاہ صاحب نے منع کر دیا۔



لیکن سرکار غوث پاک کو برا معلوم ہوا۔ فقیر نے رو کر التجا کی کہ اے اللہ سرکار غوث پاک پیر و مرشد کا آدمی بھیجا ہوا تھا۔ مجھ سے ناراض ہو کر چلا گیا۔ تو میرا ٹھکانا کہاں ہوگا۔ سرکار غوث پاک نے خواب میں رات کو فرمایا یہ بے ادب تھا ہم کو تیرا حال معلوم ہے کہ وہ تم سے سخت ناجائز خدمت لیتا تھا اور ہم نے اس کو نہیں بھیجا تھا۔ ہم خود سب کچھ تعلیم کر سکتے ہیں۔ ہم نے آپ کو کسی کا محتاج نہیں رکھا ہے۔ بس مجھ کو تسلی ہوئی۔

خلافت اور سرکار غوث الثقلین سے بلا واسطہ مرید ہونا:

اسی اثناء میں اب ان چاروں طرف کی باد صر میں سے بیوی والا معاملہ ختم ہو گیا تھا۔ اس کو مسلمان کرنے کے بعد اس کا نام قادری بیگم رکھا تھا۔ اب مجھکو معترضین علی گڑھ کی طرف سے سخت اذیتیں پہنچتی تھیں۔ ظفریاب علی خان وکیل، منشی امداد علی محرم عبدالقیوم اور سعید احمد عرف ملن وغیرہ بظاہر میرے دوستوں میں سے تھے۔ مگر پیر بن جانے سے سخت خلاف ہو گئے تھے۔ آپ کے خاص محب حاجی عبدالرحمن اور ان کی بیوی غریب آدمی سچے خادم رہے۔ اور محفل خانہ کے قریب رہتے تھے۔ ان کے لڑکے محمد عارف صاحب ہیں۔ فقیر نے پریشانی میں سرکار غوث اعظم قدس سرہ العزیز سے التجا کی تو آپ نے فرمایا کہ تم نے ہمارے امر سے مرید کئے ہیں۔ کچھ حرج نہیں ہے۔ اگر تم کو کہیں سے خلافت نہیں ہے تو ہم موجود ہیں۔ اچھا آپ کی تسلی کئے دیتے ہیں۔ تم دہلی جاؤ اور میری اولاد میں سے رنگین شاہ کو ملو میں ان کو کہہ دوں گا وہ آپ کی تسلی ظاہری بھی کر دیں گے۔ فقیر نے دہلی پہنچ کر سب سے پہلے رنگین شاہ صاحب کا دریافت کیا کچھ پتہ نہ چلا۔ آخر سید احمد علی شاہ صاحب عرف کمبل پوش ایک بزرگ تھے ان سے ملاقات ہو گئی۔ انہوں نے فرمایا کہ میرا نام میرے پیر نے رنگین شاہ ہی رکھا ہوا ہے۔ چنانچہ آپ خاموش رہے۔ سید صاحب نے سب سے پہلے یہ فقرہ کہا کہ تم نے کوئی مرید تو نہیں کیا میں نے اگرچہ احمد علی و عبدالصمد علی گڑھ مرید کیا

ہوا تھا مگر سید صاحب سے ڈر کر یہ کہا کہ کوئی نہیں۔ سید صاحب خاندان نقشبندیہ و چشتیہ کے صاحب اجازت تھے۔ بڑے لمبے چوڑے جوان خوبصورت قد آور تھے۔ مجھے ویسے بھی ان سے ڈر لگتا تھا۔ وہ اپنے مریدوں سے بارہ سو مرتبہ کلمہ شریف کے ذکر کا حلقہ بعد تہجد کرایا کرتے تھے۔ مجھے اپنے دیوان خانہ میں ایک جگہ چھوڑ کر اپنے خلفاء کو حکم دیا کہ یہ مہمان ہیں ان کو حلقے کے وقت نہ اٹھانا۔ لیٹا رہنے دینا۔ ان کا سونا تمہارے ذکر سے افضل ہے ان کے ایسے فقرے سے میں شرمندہ ہوتا تھا اور دل میں مصمم ارادہ کر لیا کہ میں احمد علی اور عبدالصمد سے جا کر کہوں گا کہ بھئی تم کوئی اور پیر تلاش کر لو۔ وہ بیعت تمہاری درست نہیں ہے۔ صبح کو سید صاحب قبلہ تشریف لائے مجھ سے اپنارات کا خواب اور کلام بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میاں صاحبزادے ہم نے تمہارا کیا بگاڑا تھا جو تم نے غوث پاک اعلیٰ حضرت سے ہماری شکایت کی۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے قسم ہے قبلہ میں ناچیز کیا شکایت کر سکتا ہوں فرماتے ہیں کہ آخر کچھ تو بات ضرور ہے جو ہم کو سخت تاکید کے بعد چند اشیاء دینے کا اور تم کو جلدی رخصت کر دینے کا حکم ہوا ہے۔ میں نے دست بستہ عرض کیا کہ حضرت میں نے حکماً علی گڑھ دو مرید کئے ہوئے تھے۔ جناب نے مجھے فرمایا کہ تم نے کوئی مرید نہیں کیا تو میں نے ڈر کر وہ جھوٹ بولا تھا۔ میں اس جھوٹ بولے جانے سے سخت شرمندہ ہو کر گریہ زاری کرتا رہا۔ سید صاحب نے فرمایا تم جانو اور حضرت غوث پاک بھئی ہم کو کیا انکار ہے۔ ہم نے ویسے ہی کہہ دیا تھا کہ بغیر خلافت کے بیعت کا اختیار و اجازت نہیں ہوتی۔ خیر جو کچھ ہوا سو ہوا۔ سب ٹھیک ہے ہم نے رات کو خواب میں دیکھا ہے کہ تم نے گول گول انڈے سفید رنگ کے بے شمار اکٹھے کئے اور میرے سر پر مسجد تعمیر کر کے اس کے اوپر اور مسجد تعمیر کی حتیٰ کہ آسمان تک تم نے کئی مسجدیں تعمیر کیں اور مجھے سرکار غوث پاک نے فرمایا کہ تم کو ایک جمائل شریف اور ایک کمبل اپنے پیرو مرشد والا اور ایک عصا

ہمارے لڑکے کو دے کر رخصت کر دو۔ چنانچہ سید صاحب نے بارہ جمائیں نکالیں اور بارہ عصا اور ایک کمبل سیاہ میں سے ایک ٹکڑا رکھ لیا اور کہا کہ باقی تمہارا ہے اعصاؤں میں سے ایک تمہارا اور باقی ہمارے ہیں جمائوں میں سے ایک تمہاری اور باقی ہماری ہیں ان کے ان الفاظ سے متخیر ہوا کہ یہ کیا بات ہے کہ جو بار بار کہتے جاتے ہیں۔ دل میں یہ خیال تھا کہ سید صاحب نے فرمایا کہ بیٹا ہمیں بھی ہمارے پیر نے بوقت خلافت یہی الفاظ کہے تھے۔ پس تبرکات کے ہمراہ شجرہ عطا کر کے خلافت عطا کی اور فرمایا کہ تم چونکہ حضرت محبوب سبحانی کے دست بیعت ہو۔ اس واسطے اب اس ہاتھ کو میں دوبارہ بیعت نہیں کر سکتا۔ وہ میری ہی بیعت ہے۔ اب بے ادبی سمجھتا ہوں جب فقیر علی گڑھ واپس آیا تو یار لوگوں نے طرح طرح کی شہرت پہلے سے پھیلا رکھی تھی کہ اب تو پکے پیر بن کر آئے ہوں گے۔ معتقدین کو اکثر صدمہ ہوتا تھا۔ مریدین سے ہمیشہ کہتا کہ کسی سے لڑومت۔ ان چار ہنگاموں میں وقت بے وقت بالخصوص رات کے وقت خلیفہ احمد علی فقیر کے ہمراہ ساتھ رہتے۔ وہ ہر طرح لڑنے مرنے کے واسطے جایا کرتے تھے۔ مگر اس کو ہر طرح کی پیش قدمی و جھگڑے سے منع کیا کرتا۔

پہلا سفر متھرا ۱۹۲۰ء:

جب معترضین کی سختی کی حد نہ رہی تو سرکار غوث پاک نے عالم رویا میں فرمایا کہ اب سفر کرو۔ تو میرا ارادہ متھرا سے ہوتا ہوا اپنے قدیم وطن ضلع سدھپور میں جا کر اپنی والدہ کا حال معلوم کرنا تھا اگرچہ خط و کتابت ہوتی تھی۔ یا پیغام رسائی اور دو ایک مرتبہ خفیہ طور پر والدہ صاحبہ سے ملا بھی تھا۔ مگر وطن میں نہ جاسکتا تھا۔ ادھر برادری والوں نے محترمہ والدہ کی پانی بھرنے والی کمہاری عورت کو منع کر دیا تھا اور والدہ سے کہا کہ تم اس بیٹی کی ماں ہو کہ جس نے دھرم بھشت کر دیا ہے۔ سبحان اللہ و بجمہ اب غوثیہ ڈاک کے سوا اور کوئی سہارا نہ تھا۔ اور یہ معرکے بھی کچھ ایسے تھے کہ سوائے

قدرت الہی کے اور کوئی مٹا نہیں سکتا تھا۔ قصہ برادری والا رفتہ رفتہ خود بخود ٹھنڈا ہو گیا۔ بیوی کا معاملہ بھی درست ہو گیا تھا۔ اب صرف مسلمان بھائی بوجہ نادانستی علمیت و جاہلیت کے میرے دشمن تھے مگر معاملہ بابو صاحب والا اس قدر طول پکڑ گیا تھا کہ جب انہوں نے دیکھا کہ اب کسی طرح سے میں واپس ہندو مذہب میں نہیں آتا تو انہوں نے سسرال اور چچا کو اکسایا جس پر انہوں نے میری والدہ کو تکالیف دینی شروع کیں والدہ سخت پریشان تھیں حتیٰ کہ ایک دن کوئیں پر پانی بھرنے گئیں تو گر پڑیں روتی ہوئی واپس آئیں۔ مجھے یہ واقعہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بذریعہ روحانی ڈاک معلوم ہوا۔

### دستِ غیب کا ڈوبنے سے بچانا :

القصہ جب فقیر متھرا پہنچا تو وہاں ایک مصیبت رونما ہوئی۔ وہ یہ کہ دریا جمنا کے کنارے ایک چھوٹی سی کٹیا کوٹھری میں ٹھہرا۔ اس میں سانپ نے بچے دیئے ہوئے تھے۔ مجھے وہاں پر اور کوئی جگہ نہ مل سکتی تھی مجبوراً اس میں قیام کیا۔ ایک دن دریا پر نہانے گیا تو پیر پھسل گیا بہتے ہوئے دریا کے اندر دور تک چلا گیا۔ دن کے آٹھ بجے کا وقت موسم سرما تھا۔ اکثر لوگ نہانے والوں کا مجمع تھا بہتوں نے دیکھا کہ آدمی بہتا ہوا ڈوب گیا ہے۔ اس میں جانور دریائی بکثرت ہر جگہ موجود رہتے تھے یعنی میرے بچنے کی امید نہ پا کر کوئی شخص مجھ کو پکڑنے نہ گیا تھا۔ چند منٹوں کے بعد فقیر کو اس طرح معلوم ہوا کہ اوپر سے کسی شخص نے ہاتھ پکڑا ہوا ہے اور قریب آ کر غائب ہو گیا ہے۔ آپ صحیح و سلامت واپس سیڑھیوں پر آ گئے آ کر وضو کر کے نماز ادا کی۔ ایک پاؤں کی جوتی دریا میں ہی رہ گئی۔ دیکھنے والوں کو عقیدت ہو گئی لوگ آنے جانے لگ گئے۔

سماع (قوالی کے متعلق):

ایک دفعہ خلیفہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا سرکار آپ قوالی نہیں کرواتے۔ کیا قوالی کا سننا مناسب نہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس جمعرات کو

فلاں در بار پر جانا اور رات قوالی سننا۔ خلیفہ عبدالغنی صاحب نے ایسا ہی کیا۔ واپس آئے تو حضرت صاحب نے پوچھا قوالی سننے گئے تھے کیا دیکھا۔ خلیفہ عبدالغنی صاحب نے عرض کیا یا حضرت میں تو عالم محو میں چلا گیا۔ جب قوال الاپ کرتے ہوئے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتے تو مجھے آسمان کے دروازے کھلتے ہوئے دکھائی دیتے اور جب ہاتھ زمین کی طرف کرتے تو زمین کے پردے کھلتے ہوئے دکھائی دیئے۔

فرمایا:

بر سماع راست ہر تن چیر نیست

طعمہ ہر مرغ کہ انجیر نیست

ترجمہ: سماع حق پر ہر تن خبردار نہیں: خوراک ہر پرندے کی انجیر نہیں ہوتی۔

حدیث شریف میں راگ سننے کی ممانعت ہے اس کے سننے سے تزکیہ نفس برقرار نہیں رہتا اس لیے مولانا روم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سماع پر غالب ہونا ہر تن کا کام نہیں جس طرح ہر پرندے کی خوراک انجیر نہیں ہے راگ پر غالب آنے کے یہ معنی ہیں کہ اس پر راگ اپنا اثر نہ کرے۔ جو شخص راگ کو بخیاں لہو و لعب کے سنے گا تو جانور راگ اس پر اپنا اثر کرے گا۔ اگر مغز حقیقت حاصل کرنے کو سنے گا تو راگ پر وہ خو د غالب ہوگا۔ پس راگ کو سننا اور اس پر غالب ہونا ہر شخص کا کام نہیں ہے۔ جیسا کہ انجیر ہر پرندے کی خوراک نہیں ہے۔

صاحبِ خلافت صوفی بزرگ کا بیعت ہونا:

متھرا میں بزرگ صوفی مشتاق احمد صاحب سلسلہ چشتی کے حیات تھے ان کے مریدوں کا جلسہ یازدہم (گیارہویں شریف) دوسرے ہی دن تھا۔ حضرت قبلہ سرکار معظم نے بھی ختم گیارہویں شریف کیا تو صوفی مشتاق صاحب سلسلہ چشتی کے مریدین نے بھی شرکت کی اور قبلہ سرکار معظم حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی رحمۃ

اللہ علیہ ان کے مریدین کے اصرار پر ان کی مجلس میں شریک ہوئے۔ دو چار آدمیوں پر کچھ کیفیت طاری ہوئی۔ انہوں نے وظیفے طلب کئے۔ شب کو ان کو زیارت غوث پاک ہوئی اور تجدید بیعت کا حکم ہوا۔ ان لوگوں نے رات کو بشارت کے بارے میں عرض کیا اور مجبوراً تجدید بیعت آپ سے کی۔ آپ نے بلا تامل بیعت کیا سب مرید ہو گئے یعنی طالب ہو گئے۔ ان کے پیر صاحب بہمیت مولانا مولوی محمد حسین امام جامع مسجد متھرا کے آپ سے مناظرہ کرنا چاہا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ والوں کے تنازع میں میں تو تو سے نہیں ہوا کرتے۔ اگر چشم باطن کچھ رکھتے ہو تو معلوم کر لو۔ یہ کام میں نے اپنے آپ نہیں کیا ہے۔ چنانچہ پندرہ یوم تک جھگڑے قصے کے بعد آخر مولوی صاحب نے آپ کی بیعت کو تسلیم کر کے یہ الفاظ بیان کئے کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ نہ تو آپ کسی پیر کے خلیفہ ہو اور نہ کسی پیر کی اولاد سے ہو پھر اس قدر نسبت اس کو اللہ ہی جانے۔ چنانچہ سب سے پہلا خلیفہ متھرا میں سید حسن صاحب کو مقرر فرمایا اور واپس علی گڑھ آ گئے۔

### سرکار غوث الثقلین و قطب ربانی کا بغداد بلانا:

قبلہ و کعبہ پیر و مرشد حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ نے فرمایا کہ سخت پریشانی میں رو کر رات کو عرض کی کہ ادھر تو حضور کا حکم ہے کہ اللہ کا نام جو کوئی آوے اس کو بتلا دو ادھر لوگ اعتراض کرتے ہیں سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ گھبرائیں نہیں۔ آپ میرے پاس بغداد آ جائیں چنانچہ اس کے بعد بغداد شریف جانے کا مصمم ارادہ ہو گیا سو چا کہ ایک دفعہ والدہ کا نیاز حاصل کر لوں اور ان سے سفر بغداد اور حج بیت اللہ کی اجازت بھی لے لوں تاکہ بغداد کے بعد بیت اللہ شریف چلا جاؤں گا۔

## مادر زادانندھے کی بینائی آجانا:

سرکار معظم حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ علی گڑھ سے اپنے آبائی وطن والدہ صاحب کی خدمت میں پہنچے۔ ملا گیری رنگ کے کپڑے اور بال لمبے تھے۔ فقیرانہ صورت تھی اور عبدالسلام احمد علی اور جہاں شیر خاں تینوں ساتھ تھے۔ والدہ سے ملے۔ چچا سے ملے۔ ان سے پوچھا کہ اب میرے ٹھہرنے کے واسطے کیا حکم ہے۔ کہاں ٹھہروں وہ خاموش رہے۔ منشی جگن ناتھ پرشاد آپ کے حقیقی چچا ہیں آپ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا جو کہ مادر زاد پیدائشی اندھا تھا۔ چچا نے کہا کہ اگر اس کی آنکھوں میں بینائی آجائے تو ہم آپ کی بات مان لیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم مسلمان ہو جاؤ اور وعدہ کرو تو میں دعا کرتا ہوں۔ چنانچہ منافقانہ طور پر دہ رہے اور ظاہر طور پر مقابلہ کرنے سے رک گئے۔ سرکار معظم کی دعا سے رب العزت نے شفا یاب کیا۔ حاضرین مجلس بہت متاثر ہوئے اور وہیں آپ نے اٹھارہ اشخاص کو بیعت کیا۔ سب سے پہلا مرید سید یوسف علی صاحب جو آپ کو گود میں اٹھا کر مدرسے لے جایا کرتے تھے وہ ہوئے۔ پھر ساتھ کا کھیلا ہوا بچپن کا دوست محمد خاں ہوا پھر مسمی سپید داد خان اور ایک علی محمد سقہ ایک ہاتھ والا ٹنڈا اور محمد صدیق وغیرہ جملہ اٹھارہ مرید ہوئے اور والدہ کے مکان کے برابر والی کوٹھڑی میں آپ مقیم ہوئے۔ چار یوم قیام فرمایا بعد ازاں واپس علی گڑھ آئے اور والدہ سے ملنے جلنے کی اجازت برادری نے دے دی اور کہا کہ یہ واقعی اصل درویش ہے اور فقیر ہو گیا ہے ہم تو سمجھتے تھے کہ بھیک مانگنے والا فقیر ہوگا تو ہماری بدنامی ہوگی۔ ہم غلطی پر تھے لیکن اس نے دھرم بھشت تو ضرور کیا ہے مگر سفید پوش باعزت باوقار اور بارعب ہے۔ دس آدمی اس کے ہمراہ ہیں۔ مقابلہ ان سے نہیں ہو سکتا۔ یہ الفاظ بھی ان کے چچا کے آخری وقت رخصت کے تھے۔ پھر بیویوں میں بیگم سیدہ صاحبہ میں سے صاحبزادہ قاسم حسین صاحب سلمہ

تعالیٰ پیدا ہو گئے۔ ان کی عمر ایک سال تھی کہ دونوں بیویوں کو عبدالصمد کے مکان پرانے بالا خانے میں ٹھہرا کر عازم سفر بغداد شریف ہو گئے اور لٹ پور پہنچے ۱۹۲۶ شروع ہو گئی۔

### زوجہ محترمہ سیدہ ولایت بیگم صاحبہ کا وصال:

لٹ پور میں آپ کے ہمراہ علی گڑھ سے سائین گلن شاہ اور بھورے میاں عرف بھورے شاہ دونوں ہمراہی تھے۔ لٹ پور میں حضرت کی بہت عزت کی گئی۔ ختم اور میلاد ہونے لگے۔ ان کو رشک ہو رہا تھا کہ لوگ ہماری عزت کیوں نہیں کرتے۔ مجبوراً شکر رنجی باہمی انہوں نے کی اور حضرت کو اکیلے چھوڑ کر دونوں چلے گئے ادھر علی گڑھ میں آپ کی بیوی سیدانی بچے کے غم میں علیل ہو گئی۔ انہوں نے احمد علی کو بھیجا اور حضرت کو واپس بلا لیا کہ تھوڑے دن بعد پھر چلے جانا ۱۹۲۶ء میں آپ پھر بغداد شریف روانہ ہوئے۔ جہانسی تک پہنچے تو خبر پہنچی کہ بیوی سیدانی والدہ قاسم حسین کا انتقال ہو گیا ہے اس لئے آپ کو احمد علی واپس لے آئے۔ علی گڑھ میں آ کر رسومات چہلم تک ادا کر کے چلے جانے کا ارادہ کیا تو معلوم ہوا کہ بیگم صاحبہ نے بہت سا مال ایک تکیہ میں بند کر کے عبدالصمد کی بیوی کو دے گئی ہیں اور فرماتی تھیں کہ میرا وقت آخیر ہے یہ میاں صاحب کو دے دینا یہ میرے لڑکے کا ہے اس میں اتنا ہے کہ تمام عمر باپ بیٹا ایک نوکر رکھ کر گزارہ کر سکتے ہیں اور میری بہن قادری بیگم کو جو دیا ہے اس کے لیے کافی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

اپنے گھریلو معاملات کی وجہ سے وقتی طور پر سفر بغداد کا ارادہ ملتوی کر دیا۔

### اولاد:

آپ کی اولاد زرینہ کل کتنی ہوئی۔ اس کا صحیح علم نہیں ہو سکا۔ البتہ آپ کی اولاد میں جو بچہ بڑا ہو کر سامنے آیا۔ اس کا اسم گرامی سید قاسم حسین تھا۔ اور وہ آپ کی



یسری زوجہ محترمہ سیدہ ولایت بیگم صاحبہ کے بطن سے پیدا ہوا۔ سید قاسم حسین رحمہ اللہ کے متعلق جو روایات ملی ہیں۔ ان سے یہ پتہ چلا ہے کہ آپ کی تیسری زوجہ محترمہ سیدہ ولایت بیگم صاحبہ دو ہمشیرگان حقیقی تھیں۔ سیدہ ولایت بیگم صاحبہ کی ہمشیرہ کا اسم گرامی سیدہ اصغری بیگم تھا۔ دونوں ہمشیرگان کا ایک ہی بھائی تھا۔ جن کا اسم گرامی سید نور علی شاہ صاحب تھا۔ اور یہ دونوں بہنوں سے چھوٹے تھے۔ ان کے والدین کا انتقال ان کی چھوٹی عمر میں ہی ہو گیا تھا۔ ان کا خاندان فرح آباد میں خاندانی لکھنوی سادات واجد علی شاہ نواب احد میں سے تھے۔ یہ دونوں بہنیں شادی شدہ تھیں۔ اصغری بیگم اہلیہ نواب قرار حسین خاں صاحب تھیں۔ سیدہ اصغری بیگم صاحبہ کے ہاں سات لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ تو نواب قرار حسین صاحب نے سیدہ اصغری بیگم صاحبہ کو دھمکی دی کہ اب اگر پھر لڑکی پیدا ہوئی تو میں تم کو طلاق دے دوں گا۔ یہ فکر مند ہو کر اپنی ہمشیرہ کے پاس آئیں اور ماجرا سنایا۔

اور التجا کی کہ اس مرتبہ جو آپ کی گود سے بچہ پیدا ہو وہ مجھے اللہ واسطے دے دینا۔ کیونکہ اصغری بیگم صاحبہ جانتی تھیں۔ کہ ان کے گھر لڑکے پیدا ہوتے تھے۔ اور وہ بھی مر جاتے ہیں۔ سیدہ ولایت بیگم صاحبہ چونکہ چشم بصیرت رکھتی تھیں۔ اپنی ہمشیرہ کو فکر مند دیکھ کر ان کو طلاق کی دھمکی بھی دی گئی ہے مدد کرنے پر آمادہ ہو گئیں۔ اور فرمانے لگیں کہ دیکھو بہن تمہارا کام ہو جائے گا۔ اس مرتبہ بھی تمہاری گود سے لڑکی پیدا ہوگی اور اس کے دوسرے روز میرے ہاں لڑکا پیدا ہوگا۔ اس بات کا پردہ تم رکھ لینا۔ اور اپنی بچی سے میرا بچہ تبدیل کر لینا۔ دونوں بہنوں کے درمیان یہ بات طے پا گئی تو سیدہ ولایت بیگم صاحبہ نے اپنے خاوند حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی صاحب سے عرض کی کہ میں نے اللہ واسطے ایک سودا طے کر لیا ہے دونوں بہنوں کے درمیان جو بات چیت ہوئی تھی وہ سب معاملہ سنا دیا۔ تو سرکار غلام جیلانی صاحب نے فرمایا کہ

بیگم صاحبہ اگر آپ نے اللہ واسطے یہ سودا طے کر لیا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔  
الحمد للہ! ٹھیک ہے۔ جیسے آپ خوش ہیں۔ مجھے منظور ہے مگر عوام پر بخوبی مشتہر قدم  
الایام سے ہے کہ آپ نے بچہ خدا واسطے دے دیا ہوا ہے۔

چند دنوں کے بعد اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہی ہوا۔ کہ اصغری بیگم صاحبہ کے ہاں بچی  
پیدا ہوئی۔ اور سیدہ ولایت بیگم صاحبہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ اصغری بیگم صاحبہ نے  
حسب معاملہ اپنی دائی (ملازمہ) کو سمجھا دیا تھا۔ اور اپنا راز دار بنا لیا تھا۔ اور اس کے  
لیے دائی (ملازمہ) کو کچھ رقم سے بھی نوازا تھا۔ ملازمہ بچی لے کر آئی۔ اور لڑکا لے کر  
چلی گئی۔ یہ بچی بھی چند دنوں کے بعد انتقال فرما گئی۔ دوسری طرف جب نواب قرار  
حسین صاحب کو لڑکا پیدا ہونے کا علم ہوا تو بہت ہی خوش ہوا۔ خوب خوشیاں منائی  
گئیں۔ مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اور بچہ اس گھرانہ میں پرورش پانا شروع ہو گیا۔ بچے کا نام  
قاسم حسین رکھا گیا۔ اور چند روایات سے پتہ چلا ہے کہ بچے کا نام بھی قبلہ حضرت  
سلطان پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ نے ہی تجویز کیا تھا۔ سید قاسم حسین صاحب نوابی  
رسم و رواج کے مطابق پرورش پا رہے تھے۔ لیکن ان کی حالت مجذوبانہ تھی۔ جب یہ  
چودہ سال کے ہوئے تو نواب قرار حسین صاحب نے ان کی شادی کر دی۔ جب سید  
قاسم حسین صاحب کو یہ علم ہوا کہ میرے والدین کوئی اور ہیں اور میرے والدین ولی اللہ  
ہیں۔ تو اٹھارہ سال کی عمر میں سرکار غلام جیلانی صاحب اس وقت حوالہ قاضی پاڑہ  
والے آخری مکان ۱۹۲۹ء/۱۹۳۰ء میں رہائش پذیر تھے کے پاس تشریف لائے۔

سرکار غلام جیلانی صاحب کو اطلاع دی گئی کہ کوئی صاحب قاسم حسین ملنے کے  
لیے آئے ہیں۔ سرکار غلام جیلانی صاحب رحمہ اللہ کو روحانی طور سے علم ہو چکا تھا کہ  
فرزند ملنے کے لیے آیا ہے۔ جب باپ بیٹا آمنے سامنے ہوئے۔ اور دونوں ہستیوں کو  
ایک دوسرے کا علم تھا۔ لیکن سرکار غلام جیلانی صاحب رحمہ اللہ نے جوش پداری کو

بالائے طاق رکھتے ہوئے بیٹے کو ہاتھ سے اسی جگہ کھڑا رہنے کا اشارہ کیا اور فرمایا کہ پہلے یہ بتاؤ (چونکہ نوابی ٹھاٹ بھاٹ اور امیرانہ طرز زندگی اور اردگرد کے ہندوانہ ماحول میں پلے پتھے اس لیے یہ سوالات ہوئے)

س: کیا تم مسلمان ہو؟

ج: جی میں مسلمان ہوں۔

س: کلمہ سناؤ؟

ج: سید قاسم رحمہ اللہ نے کلمہ سنایا۔

س: کس عقیدہ سے تعلق رکھتے ہو؟

ج: اہل سنت والجماعت سے اور بزرگان دین سے دلی الفت رکھتا ہوں۔

اس کے بعد قبلہ غلام جیلانی صاحب نے دونوں ہاتھ بغلگیر ہونے کے لیے بڑھائے۔ اور باپ بیٹا بغلگیر ہو گئے۔

چند روز قیام میں سرکار غلام جیلانی صاحب نے سید قاسم حسین کو بیعت کیا۔ اور زبانی خلافت عطا فرمائی۔

باقی جو نو مولود صاحبزادے پیدا ہوئے ان میں ایک صاحبزادہ بہت ہی حسین و جمیل تھا۔ چونکہ سرکار غلام جیلانی صاحب کے پاس ہوائی مخلوق بھی تعلیم اور فیض حاصل کرنے کے لیے آتی تھی۔ ہوائی مخلوق میں پریاں بھی آپ کے آستانہ فیض سے سیراب ہوتی تھیں۔

انہوں نے التجا کی کہ یہ بچہ ہمیں دے دیں۔ چونکہ بچہ بہت خوبصورت تھا اور پریوں کے متعلق بھی جو عام فہم بات ہے وہ یہ کہ پریاں بھی بہت خوبصورت ہوتی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ یہ پریاں بچہ کو لے گئیں۔

باقی جو بچہ پیدا ہوتا۔ وہ جب سرکار غلام جیلانی صاحب رحمہ اللہ کو دیکھا جاتا

تو چندہ ماہ کے بعد وہ بچہ انتقال فرما جاتا۔ جب ایسا ماجرا ہوا تو سرکار غلام جیلانی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اب کی بار جو بچہ پیدا ہو ہمیں نہ دکھایا جاوے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ چاند سا بیٹا پیدا ہوا۔ سرکار کو بتا دیا گیا۔ لیکن دکھایا نہ۔ تقریباً ایک سال کا ہو گیا ایک خادمہ بچے کو کھیلاتے کھیلاتے سرکار غلام جیلانی صاحب کے سامنے آ گئی۔ خادمہ سرکار کے فرمان کو بھول گئی۔

بچے کو سرکار نے دیکھ لیا۔ چند دنوں بعد وہ بھی اللہ کو پیارا ہو گیا۔ بیگم صاحبہ نے حضرت صاحب سے جھگڑا کیا۔ اور ناراض ہو کر بیٹھ گئیں۔ سرکار غلام جیلانی صاحب نے آپ کی ناراضگی کو محسوس کرتے ہوئے کہ یہ مامتا ہے۔ اور ماں کی مامتا میں اللہ تعالیٰ نے بہت محبت اور شفقت دی ہے۔ ان کی دل آزاری کو دور کرنے کے لیے فرمایا کہ دنیا میں اگر ہمارا بیٹا ہے تو یہ خلیفہ عبدالغنی ہے۔ دوسرے خلیفہ و مریدین بھی تو بیٹوں کی طرح ہی ہیں۔ تری گود سے جو بیٹے پیدا ہوئے ہیں وہ تیرے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ جنت میں ہوں گے۔ چند دنوں بعد عالم رویا میں دیکھتی ہیں کہ جنت میں بیٹھی ہوئی ہیں بہت ہی خوبصورت محل اور جگہ ہے اور سارے صاحبزادے ان کے پاس ارد گرد بیٹھے کھیل رہے ہیں۔ جب اس بات کا مشاہدہ کر لیا۔ تو مطمئن ہو گئیں۔

قبلہ سرکار سلطان پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ کے وصال کے بعد کئی مرتبہ مولوی عطا محمد صاحب علیگڑھ گئے۔ مگر ان کی ملاقات قبلہ سرکار غلام جیلانی صاحب کے بھانجے اور بھانجی سے ہوئی۔ صاحبزادہ سید قاسم حسین صاحب سے دوبارہ ملاقات نہ ہو سکی۔ جیسے کہ ناچیز نے پہلے عرض کیا ہے کہ صاحبزادہ سید قاسم حسین رحمہ اللہ کی مجذوبی حالت تھی۔ سرکار غلام جیلانی صاحب کے بھانجے محترم موتی لال صاحب اور محترم ہیر لال صاحب اور بھانجی محترمہ رام دلاری بٹو صاحبہ تھیں۔ ان سے ملاقات رہی۔ اور یہ تینوں ہستیاں چشم بصیرت رکھتیں تھیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے کرم کی جھلک ان

میں نظر آتی تھی۔ ایک مرتبہ جب قبلہ مولوی عطا محمد صاحب علیگزہ گئے تو ان کے ہمراہ محترم زین العابدین صاحب بھی ساتھ تھے۔ اس وقت محترم موتی لال صاحب حیات تھے۔ ان سے ملاقات ہوئی۔ محترم موتی لال صاحب بہت ہی پیارے انداز اور محبت بھرے جذبات سے ملے۔ ملاقات کے بعد محترم موتی لال صاحب نے اپنی بیٹی سے فرمایا کہ بیٹی کھانا لاؤ۔ کھانا پیش کیا گیا۔ تقریباً کھانے کی سات مختلف اقسام تیار کی گئیں تھیں۔ جب قبلہ سرکار مولوی عطا محمد رحمہ اللہ ایک لقمہ لے لیتے۔ تو ان کے آگے سے سالن کی پلیٹ اٹھالی جاتی اور دوسری سالن کی پلیٹ آگے رکھ دی جاتی۔ جب سرکار رائیونڈ مولوی عطا محمد صاحب رحمہ اللہ اس میں سے لقمہ لے لیتے تو موتی لال صاحب وہ پلیٹ بھی اٹھا لیتے اور دوسری سالن کی پلیٹ آگے کر دیتے اس طرح دو تین مرتبہ ہوا۔ محترم موتی لال صاحب کے پاس ان کی بیٹی بھی بیٹھی ہوئی تھیں۔ اور دیکھ رہی تھیں کہ ان کے والد صاحب سالن کی پلیٹ اٹھا کر ان کے آگے رکھ رہے ہیں۔ تو محترم موتی لال صاحب نے فرمایا کہ بیٹی! اسے جلدی کھاؤ۔ وہ سالن کی پلیٹ جو سرکار رائیونڈ رحمہ اللہ کے آگے سے ایک لقمہ لینے کے بعد بیٹی کے آگے رکھ رہے تھے۔ اس کو کھانے کے لیے کہہ رہے ہیں کہ بیٹی اسے جلدی کھاؤ۔ کہ اس ہستی نے نہ تو دوبارہ آنا ہے اور نہ ہی ہمارے نصیب میں یہ متبرک کھانا دوبارہ ملے گا۔ اور کچھ واقعات مولوی عطا محمد صاحب نے عالم رویا میں مشاہدہ کئے تھے۔ تو زین العابدین صاحب سے پوچھتے ہیں کہ آج کوئی خواب تو نہیں دیکھی۔ زین العابدین صاحب نے عرض کی کہ خواب تو دیکھی ہے اور خواب بیان کی۔ تو قبلہ مولوی عطا محمد رحمہ اللہ نے خواب کا واقعہ سننے کے بعد فرمایا کہ یہ خواب نہیں ہے۔ کیونکہ جن معاملات کو آپ نے عالم رویاء میں دیکھا تھا یہ خواب اس سے مشابہت نہ رکھتی تھی۔ فرماتے ہیں کہ معاملہ کچھ اور ہے۔

کھانا کھانے کے بعد محفل خانہ میں ہی تھے۔ اور گفتگو جاری تھی۔ اور حضرات بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔ جو قبلہ مولوی عطا محمد رحمہ اللہ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ موتی لال صاحب گفتگو صرف قبلہ مولوی عطا محمد صاحب سے کر رہے تھے۔ اور کوئی دوسرا شخص سوال نہیں کر رہا لیکن گفتگو کے دوران جب موتی لال صاحب کی نگاہ یا توجہ دوسرے شخص پر پڑتی ہے۔ تو اس شخص کے دل میں جو بات یا سوال ہوتا ہے اس کا جواب بھی دے دیتے ہیں۔ اسی طرح جتنے حضرات بھی قبلہ مولوی عطا محمد صاحب کے ارد گرد تشریف فرما تھے سب کے دل میں جو جو بات تھی بغیر سوال کئے گفتگو کے دوران جس شخص پر نگاہ گئی اس کے سوال کا جواب دے دیا۔ اسی طرح جب ارد گرد کے تمام صاحبان کے سوالات کا جواب دے دیا۔ تو سرکار قبلہ مولوی عطا محمد صاحب سے پوچھتے ہیں۔ کہ یہ صاحب کون ہیں جو آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں۔ قبلہ مولوی عطا محمد صاحب نے فرمایا کہ یہ زین العابدین میرے مرید ہیں۔ موتی لال صاحب نے ذرا گردن اونچی کر کے زین العابدین صاحب کو دیکھا اور ان کے دل میں جو بات تھی۔ اس کا جواب بھی دے دیا۔ اس کے بعد موتی لال صاحب اور سرکار قبلہ مولوی عطا محمد رحمہ اللہ کھڑے ہو گئے۔ اور ایک دوسرے کا ہاتھ تھام کر اس طرح کہ انگلیوں میں انگلیاں ڈالے کافی دیر تک کھڑے رہے۔ کوئی بات نہیں ہو رہی۔ محترم زین العابدین صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ دونوں ہستیاں انگلیوں میں انگلیاں ڈالے کھڑے ہیں خاموش ہیں اور ایک دوسرے کو دیکھ کر روتے جاتے ہیں۔ دونوں نے ایک دوسرے کو کیا دیا اور کیا لیا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ جب موتی لال صاحب چلے گئے۔ تو قبلہ مولوی عطا محمد صاحب فرمانے لگے کہ زین العابدین یہ معاملہ جو میرے اور موتی لال صاحب کے درمیان جو تم نے دیکھا۔ اصل معاملہ یہ تھا۔ اور اسی سلسلہ میں خواب دیکھی تھی۔ جس کے متعلق میں نے تم سے پوچھا تھا۔ اور حقیقتاً

کچھ امانت تھی۔ جو سرکار قبلہ پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ نے مولوی عطا محمد رحمہ اللہ کو عطا فرمائی تھی۔ وہ اپنے بھانجے کے ذریعے دی۔ یا یوں سمجھ لیں کہ اولاد کے جامہ میں آ کر قبلہ مولوی عطا محمد رحمہ اللہ صاحب کو وہ امانت یا نعمت عطا کی گئی۔ محترم زین العابدین صاحب نے عرض کی کہ سرکار موتی لال تو واقعی موتی لال ہے۔ میں نے دیکھا کہ بغیر سوال کئے سب کے دل میں جو بات تھی ان کا جواب دیا۔ اور جو بات میرے دل میں تھی مجھے بھی اس کا جواب دیا۔ موتی لال تو واقعی موتی لال ہے قبلہ مولوی عطا محمد صاحب نے فرمایا۔ کہ زین العابدین موتی لال کی کیفیت کو تو تو نے دیکھ لیا۔ اگر ہیرالال کو دیکھتا تو وہ اس سے بھی زیادہ بڑھ کر درویشی صفت میں تھا۔ ہیرالال صاحب کی موتی لال صاحب سے بھی زیادہ عجیب قسم کی کیفیت تھی۔

وضاحت: یہ واقعہ راقم الحروف نے محترم خلیفہ زین العابدین صاحب اور محترم خلیفہ تاج الدین صاحب اور محترم خلیفہ محمد علی صاحب کی زبانی خود سنا۔ واقعہ سننے کے بعد ناچیز کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ جو کیفیت محترم موتی لال صاحب کی بیان کی گئی یہ ان میں کیسے پیدا ہوئی۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل سوال جو ناچیز نے کئے اور ان کے جوابات جو قبلہ محترم خلیفہ تاج الدین قدس سرہ نے دیئے۔ مندرجہ ذیل ہیں۔

سوال: کیا موتی لال صاحب مسلمان تھے؟

جواب: مسلمان نہیں تھے۔

سوال: تو پھر موتی لال صاحب میں یہ کیفیت کیسے پیدا ہوئی اور پھر ایک ولی اللہ اور برگزیدہ ہستی محترم قبلہ مولوی عطا محمد صاحب انگلیوں میں انگلیاں ڈالے ایک دوسرے کے ساتھ خاموش کھڑے رہے اور روتے رہے۔ اور بقول ان کے عالم رویاء میں کچھ واقعات جو دیکھے گئے اور آپ کو نعمت دی گئی تھی اس کی تکمیل محترم موتی لال صاحب کے ذریعے ہوئی؟

جواب: دراصل قبلہ محترم مولوی عطا محمد رحمہ اللہ اپنے شیخ و پیر و مرشد کی نسبت کی وجہ کھڑے رہے۔ وہ اپنے شیخ کو دیکھ رہے تھے کہ شیخ پیر و مرشد اس جامہ میں آ کر نعمت عطا کر رہے ہیں۔ اور یہ بظاہر موتی لال صاحب مسلمان نہیں تھے لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اپنے مسلمان ہونے کا اظہار نہ کیا ہو۔

جب یہ سوالات اور جوابات ہوئے تو ناچیز راقم الحروف کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ موتی لال صاحب حقیقتاً میں مسلمان ہی تھے اور اپنے مسلمان ہونے کا اعلان نہ کیا ہوگا۔ کیونکہ جب سرکار حضرت پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ نے اپنے صاحبزادہ قاسم حسین صاحب کو ہاتھ سے رکنے کا اشارہ کیا جب وہ پہلی مرتبہ اپنے والد محترم کو اٹھا رہ سال کی عمر میں ملنے کے لیے آئے۔ اشارہ کرنے کے بعد جب تک آپ نے سید قاسم حسین صاحب سے دریافت نہیں کر لیا کہ وہ مسلمان ہیں یا نہیں اور جب آپ کو مکمل تسلی ہو گئی تو اس کے بعد اپنے لخت جگر کو گلے لگایا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرکار غلام جیلانی صاحب قدس سرہ اگر اپنے صاحبزادہ سے اس طرح سلوک کر سکتے ہیں کہ جب تک آپ کو ان کے مسلمان ہونے اور صحیح عقیدہ پر ہونے کا یقین ہوا تو ان کو ملے۔ تو بھانجے کو کیسے نعمت دے سکتے ہیں۔ اگر محترم موتی لال صاحب کے واقعے کو سرکار غلام جیلانی صاحب کے اپنے صاحبزادہ سید قاسم حسین سے ملنے کے واقعے کی روشنی میں دیکھا جائے تو صاف معلوم ہوگا کہ موتی لال صاحب مسلمان ہو چکے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بغداد شریف کا سفر: (محترم خلیفہ برکت علی صاحب کے اقتباسات سے):

آپ اپنے صاحبزادے قاسم حسین رحمۃ اللہ علیہ کو فرخ آباد میں ملنے کے لئے جانا چاہتے تھے۔ لیکن حضرت غوث پاک قدس سرہ العزیز کے سرکاری حکم ۱۳۴۵ ہجری ماہ محرم بمطابق ۱۹۲۶ء میں مجبور کیا تو آپ براستہ کراچی بحری جہاز میں بیٹھ کر بغداد شریف



قبل از چاند رات ربیع الثانی پہنچ گئے اور بوقت تہجد حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ العزیز کے روضہ پر بیرونی حدود میں جا رُوب کشی کے واسطے جایا کرتے تھے۔ ہنوز تین چار یوم ہی گذرے تھے کہ آپ کو وحشت ہوئی اور عرض تو پہلے جاتے ہی کر دی تھی کہ حضور کے طلب کرنے پر حاضر ہوا ہوں۔ اب سجادہ نشین شہزادگان میں کس کی طرف مخاطب ہو کر حال زار کروں۔ وحشت کی وجہ یہ تھی کہ سجادہ نشین شہزادگان آپ کو شیر کی شکل میں نظر آتے تھے عرض کرنے پر آپ کو سید مصطفیٰ کلیدار جو اس وقت سجادہ نشین اور امام مسجد بھی تھے کی طرف بیعت کے لیے اشارہ ملا۔ چنانچہ حضرت قبلہ پیر و مرشد سید مصطفیٰ صاحب نے صبح کو فرمایا کہ: اے بھائی مت گھبراؤ ہم کو غوث اعظم نے آپ کو بیعت کرنے کے لیے فرمایا ہے چنانچہ حضرت کو مزار کے سرہانے اوپر والے حجروں میں جگہ دے دی گئی۔ تین چار یوم بعد جا رُوب کشی بھی سرکار پیر و مرشد نے منع فرمادی۔

بغداد شریف میں بیعت اور خلافت ۱۱۸ اکتوبر ۱۹۲۶ء:

گیارہ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ بوقت عصر داخل سلسلہ قادریہ عالیہ ظاہری طور پر ہوئے۔ اس وقت جب سرکار پیر و مرشد سیدنا مصطفیٰ صاحب رحمت اللہ علیہ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو انہوں نے اسی طرح سامنے بٹھایا جیسے کہ آپ کو چھ برس کی عمر میں اپنے گاؤں کے قریب ٹیلے پر ان بزرگ کے سامنے بیٹھنے کا موقعہ ہوا تھا۔ آپ کو فوراً وہ واقعہ یاد آ گیا کہ یہی بزرگ تھے۔ مگر لباس عربی میں تھے۔ تب آپ کو اپنا سابقہ عہد طفولیت یاد آیا۔ آپ حیران ہو گئے کہ پچیس برس بعد یہ راز افشاں ہوا۔ الحمد للہ پوری تسکین کے بعد ایک ہفتہ تک اور سید صاحب نے ٹھہرایا اور آپ کو حکم ہوا کہ اب آپ آگے کسی جگہ مت جاؤ چنانچہ آپ نے عرض کی اور اجازت پیر صاحب سے چاہی تھی کہ میرا ارادہ کربلا معلیٰ۔ نجف اشرف۔ بیعت اللہ شریف اور مدینہ منورہ کا ہے تو آپ نے فرمایا ہم کو غوث اعظم نے آپ کی نسبت فرمایا ہے کہ تم ہمارے بیٹے ہو۔ جاؤ تم ملک ہند میں مخلوق کی خدمت کے واسطے پس آپ نے اپنے ارادے کو ملتوی کیا۔

خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ اقدس پر قیام ۲۵ اکتوبر ۱۹۲۶ء:

بغداد شریف میں سترہ یوم قیام فرمایا اور قبلہ حضرت پیر سید مصطفیٰ صاحب کلیدار پیش امام و سجادہ نشین سے خلافت سے سرفراز ہوئے۔ بوقت رخصت ارشاد فرمایا کہ بصرہ کی حدود کے اندر کسی کو بیعت نہ کرنا اور ہم آپ کو ایک آدمی بھیجیں گے وہ آپ کو ہندوستان لے جائے گا۔ آپ بصرہ میں جائیں سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں قیام کریں پس آپ نے دست بستہ عرض کیا کہ یا سید قبلہ میں تو بصرہ سے باہر بھی بیعت کرنا نہیں جانتا ہوں۔ میری اس خدمت کو کون مانے گا فقیر نے تو ابھی ابھی نئی دنیا دیکھی ہے۔ نیا اسلام اور میری اس خدمت پر لوگ ہندوستان کے یقین نہ کریں گے پس اعلیٰ حضرت نے دوہرا حصہ خلافت کا تبرکات کا اور تعلیم و تلقین خلافت معہ اوراد و وظائف و تعلیم خاص سلسلہ رزاقیہ و عزیزیہ کی عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ بصرہ میں تا ہماری اجازت و حکم ٹھہرو۔ چنانچہ بصرہ میں مولانا خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر ایک چھوٹا سا حجرہ بنا ہوا ہے وہاں قیام فرمایا۔ قریب ہی ایک مسجد تھی دو ماہ بیس یوم تک تکیہ ہندیاں ڈیرہ فقراء میں قیام کیا اور درویش عبداللہ لمبا قد۔ سیاہ فام جو مہتمم اس تکیہ کا تھا وہ آپ سے محبت کرنے لگا۔ چونکہ سرکار کم سخن و خلوت نشین تھے مثل اور فقراء کے بھیک مانگنے کا قاعدہ نہ جانتے تھے۔ آپ روٹی لینے لنگر خانہ میں نہ جایا کرتے تھے۔ مسمی عبداللہ ۱۹۱۲ء میں علی گڑھ میں حضور کے پاس تشریف لائے تھے۔ ان کی زبانی و نیز حضور پیر و مرشد کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ مجھے چونکہ حضور قبلہ سید مصطفیٰ صاحب نے بوقت رخصت فرمایا تھا کہ ہم خرقہ بعد میں آپ کو بھیج دیں گے اور بصرہ تک کی حدود میں کسی کو بیعت نہ کرنا۔ اس واسطے گننام رہتے تھے اور اسی مسافر خانہ میں بہت سے درویش مقیم تھے۔ ان میں ایک سید صاحب حیدر آباد دکن کے بھی مقیم تھے وہ بھی صاحب نسبت بزرگ تھے۔ ایک حضرت غلام دستگیر صاحب خلیفہ

قادری بھی اجمیر شریف کے مقیم تھے۔ سید صاحب بمعہ اپنی بیوی کے مقیم تھے۔ وہ بھی اکثر کھانے وغیرہ کی امداد اور خدمت کیا کرتے تھے۔ ایک شخص محمد شفیع بھی مقیم تھا اور وہ کچھ غنی تھا۔ اکثر درویش و فقراء اور حضرت پیر و مرشد کو اس نے کچھ روپے قرض دے رکھے تھے اور حضرت پیر و مرشد سے محبت کرتا تھا۔ اور کہا کرتا تھا کہ آپ میرے ہمراہ ہندوستان کو چلنا آپ نے فرمایا جو اللہ کا امر ہو چنانچہ ابھی حضرت صاحب کو ایک مہینہ ہی گذرا ہوگا کہ وہ شخص روانگی ہند تیار ہو گیا۔ سب سے محمد شفیع نے قرض دیئے ہوئے روپے طلب کئے سرکار معظم سے بھی روپے طلب کئے۔ آپ نے فرمایا میرے پاس تو ابھی اللہ نے نہیں بھیجے اس نے کہا کہ چلو راستہ میں ہی تمہیں خدادے گا تو دے دینا۔ آپ نے فرمایا کہ میں ابھی نہیں جاسکتا میں کسی کے انتظار میں ہوں۔ اس نے کہا اگر نہیں چلتے ہو تو روپیہ دے دو۔ آپ نے کہا اللہ دے گا تو میں ضرور دے دوں گا۔ تم نے خود ہی مجھے وقتاً فوقتاً اپنے آپ دیئے ہیں۔ میں نے آپ کو مجبور تو نہیں کیا تھا۔ پس دو ایک دن کے بعد اس نے کہا کہ اگر دینے ہوں تو دو و گرنہ تمہاری کھال سے روپیہ وصول کر لوں گا پس آپ سے سختی کا ارادہ کیا اور ابھی ارادہ ہی کر رہا تھا کہ دوسرے لوگ شہری جو اس وقت موجود تھے اٹھے انہوں نے اس محمد شفیع مذکور کو خوب پیٹا اور کہا کہ اپنے آپ خدمت کرتے ہو پھر سخت تنگ کرتے ہو۔ حضرت صاحب نے وہ روپے ان سید صاحب کو جو حیدرآباد کن سے تعلق رکھتے تھے کو وقتاً فوقتاً قرض لے کر دیئے تھے اور تکیہ والوں کو خوب علم تھا اور وہ سید صاحب روانہ ہونے والے تھے اس واسطے لوگ امداد کو کھڑے ہو گئے تھے۔ ایک اور شخص وہاں پر خلیفہ ہوئے اور سرکار غلام جیلانی صاحب کے سید نہ ہونے کی وجہ سے عداوت رکھتا تھا اور کچھ فقیری حال میں تھا اور کلمہ شریف کا ذکر رات کو کیا کرتا تھا۔ اس نے اپنے آپ ایک وظیفہ باموکل شروع کر دیا اور کسی مزار پر جا کر معتکف نواح بصرہ میں ہوا اور اس نے کچھ بے ادبی کی رات

کو کوئی اس کا دشمن وہاں پہنچا۔ اس کو بیدوں سے سخت مارا۔ اس ہندی تکیہ میں اوّل جاتے ہی تین چار یوم آپ کو خورد و نوش کی تکلیف پہنچی تھی۔ اس وقت ہم سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر گئے تھے یعنی سید صاحب اس کی بیوی اور حضرت تینوں گئے تھے وہاں پر ایک بزرگ نے آپ کی تعریف کی اور پشت پر مارا اور حضرت کو بشارت دی اور کہا مرحبا۔ سید صاحب زادے تم شیر ہو۔ پس واپسی پر تکیہ کا بہتر انتظام ہو گیا تھا لنگر خانہ کے لوگ عبداللہ وغیرہ خود آپ کی روٹی لنگر لے کر آتے اور اسی اثناء میں یکے بعد دیگرے محمد شفیع (جس نے روپے قرض دیئے تھے) والا معاملہ ختم ہو گیا اور دوسرے حریف منافق جس نے بغیر اجازت و وظیفہ باموکل شروع کر رکھا تھا کا معاملہ رفع دفع ہو گیا تو لوگ عزت کرنے لگے۔ تمام قصے میں غالباً سوا مہینہ ہی گذرا ہوگا یا کم و بیش اتنے میں میاں عبدالغنی صاحب موضع ککراالی ضلع گجرات سے بصرہ تشریف لائے اور قبلہ و کعبہ پیرومرشدی سے ملاقات ہوئی۔ بصرہ میں ڈھائی ماہ قیام کے بعد دونوں حضرات گرامی کراچی تشریف لائے اور حافظ غلام رسول صاحب امام مسجد قصاباں کے ہاں قیام فرمایا اور بعد میں لاہور تشریف لے گئے۔

لاہور میں سرکار معظم غلام جیلانی سروری سرمدی قادری جیلانی

قدس سرہ العزیز کا پہلا سفر جب ۱۳۲۵ھ بمطابق جنوری ۱۹۲۷ء:

لاہور تشریف لانے سے قبل سرکار معظم نے خلیفہ عبدالغنی صاحب گجراتی کو لاہور مخدوم سخیاں سرکار داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی حاضری میں رہنے کے لئے بھیج رکھا تھا۔ حضرت صاحب قبلہ کراچی سے لاہور آنے پر تنہا اکیلے دربار پہنچے۔ میاں عبدالغنی صاحب آپ کی خدمت میں کمر بستہ حاضر ہو گئے سرکار معظم عبدالغنی صاحب اور ان کے گہرے دوست میاں حاجی بابا حلوانی بازار سریاں والا۔ لاہور کے ذریعے حضرت مولانا پیر عبدالغفار شاہ صاحب تکیہ سادھواں سے نیاز حاصل کرنے گئے۔

صرف ایک رات قیام کر کے علی گڑھ روانہ ہو گئے۔ ابھی تک آپ نے لاہور میں کسی دوسرے سے ملاقات نہیں کی۔ علی گڑھ میں پہنچ کر اپنی زوجہ محترمہ کی خبر گیری سے راضی ہو کر ایک ہفتہ میں واپس لاہور تشریف لے آئے۔

دوسرا سفر لاہور ۱۵ رجب ۱۳۴۵ھ بمطابق ۱۹ جنوری ۱۹۲۷ء:

آپ کی تشریف آوری سے قبل میاں عبدالغنی صاحب کو علم تھا آپ نے بڑے پرتپاک طریقہ سے خیر مقدم کیا اور سرکار معظم کے ہمراہ تکیہ سادھواں میں ایک رات قیام کیا۔ بعد ازاں دربار حضرت سید علی ہجویری سرکار داتا گنج بخش قدس سرہ العزیز تشریف لے آئے اور ایک کوٹھڑی میں سرکار معظم نے قیام فرمایا۔ اس کوٹھڑی کی مشرقی دیوار مسجد کی ہے اور حضور داتا صاحب کے عین جنوب میں واقع ہے۔ پس آپ نے جامع مسجد ثریا شمش ہجویری مقابل دربار حضور داتا صاحب میں پہلے دن سے ہی قیام کر کے اپنا جائے رہائش دن بھر کو حجرہ مذکورہ جو کہ بااجازت شیخ محمد حیات صاحب سجادہ نشین دربار موصوف اختیار کی اسی مسجد میں قبلہ و کعبہ مولوی عطا محمد صاحب ۱۹۱۳ء میں بیعت ہوئے تھے اور خلافت کی سند حاصل کی اور ہر نوچندی جمعرات کو باقاعدہ نماز فجر کے بعد ختم الاما میں تشریف ادا فرماتے اور یہ سلسلہ ابھی تک محترم قبلہ سرکار عطا محمد صاحب قدس سرہ کے سجادہ نشین و مریدین جاری رکھے ہوئے ہیں۔ دن بھر میں دربار سے دو چار دفعہ مسجد میں جانے کی وجہ سے رفتہ رفتہ مسجد کی طرف توجہ زیادہ ہوتی گئی۔ اسی اثناء میں ۲۷ رجب ۱۳۴۵ھ بمطابق ۳۱ جنوری ۱۹۲۷ء آپ نے سلسلہ ختم الاما میں تشریف کی ابتداء شروع کی جو کہ آپ کو پیر عبدالغفار شاہ صاحب کی دوسری ملاقات سے حاصل ہوا تھا۔ چنانچہ پیر صاحب موصوف نے ایک کاپی ختم الاما میں حسنین کبر اعلیٰ السلام و سیدنا غوث پاک و داتا صاحب اور دیگر بزرگان خصوصاً بزرگان دین ساکنان کشمیر کے عطا فرمائے۔ لاہور میں قیام کے دوران جن حضرات نے بیعت کی

ان کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

- ۱- محترم عبدالغنی صاحب
- ۲- محترم مولوی عطا محمد صاحب
- ۳- میاں محمد دین صاحب
- ۴- انور شاہ صاحب
- ۵- بھلے شاہ صاحب جو ایک بزرگ سید کے بھانجے تھے۔
- ۶- حکیم کرم الہی صاحب یہ خلیفہ برکت صاحب کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔
- ۷- میاں اللہ بخش
- ۸- احمد حسن شیخ
- ۹- محمد رفیع صاحب بمعہ بھائی اور ہمیشہ صاحبہ
- ۱۰- سراج دین صاحب
- ۱۱- بابونذیر دین صاحب
- ۱۲- جھانگے شاہ صاحب
- ۱۳- سائیں نور محمد صاحب
- ۱۴- بلھے شاہ صاحب
- ۱۵- نور شاہ صاحب
- ۱۶- صادق علی صاحب
- ۱۷- محترم برکت علی صاحب
- ۱۸- مولوی نبی بخش، راجہ جنگ ضلع قصور
- ۱۹- حاجی مولا بخش۔ کراچی
- ۲۰- شیخ بدر الدین صاحب وہاڑی

- ۱- مولوی مظفر دین صاحب - ملتان  
 ۲- منشی عبدالحق پٹواری خلیفہ عبدالغنی کے بھائی  
 ۳- منشی عبدالحکیم برادر خلیفہ عبدالغنی صاحب  
 ۴- منشی فضل الہی صاحب چچازاد بھائی خلیفہ عبدالغنی صاحب  
 ۵- فیروز بخت صاحب

### خلیفہ برکت علی صاحب کا بیعت ہونا:

خلیفہ محترم برکت علی صاحب کی زبانی

میری بیعت یکم ربیع الثانی رات کو بارہ بجے ہوئی۔ حضرت صاحب قبلہ ربیع الاول کے مہینے میں مسجد عقب دربار داتا صاحب میں بہر اہی عبدالغنی صاحب برائے غسل تشریف لائے تو بندہ کی ملاقات ہوئی۔ چند روز آتے جاتے رہے۔ پھر بندہ اور حکیم کرم علی صاحب ہم دونوں نے بیعت کے لئے درخواست کی۔ خادم کو آپ نے ایک وظیفہ تعلیم فرمایا کہ تمہارا اطمینان ہو جاوے تو پھر بیعت اختیار کرنا۔ وظیفہ کے تیسرے دن میری تسلی عالم ارواح میں ہو گئی تھی۔ بعد ازاں بیعت ہو گئی تو ہم دونوں نے خدمت شیخ کی تمنا ظاہر کی اور جناب حکیم صاحب اور بندہ یعنی برکت علی حضور کی خدمت میں مصروف ہو گئے۔ قریباً چھبیس روز یا ایک ماہ لاہور قیام کیا اور محترم عبدالغنی صاحب کو لاہور میں چھوڑ گئے کہ ابھی آپ کی حاضری دربار شریف باقی ہے۔ جب حضور کالاہور میں قیام تھا تو آپ کی دوسری بیوی قادری بیگم کی علالت کا خط آ گیا اس وقت عبدالسلام صاحب علی گڑھ کے مریدوں میں سے تھے تشریف لائے اور ان کو علی گڑھ واپس رخصت کیا۔ مائی صاحبہ کا انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ انتقال زوجہ محترمہ کے تین روز بعد آپ کو بھی اجازت ہو گئی تقریباً چھبیس (۲۶) یوم یا ایک ماہ لاہور قیام فرما کر قبلہ و کعبہ سرکار معظم علی گڑھ تشریف لے گئے۔ دوران سفر برکت علی بھی ساتھ تھا۔

## حالات علی گڑھ:

لاہور میں بھی جناب کے دو ماہ قیام میں قریباً بیس پچیس مرید ہو چکے تھے۔ جب قبلہ سرکار علی گڑھ پہنچے تو میاں عبدالحمید حلوانی، شیخ یعقوب علی، حاجی کلن عبدالکریم، عبدالصمد و عبدالحمید برادو عبدالصمد، سید حامد علی، عبداللطیف مسماں ننھی۔ خیرا والدہ عبدالکریم و عبدالحمید، فیہمن زوجہ عبدالکریم و عبدالعلی پسر خلیفہ احمد علی بیعت ہوئے۔

آپ کی زوجہ محترمہ قادری بیگم صاحبہ کے انتقال کے بعد گھر کا سب انتظام محترم برکت علی صاحب کے سپرد ہو گیا تھا اور اس وقت سے فاتحہ یازدہم (گیارہویں شریف) متواتر ہوا کرتی تھی۔ اب سترہویں کی فاتحہ بھی شروع کر دی گئی اور محمد شہباز خان کے مکان حویلی متصل پل کلاں دہلی دروازہ علی گڑھ میں چار سال قیام رہا۔ ۱۳۳۵ھ میں آپ نے رہائش تبدیل کی اور پھر مکان واقعہ مسجد بوعلی جو کہ حضرت شاہ جمال صاحب کے صاحبزادے جناب شیخ حامد علی صاحب کی ملکیت میں تھا کرایہ پر رہائش اختیار کی۔ اس روز قریباً ۱۹۱۶ء تھی۔ اسی دوران محترم عبدالغنی صاحب علی گڑھ آگئے تھے تو قبلہ سرکار معظم نے ان کو محفل خانہ دہلی دروازہ علی گڑھ میں روزانہ ختم شریف پڑھنے پر معمور کیا۔

چنانچہ ادھر حضور لاہور سے واپس علی گڑھ چلے گئے اور شیخ حامد علی والے مکان میں ہی قیام کیا۔ مرزا معشوق علی بیگ وکیل علی گڑھ کے صاحبزادے مرزا احمد جان عرف آغا میاں صاحب تشریف لائے اور بیعت ہوئے اور ان کے والدین اور ہمیشہ آنے جانے لگے اور ان کے رشتہ داران مرزا قاسم علی بیگ و محمد جان و مرزا تاج محمد بیگ ساکنان اندولی سید ترکی حسن صاحب آنے جانے لگے اور علی گڑھ میں عبداللہ خاں حلوانی۔ بدر دین حلوانی۔ محمد خان برف والے۔ فصاحت حسین منشی عبدالحمید جوتے والے بیعت ہوئے اور اب حضرت صاحب قبلہ کے معتقدین قدیم میں سے



چوہدری فیاض محمد خان صاحب میاں برکت اللہ باوڑی منڈی علی گڑھ، حافظ غلام حسین صاحب رنگریز جو بعد میں بیعت ہو کر ۱۹۱۳ء میں خلافت لے چکے تھے یہ سب آتے جاتے تھے بلکہ ۱۳۳۰ سے ۱۳۵۲ھ تک وقتاً فوقتاً حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے تھے۔

### چوتھی شادی بحکم غوث پاک ۱۳۳۵ھ:

جب سرکار غلام جیلانی صاحب کی زوجہ محترمہ سیدہ ولایت بیگم صاحبہ اور محترمہ قادری بیگم صاحبہ کا انتقال ہو گیا تو سرکار غوث پاک نے گھریلو امور کے انتظامات جو محترمہ قادری بیگم صاحبہ نے سنبھالے ہوئے تھے۔ اس خلا کو پورا کرنے کے لیے سرکار غلام جیلانی صاحب کو فرمایا کہ آپ شادی کیوں نہیں کرتے۔ سرکار غلام جیلانی صاحب نے عرض کی کہ سرکار مجھ درویش کو کون رشتہ دے گا۔ سرکار غوث پاک نے فرمایا کہ یہ کام ہمارا ہے۔ جہاں اللہ چاہے گا انتظام ہو جائے گا۔

دوسری طرف علیگڑھ کے ایک وکیل مرزا معشوق علی صاحب کی زوجہ محترمہ کو سرکار غوث پاک نے زیارت دی اور بیٹی کے سر پر ہاتھ مبارک رکھ کر فرمایا کہ آپ کی بیٹی ہماری ہو چکی ہے۔ یہ بیٹی ہمیں دے دیں۔

دو تین مرتبہ جب سرکار غوث پاک نے زیارت دی اور فرماتے رہے کہ یہ بیٹی ہمیں دے دیں۔ اس کی شادی ہم اپنے بیٹے سے کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان محترمہ نے اپنے خاوند مرزا معشوق علی صاحب سے اس بات کا تذکرہ کیا کہ بزرگ ملتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ آپ کی بیٹی ہماری ہو چکی ہے۔ یہ بیٹی ہمیں دے دیں۔ مرزا معشوق علی صاحب نے اپنی بیوی کو جواب دیا کہ بزرگ ملتے ہیں تو کیا عورتوں کو ہی ملتے ہیں۔ کبھی مردوں کو ملیں اور بات کریں تو پتہ چلے۔ ایک روز مرزا صاحب عدالت جانے کے لیے گھر سے نکلے۔ ابھی گھر کی دہلیز پر ہی تھے کہ ان کو ایک درویش (سرکار غوث

پاک) نظر آئے۔ اور مرزا صاحب سے فرمانے لگے کہ مرزا صاحب آج ہم آپ کے پاس آئے ہیں پھر نہ کہنا کہ بزرگ عورتوں کو ہی ملتے ہیں۔ آپ کی بیٹی ہماری ہو چکی ہے۔ یہ بیٹی ہمیں دے دیں۔ اتنا فرمایا اور نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ مرزا صاحب شش و پنج میں پڑ گئے۔ کہ یہ بزرگ ہستی کون تھی۔ کیا کوئی فرشتہ تھا یا جن تھا۔ سارا دن کچہری اپنے دفتر قلم منہ میں دبائے سوچ میں پڑے رہے۔ اور پھر بھی بیٹی کی شادی کرنے پر بحکم غوث پاک مائل نہ ہوئے۔ اور خواب خیال تصور کرتے رہے۔ اس کے بعد مرزا صاحب کی صاحبزادی بیمار ہونا شروع ہو گئیں۔ اور بیماری کی وجہ سے لاغر ہو گئیں۔ انہیں معاملات کے دوران مرزا صاحب سرکار غلام جیلانی صاحب کے پاس آنے جانے لگے۔ اور باقاعدہ ان کے صاحبزادہ مرزا احمد جان عرف آغا میاں اور ان کی ہمشیرہ اور خود مرزا معشوق علی صاحب بمعہ اپنی زوجہ محترمہ اور ان کے رشتہ دار ان نے بیعت کی اور باقاعدہ سرکار غلام جیلانی صاحب کی مجلس میں حاضری دینے لگے اور ختم شریف میں بھی شامل ہونے لگے۔

بیٹی کی بیماری اور لاغر ہونے کی وجہ سے احساس کرنے لگے کہ سرکار غوث پاک کی بات نہ مان کر بہت غلطی کی جس کی وجہ سے بیٹی بیمار اور لاغر ہو گئی ہے۔ اس کی زندگی اچھی نہ گزرے گی۔ اگر بیٹی کے لئے اللہ تعالیٰ کو یہی منظور ہے۔ تو الحمد للہ! ٹھیک ہے شادی کرنے پر رضامند ہو گئے اور اب سوچ میں ہیں کہ کیسے کہا جائے چونکہ مرزا صاحب سرکار غلام جیلانی صاحب کی مجلس اور ختم شریف میں بیٹھتے تھے۔ ایک روز ختم شریف کے اختتام پر سرکار غلام جیلانی صاحب کے کسی عزیز یا دوست نے پوچھا۔ سنا ہے کہ سرکار آپ کی شادی ہو رہی ہے۔ سرکار غلام جیلانی صاحب فرمانے لگے کہ فقیر کو کون رشتہ دے گا۔

جب مرزا صاحب نے سرکار غلام جیلانی صاحب کی زبان مبارک سے یہ کلمات

سنے تو اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور ہاتھ جوڑ کر عرض کرنے لگے کہ سرکار غلام حاضر ہے۔ آپ ہماری بیٹی کا رشتہ قبول فرماویں۔ یہ وہی بیٹی ہے جس کے متعلق سرکار غوث پاک نے شادی کے لیے فرمایا ہے۔ سرکار غلام جیلانی صاحب بہ امر شیخ شادی کے لیے رضا مند ہو گئے اور شادی کی باقاعدہ تاریخ مقرر ہو گئی۔ سرکار غلام جیلانی صاحب کے عقیدت مند سیٹھوں میں سے ایک سیٹھ صاحب کراچی سے آپ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کی شادی کے لیے نہایت عمدہ کنوایا کی اچکن تیار کروائی۔ بہت ہی نفیس اور عمدہ لباس تیار کر وایا۔ سرکار غلام جیلانی صاحب دولہا بنے اور مریدین اور درویش آپ کے باراتی تھے۔ آپ کی بارات کو وکیل مرزا صاحب نے بڑے اچھے طریقے سے سنبھالا اور خوب خاطر تواضع کی۔ اور دلہن کی رخصتی پر سامان بھی وافر دیا۔ جو اس وقت کے لحاظ سے بارات کا سامان بیل گاڑی پر لے جایا جاتا تھا۔ تین بیل گاڑیوں پر سامان پورا ہوا۔ اور دلہن اور سامان آپ کے دولت خانہ پر پہنچ گیا۔ اور ایک خادمہ بھی ساتھ آئی تھی۔ سرکار غلام جیلانی صاحب چونکہ درویشی صفت کے مالک تھے۔ آپ تین دن تک دلہن کے پاس جب نہ گئے تو آپ کی زوجہ محترمہ جو اچھی پڑھی لکھی تھیں نے خادمہ کو آپ کے پاس بھیجا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ نے زیارت ہی نہیں کروائی۔ کیا ہم سے کوئی غلطی ہو گئی ہے جس پر سرکار غلام جیلانی صاحب نے جواب دیا کہ بیگم صاحبہ کو جا کر کہہ دو کہ جب تک سامان دنیا جو ساتھ لائی ہو اس کو نہیں نکالو گی فقیر اندر نہیں آئے گا۔ خادمہ نے اندر جا کر بیگم صاحبہ کو آپ کا پیغام سنایا۔ تو بیگم صاحبہ عرض کرنے لگیں کہ سرکار سے کہیں کہ اندر تشریف لائیں اور اپنے ہی دست مبارک سے تقسیم کر دیں۔ جس پر سرکار غلام جیلانی صاحب نے اپنی زوجہ محترمہ سے فرمایا کہ اگر آپ زیور یا اور کوئی چیز اپنے پاس رکھنا چاہتی ہو تو اس کو اپنی والدہ صاحبہ کے پاس رکھوا سکتی ہو۔ جس پر انہوں نے زیور کا کچھ حصہ اپنے والدین کے پاس رکھ کر باقی سارا جہیز کا سامان اللہ کی راہ میں غریبوں اور مسکینوں میں بانٹ دیا۔

## تیسرا سفر لاہور:

علی گڑھ میں چھ ماہ قیام کے بعد پھر لاہور کو تیسرے سفر کے واسطے تشریف لے گئے۔ علی گڑھ سے محترم عبدالغنی صاحب بھی ساتھ آئے تھے۔ لاہور پہنچ کر نو ماہ قیام کیا اور مسجد مقابل دربار حضرت داتا صاحب میں قیام کیا اور اس دفعہ سابقہ مریدین میں سے صرف جھانگے شاہ، بلھے شاہ، محمد الدین ککے زئی و سائیں نور محمد نے بھی نظریہ زبانی مرید ہو کر شجرہ شریف حاصل کیا اور خدمت میں کثرت سے آنے جانے لگے۔ شیخ محمد رفیع صاحب کے والد سر شیخ عبدالقادر صاحب نے بھی حضور کی حاضری دی ان کے لڑکے شیخ محمد رفیع صاحب تو بیعت ہو چکے تھے۔ اب ان کی ہمشیرہ اور بھائی بھی مرید ہو گئے اور شیخ محمد رفیع اپنی ملازمت پر ملتان چلے گئے۔ اسی اثناء میں لاہور میں بعد مغرب ختم شریف صاحبزادگان اور حلقہ شریف بھی شروع ہو گیا تھا۔ اب واحد عبدالغنی صاحب حضور کے مستقل خادموں میں موجود رہتے تھے۔ میاں محمد صادق لوہار ساکن گڑھی شاہو حضور کے پاس آنے جانے لگے اور سلسلہ ترتیل قرآن پاک اور درود شریف کا دفتر جمع ہونا شروع ہو گیا تھا اور دربار شریف میں حضور کی ہمراہی میں جناب عبدالغنی صاحب اور برکت علی صاحب، محمد دین ککے زئی کبھی کبھی اللہ بخش و احمد حسن اور جو کوئی آجاتا تھا دالان سابقہ عقب گنبد داتا صاحب میں ختم شریف ہوا کرتا تھا اور سلسلہ ڈاک کا باقاعدہ انتظام کر لیا گیا تھا۔

جب سفر تیسرا حضور کالاہور کا ہوا تھا تو اس وقت میں شیخ محمد رفیع مرید ہو چکے تھے۔ ان کا مکان محلہ ستھاں بھائی دروازہ لاہور میں واقع ہے۔ اس وقت علی گڑھ سے ایک خط آیا کہ بغداد شریف سے کوئی صاحب حضور کی ملاقات کے واسطے آئے ہیں اور ان کا نام حضرت سید حسن ابن سید جابر بصرہ عراق کے ہیں۔

جب دوسرا سفر حضرت صاحب کے ہمراہ برکت علی طے کر کے واپس علی گڑھ محلہ ٹن ٹن پاڑہ بر مکان خان صاحب شہباز خاں میں واپس گیا تو چند یوم بعد واپس تیسرے سفر لاہور آئے اور علی گڑھ میں صرف چھ ماہ تمام کرنے کا موقعہ ہوا تو اس کے حالات میں کہ مکان سدھپورہ ضلع ایٹہ سے چچا حقیقی بابو جگن ناتھ پرشاد برانچ پوسٹ ماسٹر کے خطوط آتے جاتے تھے اور علی گڑھ میں آپ کی والدہ بحالت ضعیف العمری اداس ہو جاتی تھیں تو آپ لاہور سے جلدی آگئے تھے۔ خط آمدہ از علی گڑھ منجانب خلیفہ احمد علی صابر پوریہ صاحب کی تشریف آوری معلوم ہوئی تو اس کے ساتھ ہی دوسرے صاحبزادہ سید حسن صاحب مسجد مقابل واہ شریف تشریف لائے اس سے پیشتر مسمی میر عبداللہ محافظ تکیہ حضرت خواجہ حسن بصری صاحب علی گڑھ میں تشریف لا کر ملاقات کر چکے تھے۔

سید صاحب کی زبانی برکت علی صاحب نے سنا کہ مجھے حضرت سید پیر مصطفیٰ صاحب میرے چچا نے یہ خرقہ عطا فرمایا کہ تم ہندوستان میں جا کر ہمارے خلیفہ غلام جیلانی صاحب کو پہنچا دو۔ بس میں عراق سے کراچی اور اجمیر۔ دہلی۔ علی گڑھ اور پھر داعی ہوتا ہوا اب لاہور پہنچا ہوں اور ان کی زبانی عالم رویا میں تاکیداً اور اراً آنا ثابت ہوتا تھا جو کہ برکت علی نے حضور سے تذکرہ کرتے ہوئے خود بیٹھ کر سنا شیخ محمد رفیع صاحب کے مکان پر محلہ ستھان میں سید صاحب کو قیام کرایا۔ آپ کا چھوٹا بھائی سید کریم صاحب آپ کے ہمراہ تھے۔ سید صاحب کی خدمت کافی ہوئی اور وہ خوشی سے رخصت کراچی ہو گئے اور دونوں بھائیوں کی رخصت احترام سے کی گئی۔ کیونکہ حضرت قبلہ پیر و مرشد مدظلہ کی خرقہ پوشی ہو چکی تھی بلکہ خرقہ پوشی کا مختصر حال مندرجہ ذیل ہے۔

## خرقہ پوشی:

سید حسن بن جابر صاحب عراق سے روانہ ہو کر کراچی پہنچے تو علی گڑھ کا پتہ معلوم کر کے اجمیر شریف پہنچے پھر وہاں سے علی گڑھ پہنچے اور علی گڑھ پہنچ کر معلوم ہوا کہ آپ لاہور تشریف رکھتے ہیں تو سید صاحب لاہور تشریف لائے اور لاہور میں ایک ہفتہ عشرہ قیام کر کے آپ کی خرقہ پوشی محلہ ستھان اندرون بھائی گیٹ میں کی گئی اور خرقہ پہن کر حاضری داتا دربار شریف کی گئی۔ بوقت خرقہ پوشی خلیفہ احمد علی، محمد علی، حکیم کرم الہی، عبدالغنی، اللہ بخش، احمد حسن، خادمان موجود تھے اور خلیفہ صادق علی اور محمد رفیع خادمان حضوری سے سلسلہ کے مریدین میں بہت اضافہ ہو گیا تھا۔

اور اب میاں عبدالغنی صاحب کی شادی جوان کے چچا میاں رحیم بخش کی لڑکی سے نسبت ہو چکی تھی اور وہ بوجہ درویشی سلسلہ عبدالغنی صاحب کو رشتہ نہیں دیتے تھے اور یہ قصہ پیش حضرت صاحب ہوا اور منشی فضل الہی صاحب مدرس مزنگ برادر عبدالغنی صاحب حضرت صاحب کے مرید ہو گئے اور پھر فاتحہ گیارہویں شریف دور و پیہ ماہوار نذر کرنے لگے۔

اسی سلسلہ میں جناب عبدالغنی صاحب موضع ککراالی ضلع گجرات تشریف لے گئے۔ جب تیسری مرتبہ حضور لاہور تشریف فرما تھے تو اسی دوران میں ملتان کے خلیفہ مولوی مظفر دین صاحب۔ خلف الرشید برہان دین صاحب داروغہ صفائی سکنہ ملتان نواب بدرالدین اور عزیزالدین وغیرہ کی طرف سے حضرت قبلہ پیر و مرشد کو یاد کیا گیا تو سرکار علیگڑھ ملتان تشریف لے گئے اور پہلی دعوت شیخ فضل محمد صاحب نقشہ نویس نے اپنے مکان پر کی۔ پھر بعد ازاں محلہ قدیر آباد ملتان میں جناب مولانا عبداللہ کی اولاد سے مولانا عبدالسلام کے مکان پر مقیم ہوئے۔ سابقہ معتقدین نورالدین وغیرہ مذکورہ بالا حضور سے بیعت ہوئے دو ہفتہ بعد واپسی کو تھے کہ جناب مخدوم صدرالدین

صاحب سجادہ نشین دربار حضرت موسیٰ پاک شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے احاطہ دربار کے سرہانے والے مکان کی چھت پر دعوت کی اس وقت خوشی محمد نامی ایک شخص جھنگ کارہنے والا تھا اور داتا صاحب میں حضور سے ملاقات کے واسطے سو است کی تھی کہ میں ایک نہایت مصیبت زدہ سائل ہوں اور . سز کئی جگہ پر کئی بزرگان دین کی خدمت میں حاضر بھی ہوا ہوں اور چودہ جگہ بیعت ہو چکا ہوں اور عرصہ دو تین سال سے جناب مخدوم صدر الدین صاحب سے بیعت کی ہے چنانچہ آپ نے اس کو فرمایا تھا کہ آپ ملتان میں فقیر سے ملنا۔ جناب مخدوم صاحب سے آپ کی سفارش کی جاوے گی۔ چنانچہ حضرت کے ساتھ خوشی محمد دعوت میں شریک تھا۔ بعد فراغت دعوت بیعت کا تذکرہ دونوں بندگان باہمی کرتے رہے۔ قبلہ جناب مخدوم صاحب نے حضرت کو تبرک دے کر بخوشی رخصت فرمایا اور مسیٰ خوشی محمد کو قبلہ پیر و مرشد کے سپرد کیا اور سفارش کی۔ ملتان سے قبلہ سرکار لاہور آئے اور لاہور میں دو چار ماہ قیام فرما کر علی گڑھ تشریف لے گئے۔ محلہ نیتولی باڑہ میں اپنی حقیقی ہمشیرہ کے مکان پر قبول اسلام سے ہی ہفتہ وار جایا کرتے تھے۔ آپ کے بہنوئی و دیگر رشتہ داروں کی نظر میں آپ کی بہت عزت تھی کیونکہ باوجود دلی مناقشت رکھنے کے وہ اہل ہنود عقیدت مند لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے مجبور ہوئے تھے علی گڑھ محلہ ٹاڈے مسجد بوعلی شیخ حامد علی صاحب والے مکان میں ہی واپسی پر قیام کیا منشی احسان علی خان پیشکار آپ کے معتقدوں میں سے تھے حاجی محمد صالح خان صاحب رئیس علی گڑھ آتے جاتے تھے۔ حضرت مولانا عبداللہ شاہ صاحب جرمنی نو مسلم ایک بڑے بزرگ جو کہ علی گڑھ میں میرٹھ سے تشریف لائے تھے۔ آپ کے دلی دوستوں میں سے تھے۔ آپ بابونانکے بہاری لال سب حج علی گڑھ کی کوٹھی پر رہا کرتے تھے۔ اسی مکان متصل مسجد بوعلی۔ علی گڑھ میں حضرت کی خدمت میں نبی بخش صاحب مع اپنے مریدوں کے آئے تھے۔ آپ

علیگزہ میں مدت ڈیڑھ ماہ قیام فرما کر لاہور چوتھے سفر تشریف لائے تھے اور چوتھے سفر میں قریباً سال بھر لاہور میں قیام فرمایا۔ اب آپ کی والدہ صاحبہ کا ارادہ لاہور آنے کا ہو گیا۔ یہ واقعہ ۱۹۱۸ء کا ہے اس وقت اندرون بھائی دروازہ حاجی عبدالحکیم خان صاحب کا مکان کرایہ پر لیا اور اس میں رات کو قیام فرماتے اور دن کو مسجد دربار شریف میں رہا کرتے تھے۔ لیکن اسی دوران میں آپ کو اپنی والدہ کی علالت کی خبر پہنچی اور آپ کی بھانجی رام دلاری بٹو صاحبہ اور بھانجہ داماد لاہور میں تشریف لائے جو کہ پہلے ایک مرتبہ لاہور بغرض حاضری دربار آچکے تھے۔

### چوتھا سفر لاہور:

قبلہ و کعبہ سرکار معظم کا چوتھا سفر لاہور محترم جناب عبدالغنی صاحب کی درخواست پر ہوا۔ محترم عبدالغنی صاحب موضع ککراالی ضلع گجرات میں تشریف فرما تھے۔ وہاں پر چوہدری احمد دین اور سلطان احمد نمبر دار و دیگر بہت سے اشخاص ان کے معتقد ہوئے جس پر انہوں نے سرکار غلام جیلانی صاحب سے درخواست کی کہ اس طرف بھی جناب مہربانی فرما کر تشریف لائیں اور عرض کی کہ جن جن لوگوں کو تعلیم و تلقین دی گئی ہے ان لوگوں کو عالم رویا میں اکثر زیارت بھی حضور کی ہو چکی ہے وہ لوگ بہت انتظار کرتے ہیں۔ چنانچہ سرکار غلام جیلانی صاحب معہ ہمراہیاں حکیم کرم الہی آغا علی، امام علی شاہ برکت علی لالہ موسیٰ اسٹیشن پر پہنچے حضرت صاحب قبلہ کو ایک پالکی میں لالہ موسیٰ سے ککراالی تک لے جایا گیا۔ ککراالی پہنچ کر جناب عبدالغنی صاحب کو کارگذاری خدمت سلسلہ تعلیم و تلقین معتقدین کے صلہ میں خرقہ عطا فرمایا۔ آپ کا یہ وہ خرقہ تھا جو آپ کو بغداد شریف سے اجازتاً عطا ہوا تھا۔ یعنی اجازتی خرقہ۔ آپ کو اپنے پیرومرشد کی طرف سے اجازت ہوئی تھی کہ تم ایک خرقہ بنوا لو وہ ہماری اجازت سے بنوا کر استعمال کرو چنانچہ وہ خرقہ آپ نے ہندوستان میں تیار کروایا اور کئی سال زیب تن کرنے کے بعد



آپ نے خلیفہ عبدالغنی صاحب کو عطا فرمایا اور ایک کمبلی، چنانچہ عرصہ ایک ماہ تک دورہ کر کے واپس لاہور تشریف لائے اور چھ ماہ بعد علی گڑھ جانے کو تھے کہ جناب عبدالغنی صاحب کے چچا رحیم بخش صاحب نے ایک بزرگ سید صاحب کو لاہور میں بھیجا کہ عبدالغنی صاحب کا رشتہ اس لئے نہیں کرتے کہ وہ اب درویش ہو گیا ہے۔ چونکہ گذشتہ سفر میں منشی عبدالحق پٹواری برادر خلیفہ عبدالغنی بیعت ہو چکے تھے اور اس سے قبل منشی عبدالحکیم برادر عبدالغنی صاحب بھی بیعت ہو چکا تھا اور منشی فضل الہی صاحب ان کے چچا زاد بھائی مدرس سکول مزنگ لاہور اس سے پہلے بیعت ہو چکا تھا۔ اس وجہ سے عبدالغنی صاحب کے رشتہ دار حضرت کو خوب پہنچانتے تھے اسی دوران میں سید فیروز بخت صاحب پسرکلاں سید امیر شاہ صاحب وکیل گجرات بھی بیعت لاہور میں ہو چکے تھے جب خلیفہ عبدالغنی صاحب کی برادری نے شادی سے انکار کر دیا تو دنیا داری کے لحاظ سے یہ ایک بڑی بھاری خفت تھی آپ سے وہ شرمناک حادثہ برداشت نہ ہو سکا۔ آپ چونکہ قبلہ سرکار معظم کے پیر بھائی بھی تھے اور اجازتی مرید تھے کیونکہ آپ کے پیشوا سید مصطفیٰ صاحب بغدادی قدس سرہ العزیز نے عبدالغنی صاحب کو فرمایا تھا کہ آپ غلام جیلانی صاحب کو اپنا پیر سمجھیں کیونکہ وہ میرا خلیفہ ہے۔ پہلے عبدالغنی صاحب سرکار علیگڑھ غلام جیلانی صاحب کو خلیفہ کے نام سے پکارا کرتے تھے کہ خلیفہ جی فلاں بات ہے۔ خلیفہ صاحب میں فلاں کام جاتا ہوں۔ علی ہذا القیاس جناب خلیفہ عبدالغنی صاحب سرکار علیگڑھ کے لاڈلے پیر بھائی اور خلیفہ اول تھے۔ چنانچہ جب عبدالغنی صاحب کو رشتہ سے انکار ہو گیا تو اس وقت آپ کی طبع میں خفگی پیدا ہو گئی اور سرکار علیگڑھ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے ایسی درویشی کی ضرورت نہیں جس میں میری بے عزتی دنیا اور برادری میں ہو۔ حضرت کے روبرو تسبیح اور رومال رکھ کر بائیں لفظ عرض کی کہ یہ آپ کا خرقہ واپس کرتا ہوں۔ وہ رومال ایک نام نہاد ان کا اپنا ہی کپڑا تھا۔ حضرت کے

عطا کردہ خرقہ کے کپڑا میں سے نہ تھا۔ یہ ایک معاملہ راز کا ہے کہ دونوں کے مابین مخفی ہے۔ اس لفظ سے قارئین اکرام یا اہل سلسلہ یہ نہ خیال فرمائیں کہ وہ معتبوب تھے۔ کیونکہ ان کے اس لفظ کے جواب میں حضرت نے ارشاد فرمایا کہ عبدالغنی جو غوث پاک کے خرقہ کی توہین کرتے ہیں ایسے لوگ ہم نے جیل میں دیکھے ہیں سرکار کی زبان سے بھی ایسے لفظ کا نکلنا ایک اچنبہ سا ہے کیونکہ ایسے لوگوں کو انہوں نے جیل میں کیسے دیکھا اور کب دیکھا ہوگا۔ پس مفہوم یہ تھا کہ جیل میں دیکھیں گے یا عالم باطل میں دیکھا ہوگا۔

پس قبلہ حضرت صاحب نے برکت علی کو حکم فرمایا کہ محمد دین سے دو روپے لے کر رحیم بخش خرا دی کو کہہ دو کہ عبدالغنی کو بادامی باغ کے اسٹیشن پر چھوڑ آئے تاکہ وہ گجرات چلے جاویں چنانچہ ایسا کیا گیا اور وہ گجرات محلہ کامل پورہ اپنے بہنوئی قاضی عطا محمد کے مکان پر مقیم ہوئے۔ اسی شب میں ان کو عالم رویا میں سرکار غلام جیلانی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے پیچھے پولیس آ رہی ہے تم آگے کہیں چلے جاؤ۔ وہ وہاں سے صبح رخصت ہو کر ککرا لی چلے گئے پولیس گجرات کا پتہ لے کر ککرا لی روانہ ہو گئی۔ پھر رات کو فرمایا کہ پولیس تمہارے پیچھے آ رہی ہے آگے چلے جاؤ۔ وہ مقام بپیاں چلے گئے۔ پولیس ککرا لی پہنچی۔ تو پولیس کو بنیاں بتلایا گیا پھر عبدالغنی صاحب کو فرمایا کہ تم گجرات آ جاؤ۔ آپ واپس گجرات آ گئے پولیس بنیاں پہنچی آپ کو جب پولیس کا حال معلوم ہوا تو واپس لاہور آ کر پیر کے قدموں پر گر پڑے (وہ پولیس کون تھی) جبکہ سرکار غلام جیلانی صاحب نے خفا ہو کر فرمایا کہ ایسے لوگ جیل میں دیکھے ہیں اور روانہ گجرات کرنے کے بعد انارکلی لاہور کی پولیس کسی شخص اللہ دتہ قاتل کے معاون شخص مسمی عبدالغنی کا پتہ معلوم کر کے مسجد مقابل دربار حضرت داتا صاحب میں سرکار غلام جیلانی صاحب کے پاس آئے اور دریافت کیا کہ آپ کے پاس کوئی شخص عبدالغنی نامی مقیم ہے۔ آپ نے ان کو گجرات کا پتہ بتلا دیا پولیس ضلع گجرات سے واپس پھر پھرا کر لاہور میں پہنچنے کو بھی کہ

حضور نے جناب عبدالغنی کو بہر اہی حکیم کرم الہی و خلیفہ صادق علی صاحب کو تھانہ میں بھیج دیا۔ عبدالغنی کے بیان پر انہوں نے آپ کو رخصت دے کر واپس کر دیا۔ حضرت کی دعا و کرامت تھی۔ اسی دوران میں سرکار غلام جیلانی صاحب کی خدمت میں موضع راجہ جنگ تحصیل قصور کے مولوی عطا محمد صاحب جو ریلوے لوکوورکشاپ میں بطور فورمین ملازم تھے حضرت کی خدمت میں آئے۔ مولوی عطا محمد صاحب کے ذریعہ سے چند حضرات راجہ جنگ کے معتقدین حضرت قبلہ کے بھی ہوئے جن میں مولوی نبی بخش صاحب حکیم بھی شامل تھے۔

مولوی نبی بخش صاحب ایک تیرہویں صدی کی بزرگ ہستی مولانا حضرت محمد قاسم صاحب مصری کے شاگردوں میں سے تھے۔ ان کے برادر میاں جلال الدین و پسرش رحیم بخش و دیگر میاں فتح الدین اور دو ایک سکھ صاحبان مسمیٰ بشن سنگھ و ٹھا کر داس و مول چند بزمہ معتقدین شامل ہو گئے تھے۔ مولوی صاحب کے شاگرد سید امام علی شاہ ساکن کوٹ کپورہ اس وقت دربار حضرت داتا صاحب میں خدمت کنندہ ہمراہ سائیں نور محمد درویش تھے۔ اس زمانے میں سید غلام زین العابدین ساکن کپور تھلہ حضرت کے مرید ہوئے اور سید حامد علی و صادق علی صاحب کو خرقہ لاہور میں عطا ہوا اور حضرت صاحب قبلہ نے ان دونوں بزرگوں کو اپنا خلیفہ بنا کر خلافت عطا فرمائی مگر مولوی عبدالکریم صاحب جے پوری کو ایک دو ماہ پہلے حضرت صاحب قبلہ سے خلافت عطا ہو چکی تھی۔

مسند خلافت پر فائز بزرگ بھی بیعت کے لیے آرزو کرتے:

مولوی عبدالکریم بہ تخلص سلیمان جے پور کے رہنے والے عمر تقریباً چالیس سال کی ہوگی۔ متصل مسجد قبلہ داتا صاحب میں آپ نے عرس کے موقع پر قیام فرمایا۔ پہلے آپ نے شاہ عبدالحکیم سندھی لکھنوی صاحب سے خلافت حاصل تھی بعد میں

حضرت مولانا شاہ طالب حسین صاحب فرخہ آبادی سے خلافت عطا ہوئی۔ اب بمعہ اپنے مریدین کے لاہور دربار داتا صاحب میں بغرض حاضری تشریف لائے موقعہ عرس کا تھا۔ بعد عرس خدمت میں حاضر ہونا بیان کیا۔ مسجد مقابل دربار شریف میں حضرت کی خدمت میں برکت علی کے ساتھ کمر بستہ رہے۔ آپ کو چند ماہ حضرت نے رکھا اور خلافت سے ممتاز فرمایا سرکار غلام جیلانی صاحب نے لاہور میں ایک سال مدت قیام کر کے علیگڑھ میں محلہ بالائے قلعہ متصل کارخانہ کالے خاں ملحق مسجد بوعلی میں جمعہ دارنی والے مکان میں کرایہ پر مقیم ہوئے۔ مگر اس کے ایک ماہ قبل مولوی نبی بخش صاحب۔ بمعہ اپنے مریدین کے منشی حامد علی والے مکان یعنی سابقہ مکان میں تشریف لائے اور بیعت ہو چکے تھے۔ آپ علی گڑھ بمعہ اپنے مریدین کے پہنچے کچھ بیان نہ کیا۔ نہ کوئی خاص کام یا وجہ تشریف آوری بیان کی۔ قبلہ حضرت صاحب نے برکت علی کو حکم فرمایا کہ دریافت کرو کہ کس مقصد کے واسطے آئے ہیں۔ مولوی نبی بخش صاحب نے جواب نہ دیا پھر دوسرے روز برکت علی صاحب کو تاکید فرمائی کہ دریافت کرو۔ دریافت کرنے سے کچھ حالات نہ معلوم ہو سکے۔ تیسرے روز پھر آپ نے برکت علی صاحب کو فرمایا کہ بابا صاحب سے کہہ دو کہ آپ کو بیعت کا حکم ہے ورنہ سابقہ نعمت صلب ہو جائے گی آپ اس پر بھی خاموش ہوئے۔ تیسرے روز بعد ظہر سرکار غلام جیلانی صاحب نے زبردستی ان کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو بیعت کیا۔ حضرت مولانا نے عرض کیا کہ میری بھی آرزو تھی اب آپ میرے ان معتقدین و مریدین کو بھی سلسلہ قادریہ کی تلقین فرمادیں۔ آپ نے سب کو بیعت کیا اور حضرت مولانا نبی بخش صاحب کو خلافت عطا فرمائی۔ آپ حضرت صاحب قبلہ کے پانچویں خلیفہ ہیں۔ اس کے بعد جمعہ دارنی والے مکان میں نقل مکان کیا اور قریباً ایک سال تک قیام کیا۔ پھر اس مکان کے عقب میں شیخ نذیر احمد کا مکان تبدیل کیا اور علی گڑھ محلہ اوپر کوٹ

کے از قوم نور باف بہت سے مرید ہوئے اس وقت جو مرید خلیفہ ہو چکے تھے ان کی طرف سے ڈاک کافی آتی جاتی تھی اور کراچی کے حاجی مولا بخش صاحب و میلاد خان اور پیش امام مسجد قصاباں کی طرف سے خط و کتابت جاری تھی اور ان کے چھوٹے بھائی عبدالرزاق صاحب عرف سائیں ابو جو کہ بظاہر صورت حضرت قبلہ کے ہم شکل تھے ان کی طرف سے ایک دو خط آئے۔ اب لاہور۔ گجرات۔ کراچی۔ راجہ جنگ۔ قصور کے مریدین کی کافی ڈاک آنی شروع ہو گئی اسی دوران حاجی مولا بخش صاحب کراچی سے تشریف لائے اور بیان کیا کہ میں حضرت پیر سید مصطفیٰ صاحب کے بیٹے پیر سید ابراہیم بہاؤ الدین اولاد حضرت غوث پاک کا خلیفہ ہوں اور خلافت نامہ مجھ سے ضائع ہو چکا ہے اور حضرت کا وصال ہو گیا ہے اس پر آپ نے فرمایا کہ چونکہ آپ حافظ غلام رسول صاحب (امام مسجد قصاباں۔ کراچی) کے تعلق سے آئے ہیں۔ اس لئے فقیر بھی اپنے سابقہ مراسم اور دوستانہ ملاقات جو حافظ صاحب کے ساتھ کراچی میں ہوئی تھی اس کو مد نظر رکھتے ہوئے اور سرکار قبلہ داتا صاحب نے بھی آپ کی بیعت کے لئے فرمایا ہے اس لئے بارشاد سرکار داتا صاحب تجدید بیعت کرتا ہوں۔ جس پر آپ نے حاجی مولا بخش صاحب کو بیعت کیا اور خلافت سے نوازا۔ اور آپ نے فرمایا کہ حافظ صاحب ایک نیک انسان اور باخدا درویش تھے۔

### حضورِی:

حضورِی کا لفظ یہ ایک خاص راز ہے جو مشاہدے سے تعلق رکھتا ہے اور اس حضورِی کا ذکر خواص کے زمرہ میں آتا ہے۔ کیونکہ عام کے عقیدہ میں خلل واقعہ ہونے کا اندیشہ ہے۔ حضورِی کیا ہے اس کی مختصراً تفصیل بیان کرنا ضروری ہے تاکہ اہل طریقت اور کسی بھی سلسلہ سے تعلق رکھنے والے اصحاب کو آگاہی حاصل ہو سکے۔ حضورِی کا لفظی معنی حاضری یا نزدیکی ہے اور وہ حاضری یا نزدیکی اس طرح سے حاصل

ہو سکتی ہے جب کوئی شخص ہوش حواس میں ریاضت اور محنت کرے اور اپنے دل کو خواہش نفسانی اور غصہ سے چھڑائے۔ یہ ہرگز خیال نہ کریں کہ حضوری یا عالم روحانی کی طرف دل کی کھڑکی بے سوئے اور بے مرے نہیں کھلتی۔ ایسا نہیں ہے۔ جب وہ ریاضت اور محنت کرے گا۔ برے اخلاق اور بری صحبت سے بچے گا۔ تنہائی اختیار کرتے ہوئے اپنی آنکھ بند اور حواس کو بیکار کرنے اور دل کو عالم روحانی کی طرف یہاں تک مناسبت دے کہ ہمیشہ دل سے اللہ اللہ کہے زبان سے نہیں۔ حتیٰ کہ اپنے آپ سے اور تمام عالم سے بے خبر ہو جائے۔ خدا کے سوا کسی کی خبر نہ رکھے۔ جب ایسا ہو جائے گا تو اگرچہ جاگتا ہو تو بھی دل کی کھڑکی کھلی رہے گی اور لوگ جو کچھ خواب میں دیکھتے ہیں وہ جاگتے میں دیکھے گا۔ فرشتوں کی ارواح اچھی صورتوں میں اس پر ظاہر ہوں گی پیغمبروں کو دیکھنے لگے گا اور ان سے بہت فائدہ اور مدد حاصل کرے گا۔ زمین اور آسمان کے ملکوت اسے نظر آئیں گے اور جس کسی پر یہ راہ کھلی وہ عجیب عجیب تماشے اور بڑے بڑے کام جن کی تعریف امکان سے باہر ہے دیکھے گا اور جس کو جس قدر اپنے شیخ سے نسبت اور قرب زیادہ ہوگا اس پر بھی یہ راہ آسانی سے کھل جاتی ہے۔ ہمارے سلسلہ قادریہ کے ختم الانبیاء اور نماز فجر کے بعد جو ختم اما میں پڑھا جاتا ہے ان ہر دو ختموں میں حضوری حاصل ہوتی ہے اور بلکہ ختم شریف سروری اور ختم شریف حضوری جو وسیلہ شفاعت میں ذکر کئے گئے ہیں حضوری سے ہی تعلق رکھتے ہیں اور قبلہ مولوی عطا محمد صاحب اور شیخ بدر الدین صاحب کے ساتھ ایسا ہی ہوتا تھا کہ جب بھی آپ ختم حضوری اور سروری پڑھتے وہ واقعی حضوری کا سبب بن جاتا۔ دونوں بزرگ ہستیوں کو اپنے شیخ کی اور سرکار غوث پاک قدس سرہ کی حضوری حاصل ہو جاتی۔

دربار حضرت داتا صاحب کے عقب والے سابقہ پرانے دالان میں روزانہ دونوں وقت ختم شریف ہوا کرتا تھا اور حضور کے خادماں ساتھ ہوتے تھے۔ تو اس وقت

محمد رفیع صاحب نے ملتان سے آ کر نواب دین کا واقعہ بیان کیا۔ اور سرکار معظم نے اس پر اظہار ناراضگی کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ عالم رویاً میں جو حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو شیخ کی موجودگی میں اور توجہ سے دیا تو آپ نے ایسی حالت میں شیخ سے امداد حاصل کیوں نہیں کی یہ آپ کی غلطی ہے کیونکہ شیخ کی توجہ اور دعا سے حضرت داتا صاحب کی زیارت ہونے سے شیخ کی نسبت رابطہ کو آپ نہیں سمجھ سکے۔ جس قدر پیر سے رابطہ ہوگا اسی قدر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی قدر ذات باری سے قرب ہوگا۔

شیخ محمد رفیع صاحب کو نعمت حضوری کے ساتھ صاحب کشف

اور صاحب کرامت بنا دینا:

شیخ محمد رفیع صاحب جب داتا دربار آ کر مرید ہو گئے۔ لیکن رنگین مزاج تھے۔ بیعت ہونے کے بعد بھی اپنی سابقہ عادت کے تحت رات کو پھر کسی عورت کے ساتھ شغل میں مصروف ہو گئے۔ لیکن اس مرتبہ جب یہ چار پائی پر عورت کے ساتھ کچھ کرنے کا ارادہ کرتے تو چار پائی سے نیچے گر پڑتے۔ اسی طرح جب دو تین مرتبہ ہوا۔ تو سمجھ گئے کہ معاملہ گڑبڑ ہے اور دل میں پیر و مرشد کا خیال پیدا ہوا کہ ان کے پاس جاتا ہوں۔ سرکار غلام جیلانی صاحب اس وقت داتا گنج بخش صاحب کی ملاحقہ مسجد ثریا شمش ہجویری میں تشریف فرما تھے۔ اور سردی کا موسم تھا۔ رفیع صاحب کا چار پائی سے دو تین مرتبہ گرنا بتاتا ہے کہ پیر کامل مرید کی اس حرکت سے باخبر تھے۔ تو خلیفہ برکت علی صاحب کو آپ نے حکم دیا کہ کوئی بھی شخص آئے۔ مسجد کا دروازہ قطعاً نہیں کھولنا۔ یعنی کسی کو اندر نہیں آنے دینا۔ محمد رفیع صاحب جب مسجد ثریا پر آئے تو دروازہ بند پایا۔ جب کسی طرح دروازہ نہ کھلا تو لاچار ہو کر مسجد کے باہر بیٹھ گئے۔ جب صبح ہوئی تو سرکار غلام جیلانی صاحب حسب معمول پیر کی صاحب کے قریب بیت الخلاء تھے

وہاں رفع حاجت کے لئے جاتے تھے۔ جب دروازہ کھلا۔ تو محمد رفیع قدموں میں گر پڑے تو سرکار نے فرمایا او خبیث تم ابھی بھی باز نہیں آئے۔ تم نے کیا سمجھا تھا کہ تم کو کوئی پوچھے گا نہیں آخرا اس کو فرمایا کہ کنویں سے پانی نکالو۔ محمد رفیع صاحب نے پانی نکالنا شروع کر دیا۔ قبلہ حضرت صاحب نے ایسی توجہ فرمائی کہ رفع صاحب پانی نکالتے جائیں اور باہر گراتے جائیں۔ معلوم نہیں کہ کتنا پانی نکالا ہوگا۔ آخر سرکار غلام جیلانی صاحب نے رفع صاحب کو پانی نکالنے سے روک دیا۔ اور ایسی توجہ فرمائی کہ رفع صاحب کی مجذوبی حالت ہوگئی۔ جو قوت برداشت سے باہر تھی جس کی وجہ ان کو زنجیر کے ساتھ باندھنا پڑھ گیا۔ رفع صاحب کے عزیزان کو علاج کے لیے آزاد کشمیر اور کئی جگہوں پر لے کر گئے لیکن ان کی حالت پر کوئی فرق نہ پڑا۔ آخر سرکار غلام جیلانی صاحب جب علیگڑھ سے لاہور داتا گنج بخش صاحب تشریف لائے تو آپ سے عرض کیا گیا کہ رفع صاحب کو زنجیر سے جکڑنا پڑتا ہے۔ تو قبلہ حضرت صاحب نے فرمایا کہ جاؤ ان سے کہو کہ داتا صاحب کے پاس ایک ہندو پنساری کی دوکان ہے۔ وہاں سے دوائی لے لے۔ اس نے ہندو پنساری سے دوائی جو اس وقت دو یا چار پیسے کی تھی دوائی کے استعمال سے ان کو آرام آ گیا۔ اور مجذوبی کیفیت ختم ہوگئی۔ بلکہ سالک مجذوب ہو گئے۔ لاہور سے ان کی ٹرانسفر ملتان پکھری میں ہوگئی۔ ملتان آ کر سرکار غلام جیلانی صاحب کے مرید چچا عمر دین صاحب کے ساتھ رہائش رکھ لی۔ چچا عمر دین صاحب بطور درزی کا کام کرتے تھے۔ اور ان کو رفع صاحب کی حالت کے متعلق علم نہ تھا۔ اور اکثر رفع صاحب کے ساتھ مذاق کرتے۔ مذاق مذاق میں ان کو تھوڑا تنگ بھی کرتے۔ لیکن رفع صاحب نے کبھی اپنی بزرگی کیفیت کو ظاہر نہ کیا ایک مرتبہ قدرت کا کرنا ایسا ہوا کہ حضرت موسیٰ پاک شہید کے سجادہ نشین پیر صدر دین صاحب جو جیلانی خاندان میں بہت بزرگ ہستی تھے اور چچا عمر دین صاحب



کے والد محترم کے پیرومرشد بھی تھے۔ ملنے کے لیے آئے۔ مخدوم صدرالدین صاحب رفیع صاحب کا گھر تلاش کرتے ہوئے ان کے گھر پر آ گئے جب چچا عمر دین صاحب نے مخدوم صاحب کو دیکھا کہ میرے والد کے پیرومرشد آ رہے ہیں۔ فوراً دوڑ کر سلام عرض کیا تو مخدوم صاحب شیخ محمد رفیع صاحب کے متعلق پوچھنے لگے کہ وہ کہاں ہیں۔ چچا عمر دین صاحب نے بتایا کہ میں جا کر ان کو لے آتا ہوں۔ مخدوم صاحب فرمانے لگے کہ بلائے مت جاؤ۔ وہ خود آ جائیں گے۔ چچا عمر دین نے مخدوم صاحب کے لیے چار پائی بچھا دی۔ اتنے میں رفیع صاحب بھی آ گئے۔ مخدوم صاحب سے ملاقات ہوئی۔ اب دونوں صاحبان ایک دوسرے کو چار پائی پر تکیہ کی جانب بیٹھنے کے لیے اصرار کر رہے ہیں۔ آخر کار مخدوم صاحب نے رفیع صاحب کو تکیہ کی جانب بٹھایا اور خود ان کے ساتھ بیٹھ گئے۔ تو شیخ صاحب نے مخدوم صاحب سے پوچھا کہ آپ نے اتنی تکلیف کی آنے کی۔ مجھ فقیر کے ساتھ آپ کو کیا کام پڑ گیا ہے۔ مخدوم صاحب نے بتایا کہ میرے بیٹے محمد رضا شاہ کے لیے گردیزی خاندان والوں نے اپنی بیٹی کے لیے رشتہ مانگا ہے۔ آپ بڑی سرکار سے ہمیں پوچھ دیں کہ میں اپنے بیٹے محمد رضا شاہ کی شادی گردیزی خاندان میں کروں یا نہ کروں۔ اگر اجازت دیں تو میں شادی کروں ورنہ انکار کر دوں۔ رفیع صاحب نے فرمایا کہ مخدوم صاحب آپ مطمئن رہیں آپ کو جواب مل جائے گا آپ دوبارہ آنے کی تکلیف نہ کیجئے گا۔ چچا عمر دین آپ کو دربار آ کر اطلاع دے گا۔ دوسرے دن رفیع صاحب نے چچا عمر دین کو کہا کہ مخدوم صاحب کو جا کر اطلاع کر دیں۔ کہ اجازت ہے آپ بیٹے کی شادی کر دیں۔ چچا عمر دین صاحب نے جب مخدوم صاحب کو رفیع صاحب کا اتنا ادب کرتے دیکھا تو سمجھ گئے کہ رفیع صاحب بزرگ ہستی ہیں۔ ان کا ادب کرنے لگے اور سابقہ مذاق میں جو تنگ کرتے تھے اس سے معذرت کی۔

مخدوم صاحب روزانہ دربار موسیٰ پاک شہید میں محفل میلاد منعقد کرواتے تھے۔ جس میں شرکت کے لیے بروز جمعرات وہاڑی سے محترم خلیفہ تاج الدین صاحب اور خلیفہ محمد علی صاحب بھی آ کر شرکت فرماتے تھے۔ چچا عمر دین کا معمول تھا کہ محفل میلاد کے ختم ہونے پر وہ اندر دربار میں جا کر لیٹ جاتے تھے چونکہ رات کو دربار کا دروازہ بند کرنا ہوتا تھا۔ دربار کی انتظامیہ کو بہت دقت محسوس ہوتی تھی۔ ان کو باہر نکالنے میں۔ انتظامیہ نے جا کر مخدوم صاحب سے شکایت کی کہ ایک شخص روزانہ دربار کے اندر جا کر سو جاتا ہے۔ بڑی مشکل ہوتی ہے مخدوم صاحب خود دربار کے اندر آئے تو جب انہوں نے چچا عمر دین کو دیکھا تو فرمانے لگے کہ خبردار ان کو کچھ مت کہنا۔ اس کی جب تک مرضی ہو ان کو بیٹھے یا لیٹے رہنے دینا۔ مخدوم صاحب کے اس فرمان کی اصل وجہ تو یہ تھی کہ کس ہستی کا مرید ہے۔ اصلی مرکز کو دیکھا۔

چچا عمر دین صاحب نے ایک دن بتایا کہ میں اپنی درزی کی دوکان پر کام کر رہا تھا اور شیخ محمد رفیع صاحب بھی میری دوکان پر موجود تھے۔ ایک نوجوان لڑکا پاس سے گزرا تو شیخ صاحب نے فرمایا کہ یہ لڑکا ابھی فوت ہو جائے گا۔ چچا عمر دین نے کام بند کیا اور فوراً اس لڑکے کے تعاقب میں گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ لڑکا گھر پہنچنے سے پہلے ہی گر کر فوت ہو گیا ہے۔

ایک مرتبہ چچا عمر دین محمد رفیع صاحب کو ملنے کے لیے ملتان کچہری میں گئے تو دیکھا کہ ایک جمعدارنی جو ہاتھوں سے پنکھا کھینچتی تھی روتی ہے چچا عمر دین نے اس سے پوچھا کہ تم کیوں روتی ہو اس نے بتایا کہ مجھے تو کچھ معلوم نہیں لیکن وہ شخص جب مجھے دیکھتا ہے تو مجھے رونا آ جاتا ہے۔ وہ شخص محمد رفیع صاحب تھے۔ جمعدارنی ان کے نام سے واقف نہ تھی۔

ایک مرتبہ چچا عمر دین صاحب محمد رفیع صاحب کو کہتے ہیں کہ آج ہمیں کچھ

کرامت دکھاؤ۔ آسمان پر چیل اڑ رہی تھی۔ اس کی طرف اشارہ کیا۔ شیخ صاحب نے چیل کی طرف توجہ کی تو چیل پاؤں کے پاس آ کر گر گئی۔

چچا عمر دین صاحب ایک دن شیخ صاحب کے ساتھ کنویں پر نہانے کے لیے گئے دیکھا کہ کنواں چل رہا ہے۔ اور پانی کنویں سے حوض میں گر رہا ہے۔ چچا عمر دین شیخ صاحب سے کہنے لگے کہ ہمیں کچھ دکھاؤ کہ پانی حوض کی بجائے کنویں میں واپس جائے۔ شیخ صاحب نے توجہ فرمائی تو پانی حوض کی طرف جانارک گیا۔ اور واپس کنویں میں گرنا شروع ہو گیا۔

ایک مرتبہ سرکار غلام جیلانی صاحب ملتان تشریف لائے۔ ملتان کے سب مریدین قبلہ حضرت صاحب کو لینے کے لیے ملتان ریلوے اسٹیشن پر گئے لیکن محمد رفیع صاحب قبلہ حضرت صاحب کے آنے سے پیشتر ہی فیصل آباد چلے گئے تھے۔ جب قبلہ سرکار علیگڑھ ملتان پہنچے تو سب سے پہلے انہوں نے شیخ صاحب کی بابت پوچھا کہ کہاں ہیں ان کو بتایا گیا کہ وہ فیصل آباد چلے گئے ہیں۔ سرکار غلام جیلانی صاحب نے فرمایا کہ فیصل آباد کس جانب ہے۔ آپ کو فیصل آباد کی سمت بتائی گئی۔ تو سرکار غلام جیلانی صاحب نے اس سمت رخ کر کے ایسی توجہ فرمائی کہ شیخ محمد رفیع صاحب کی ساری نعمت سلب ہو گئی۔ سرکار غلام جیلانی صاحب فرمانے لگے کہ کیا اس کو ہمارے آنے کی خبر نہیں تھی۔ کیوں اس وقت غیر حاضر ہوا ہے۔ جب شیخ صاحب کی ایسی حالت ہوئی تو فوراً ملتان آئے۔ اور جس دربار پر جاتے ان کو اندر جانے کی اجازت نہ ملتی۔ نعمت سلب ہونے سے پہلے تو یہ حالت تھی کہ ان کے ساتھ دربار کے سجادہ نشین اور انتظامیہ مجلس کرتے تھے۔ اور اب یہ حالت ہے کہ مجلس تو کجا کسی دربار پر اندر جانے کی اجازت بھی نہیں ہے اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے پیرومرشد سرکار غلام جیلانی صاحب نے ہر دربار پر ان کا داخلہ روک دیا تھا۔ شیخ صاحب شاہ رکن عالم، غوث

بہاؤ الحق زکریا و موسیٰ پاک شہید اور تقریباً تمام درباروں سے پھر پھرا کر واپس آ گئے۔ ہر دربار والے ان کو دربار کے اندر نہ جانے دیں۔ ابھی شیخ صاحب سرکار غلام جیلانی صاحب کے پاس نہیں آئے تھے کہ سرکار غلام جیلانی صاحب نے مریدین سے فرمایا کہ بے موسم کا پھل کھانا پسند کریں گے۔ سب نے عرض کی سرکار جو آپ کی مرضی۔ قبلہ حضرت صاحب نے فرمایا کہ خر بوزے کھلاتے ہیں اس وقت سردی کا موسم تھا اور خر بوزے صرف گرمی میں ہوا کرتے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ایک صاحب سرکار غلام جیلانی صاحب کے انڈیا کے مریدین میں سے تشریف لائے۔ اور ان کے پاس خر بوزے تھے۔ جولا کر سرکار غلام جیلانی صاحب کی خدمت میں پیش کئے۔ سرکار غلام جیلانی صاحب خر بوزے کاٹ کر پھانکیں بناتے اور چھلکا اتار رہے تھے کہ محمد رفیع صاحب آ گئے۔ ملتان کے پیر بھائیوں نے خیال کیا کہ شیخ صاحب کی نعمت سلب ہو گئی ہے۔ ان کی حالت ٹھیک نہیں ہے کس طرح سے معافی دلوائی جائے۔ آپس میں مشورہ کیا اور سرکار غلام جیلانی صاحب سے عرض کی کہ شیخ صاحب سے غلطی ہو گئی ہے آپ معاف فرمادیں۔ بہت منت سماجت کی۔ تو سرکار غلام جیلانی صاحب نے معاف فرمادیا۔ اور خود اپنے دست مبارک سے شیخ صاحب کو خر بوزے کی پھانک کھلائی۔ اور فرمایا کہ آئندہ ایسی غلطی نہ کرنا۔

### ظاہرہ ہوش میں صاحبان مزارات کا ملنا:

چنانچہ انہی ایام میں ایک دن درود شریف پڑھتے پڑھتے محمد رفیع صاحب کی حالت بیہوشی سی ہو گئی اور اسی قدر طول پکڑ گئی کہ بیہوشی میں باتیں ہونی شروع ہو گئیں۔ بزرگان دین سلف متوفیان کی طرف سے حالات و معاملات بالکل صاف درست معلوم ہونا شروع ہو گئے اور اکثر اوقات ظاہر ہوش میں بصورت زندہ انسان ان کے ہمراہ بعض صاحب مزارات سے ملاقات ہوئی۔

## جلالی درویش کی قبر:

ملتان کے مریدین نے سرکار غلام جیلانی صاحب سے عرض کی کہ ملتان کچھری کے پاس ایک قبرستان ہے۔ جہاں کسی ایسے جلالی درویش کی قبر ہے کہ کوئی شخص رات کی بات تو دور کی ہے دن کے بارہ بجے بھی کسی کی جرات نہیں ہوتی کہ اس قبرستان سے گذر جائے۔ گذرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے اوپر خوف اور دہشت طاری ہو جاتی ہے۔ سرکار غلام جیلانی صاحب مریدین کے ساتھ اس قبرستان میں جلالی درویش کی قبر پر گئے اور اپنا دست مبارک اس قبر پر رکھ دیا۔ اور جو جلالی کیفیت تھی ختم کر دی۔ اس کے بعد آج تک کسی کو کچھ نہیں ہوا۔ چاہے رات ہو یا دن کا وقت۔ لوگ بغیر تکلیف کے گذر جاتے ہیں۔

یہ سب کچھ حضرت قبلہ پیر و مرشد کا فیض اور غوث پاک قدس سرہ العزیز کی کرامت ہے اور سرکار پیر و مرشد ایسے معاملات اور واقعات کو حضرت غوث پاک کی کرامت بیان فرماتے اور یہ بھی فرمایا کرتے کہ ہم تم سب آپس میں پیر بھائی ہیں۔ اسی دوران میں حضرت قبلہ سید حسن صاحب کراچی سے واپس آئے اور بیان کیا کہ ہمارے بھائی سید کریم کا کراچی میں انتقال ہو گیا ہے حضرت قبلہ سید صاحب کا ارادہ راولپنڈی جانے کا ہو گیا۔ چنانچہ آپ کی روانگی کے واسطے جناب حاجی محمد سردار صاحب سوداگر چرم قصور کے سپرد کی گئی اس کے بعد سید حسن صاحب تیسری مرتبہ بھی لاہور تشریف لائے مگر اس وقت اسٹیشن لاہور سے ہی براستہ کراچی عراق روانہ ہو گئے۔ حضرت صاحب سے ملاقات نہ ہو سکی۔

حضور غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا نصیحت آموز واقعہ:

(راوی: محترم خلیفہ و سجادہ نشین بشیر احمد صاحب)

قبلہ و کعبہ حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ العزیز کے مریدین

میں سے ایک صاحب پیراں دتا صاحب ساکن راجہ جنگ ضلع قصور کے رہنے والے تھے ایک مرتبہ وہ اپنے پیر و مرشد شیخ غلام جیلانی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مجھے تشنگی (شدت آرزو) ہے۔ سرکار غلام جیلانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ لاہور مولوی صاحب (خلیفہ عطا محمد رحمۃ اللہ علیہ) کے پاس چلے جائیں۔ وہ آپ کے فرمان کے مطابق قبلہ مولوی عطا محمد صاحب رحمہ اللہ کے پاس آ کر سرکار غلام جیلانی صاحب کا سلام اور پیغام دیا کہ مجھے آپ کے پاس بھیجا گیا ہے۔ سرکار رائیونڈ قبلہ مولوی عطا محمد صاحب چونکہ آپ کے پیر بھائی تھے۔ اس لیے اپنے شیخ پیر و مرشد کا پیغام سن کر فرمایا کہ ٹھیک ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ جس مقصد کے لئے آئے ہیں آپ کو مل جائے گا۔ اور آپ ہمارے ساتھ ہی لاہور میں رہیں۔ کچھ دن ہی قیام ہوا تھا کہ قبلہ مولوی عطا محمد صاحب نے پیراں دتا صاحب کو اپنی روحانی توجہ سے اس مقام پر پہنچا دیا کہ سرکار غوث پاک قدس سرہ العزیز کی حضوری نصیب ہوگئی۔ تو اب جو بھی سائل قبلہ مولوی عطا محمد صاحب کے پاس آتا۔ اس کو جواب دینے کے لیے آپ پیراں دتا صاحب کو فرماتے کہ سرکار غوث پاک قدس سرہ العزیز سے پوچھ کر بتائیں کہ ان سائل کا کام ہوگا یا نہیں۔ پیراں دتا صاحب سرکار غوث پاک رحمہ اللہ کی خدمت میں عرض کرتے اور جو بھی جواب ملتا وہ مولوی عطا محمد صاحب کو بتا دیتے معاملہ اسی طرح چلتا رہا کچھ دنوں بعد پیراں دتا صاحب کے دل میں گمان (شک و شبہ) پیدا ہوا کہ مولوی صاحب کے پاس تو کچھ نہیں ہے۔ کیونکہ جو کچھ بھی پوچھتے ہیں مجھ سے پوچھتے ہیں اور لوگوں کو بتاتے ہیں۔ جب پیراں دتا صاحب کے دل میں اس طرح کے وسوسے اور گمان پیدا ہوئے تو قبلہ مولوی عطا محمد صاحب چونکہ چشم بصیرت رکھتے تھے۔ ان کو اس کا علم ہوا تو پیراں دتا صاحب کو حکم دیا کہ آپ علیگڑھ چلے جائیں۔ ایک دو روز کے بعد فقیر خود بھی وہاں آجائے گا۔ پیراں دتا صاحب علیگڑھ قبلہ و کعبہ غلام جیلانی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں حاضر ہوئے

اور سلام عرض کیا جس پر سرکار غلام جیلانی صاحب نے سلام کا جواب نہ دیا۔ اور فرمایا کہ ایک کونے میں بیٹھ جاؤ۔ دو دن بعد مولوی عطا محمد صاحب بھی علیگڑھ تشریف لے گئے۔ جونہی علیگڑھ اسٹیشن پر پہنچے تو پیراں دتا صاحب نے کہنا شروع کر دیا کہ مولوی صاحب علیگڑھ اسٹیشن پر پہنچ چکے ہیں۔ جب گھر کے قریب تھے تو کہنے لگے کہ مولوی صاحب گھر پہنچنے والے ہیں۔ اس پر قبلہ و کعبہ سرکار غلام جیلانی صاحب نے پیراں دتا کو فرمایا کہ خاموش ہو کر بیٹھے رہو۔ قبلہ مولوی عطا محمد صاحب محفل خانہ میں داخل ہوئے اور سرکار غلام جیلانی صاحب کی خدمت میں سلام عرض کیا اور قدم بوسی کی جس پر سرکار غلام جیلانی صاحب نے بڑی شفقت سے خیریت دریافت کرنے کے بعد اپنے پاس بٹھایا اور پیراں دتا کو بھی اپنے پاس بلوایا۔ جب پیراں دتا آپ کے پاس آیا تو سرکار غلام جیلانی صاحب نے پیراں دتا کو فرمایا کہ اپنے منہ پر ہاتھ پھیرو۔ اس نے جلدی سے اپنے منہ پر ہاتھ پھیر لیا۔ ہاتھ کا پھیرنا تھا کہ حضوری کا اثر یک دم زائل ہو گیا۔ تو پیراں دتا رونے لگ گیا۔ سرکار غلام جیلانی صاحب نے فرمایا کہ اب سرکار غوث پاک سے بات کر کے بتاؤ۔ پیراں دتا صاحب کے لیے اب ناممکن تھا کہ وہ سرکار غوث پاک سے بات کر سکتے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ جو فیض حضوری قبلہ و کعبہ مولوی عطا محمد صاحب کی روحانی توجہ سے نصیب ہوا تھا۔ وہ تکبر اور بے ادبی کی وجہ سے جاتا رہا تو قبلہ و کعبہ سرکار غلام جیلانی صاحب نے فرمایا کہ اب جا کر جوتے سینا کہ تم اسی قابل ہو۔

نوٹ: اس واقعہ میں بہت بڑی نصیحت ہے کہ جس بزرگ ہستی کی روحانی توجہ سے فیض حاصل ہوا ہو۔ اپنے آپ کو اس بزرگ ہستی سے افضل سمجھنا بے ادبی کا باعث بنتا ہے۔ اور جو کچھ فیض روحانی حاصل ہوا ہوتا ہے وہ ضائع ہو جاتا ہے۔

رب العزت جل شانہ برگزیدہ ہستیوں کی ہر طرح کی بے ادبی سے محفوظ

فرمائے۔ آمین

## چراغوں کا خود بخود جلنا:

(راوی: محترم مقبول جیلانی صاحبزادہ محترم خلیفہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

قبلہ و کعبہ حضرت پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ العزیز بمعہ اپنے مریدین کے علیگڑھ محفل خانہ میں تشریف فرما تھے مریدین میں محترم خلیفہ عبدالغنی صاحب بھی اس وقت محفل خانہ میں موجود تھے۔ سرکار غلام جیلانی صاحب سے عقیدت رکھنے والی اور اکثر آپ کی خدمت میں حاضر ہونے والی ایک مائی صاحبہ محفل خانہ میں آئی اور قبلہ سرکار غلام جیلانی صاحب سے سوال کیا کہ آپ نے اکثر یہ فرمایا ہے کہ جب شیخ احمد کبیر رفاعی کا ختم شریف پڑھا جاتا ہے تو چراغ خود بخود جل اٹھتے ہیں۔ اس کا کیا ثبوت ہے۔ سرکار غلام جیلانی صاحب اپنی چشم بصیرت سے مائی صاحبہ کے سوال کا مطلب سمجھ گئے کہ یہ عورت چراغوں کا خود بخود جلنا دیکھنا چاہتی ہے۔ اور اگر اس کے سوال کا جواب جو یہ چاہتی ہے نہ دیا گیا تو ہو سکتا ہے کہ یہ عورت اپنے صحیح مذہبی عقیدہ سے دوسرا رخ اختیار کرے۔ اور ایصال ثواب کے لیے جو ختم شریف پڑھے جاتے ہیں اس میں اکثر شرکت کرتی ہے ہو سکتا ہے کہ جواب نہ ملنے پر یہ صحیح عقیدہ سے بیزار ہو جائے۔ جب یہ بات سامنے آئی تو سرکار غلام جیلانی صاحب نے محفل خانے کے جو حضرات منتظمین میں سے تھے ان کو فرمایا کہ ختم شریف پڑھنے کے لیے سجادہ بچھاؤ۔ اور دیئے (چراغ) رکھ دو۔ اور چراغ میں گھی ڈال دو۔ آپ کے حکم کے مطابق چراغوں میں گھی ڈال کر محفل خانے میں رکھ دیئے گئے۔ تو آپ نے ختم شریف شیخ احمد کبیر رفاعی رحمہ اللہ کا پڑھنا شروع کیا اگر کوئی صاحب ختم شریف کے کلمات کو دیکھنا چاہے تو وہ سرکار غلام جیلانی صاحب کی کتاب صلوة القادر یہ یا وسیلہ شفاعت میں دیکھ سکتا ہے۔ ختم شریف کے پڑھنے کے دوران جب آپ شیخ احمد کبیر رفاعی رحمہ اللہ کے اسم مبارک پر آئے تو اسم مبارک کے پڑھتے ہی محفل خانہ میں رکھے ہوئے چراغ خود بخود جل



اٹھے۔ سوال کرنے والی مائی صاحبہ اور حاضرین مجلس نے یہ چشم دید چراغوں کا خود بخود  
جلنا دیکھا۔

### نان بابئی کا سلطان الاذکار مانگنا:

جب قبلہ سرکار معظم حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ لاہور کے  
چوتھے سفر کے بعد علیگڑھ رہائش پذیر ہوئے تو اس دوران آپ کے عقیدت مند  
اور مریدین کی تعداد بہت بڑھ گئی تھی۔ اس لئے لنگر خانہ کے لئے کھانے وغیرہ کا  
بندوبست کرنا ہوتا۔ اگر کوئی ایسے وقت میں آجاتا جب کہ لنگر خانہ بند ہو چکا ہوتا تو اس  
کے کھانے کے لئے آپ نے محفل خانہ کے قریب ایک نان بابئی کو کہہ رکھا تھا کہ جو کوئی  
مریدین یا مسافر وغیرہ آئے اس کو کھانے کے لئے دے دیا کرو اور جو کچھ تم مانگو گے تم  
کو دے دیں گے۔ وہ اس بات پر راضی ہو گیا۔ مریدین یا مسافر جو کوئی آپ کے محفل  
خانہ میں آتا ضرورت کے مطابق نان بابئی سے کھانا وغیرہ منگوالیا جاتا اور سرکار معظم  
جب بھی اس کو رقم کے متعلق پوچھتے کہ کتنی دوں۔ وہ آگے سے ٹال مٹول کر جاتا  
آخر کار ایک دن سرکار معظم نے اس سے فرمایا کہ بھئی معلوم ہوتا ہے کہ کافی رقم بن گئی  
ہوگئی اس لئے بتاؤ کہ کیا دوں۔ مطلب یہ کہ کتنے روپے دوں اس نے آگے سے  
جواب دیا کہ سرکار آپ نے فرمایا تھا کہ جو مانگو گے تم کو دیں گے۔ سرکار معظم نے فرمایا  
کہ بالکل درست ایسا ہی کہا تھا۔ تو وہ کہنے لگا کہ پھر مجھے سلطان الاذکار دیں۔ آپ  
نے فرمایا۔ دیکھو ایسی بات نہ کرو اور ایسی چیز نہ مانگو جس کا تمہیں علم نہیں ہے۔ وہ آگے  
سے بصد رہا۔ کافی سمجھانے کے باوجود جب اس نے اپنی ضد نہ چھوڑی تو آپ نے  
فرمایا کہ اچھا جاؤ اور وضو کر کے آؤ۔ جب نان بابئی وضو کر کے آیا تو آپ کی نگاہ اس پر  
پڑی۔ سرکار معظم کی ایک نگاہ یاد دیکھنا کیا تھا کہ وہ یک دم زمین پر گر پڑا اور بے ہوش ہو  
گیا۔ کافی دیر کے بعد اس کو تھوڑا ہوش آیا تو آپ سرکار نے اس کے لواحقین کو بلایا۔

جب اس کے لواحقین (گھر والے) آئے تو آپ نے فرمایا کہ اس کو لے جاؤ کیونکہ اب یہ نہ تو تمہارے کام کا ہے اور نہ ہی ہمارے۔

تشریح: اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ والوں کی مجلس یا محفل میں آداب کو ملحوظ خاطر رکھے اور جو کچھ وہ فرمائیں ان کا بڑے ادب اور خوش دلی سے کہا مانا جائے۔ ایسی کوئی بات زبان پر نہ لائیں جس کا خود بھی علم نہ ہو کہ کیا کہہ رہا ہوں۔ ایسی کوئی فرمائش نہ کریں کہ جس کو حاصل کر کے اس کو سنبھالنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ ورنہ حال نان بابائی والا ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

### حقیقت سلطان الاذکار:

قبلہ و کعبہ حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ العزیز کے لاہور کے چوتھے سفر کے بعد جب آپ علیگڑھ میں موجود تھے۔ اور اس وقت قبلہ مولوی عطا محمد صاحب بھی علیگڑھ میں آپ کی خدمت میں شب و روز مصروف تھے۔ اور روحانیت کی منزلوں کو اپنے شیخ کے توسل سے درجہ بدرجہ طے کرتے ہوئے کامیابی کی طرف گامزن تھے تو ان دنوں علیگڑھ میں کچھ مریدین اکٹھے مل کر ایک ذکر یا ختم پڑھا کرتے تھے اور اس کو مکمل کرنے کے لیے تقریباً چار گھنٹے لگتے تھے ایک روز سرکار غلام جیلانی صاحب نے مولوی عطا محمد صاحب سے فرمایا کہ آج آپ اکیلے اس ختم کو پڑھیں گے مولوی عطا محمد فکر مند ہوئے کہ آج معلوم نہیں کیا وجہ ہے جو مجھے اکیلے کو پڑھنے کے لیے کہا گیا ہے بہت پریشان ہوئے کیونکہ آپ جانتے تھے کہ روزانہ اکٹھے مل کر جب سب پڑھتے ہیں تو چار گھنٹے لگ جاتے ہیں تو جب میں اکیلا پڑھوں گا تو کیا ہو گا دن رات میں مشکل سے ہی پڑھ سکوں گا۔ بہر حال اپنے شیخ کے حکم کے مطابق آپ اکیلے پڑھنے کے لیے بیٹھ گئے تو آپ جب پڑھ رہے تھے سرکار غلام جیلانی صاحب تشریف لائے۔ اور اپنا رو مال مولوی صاحب کے کندھوں پر ڈال دیا جب مولوی

صاحب مکمل پڑھ چکے تو دیکھا کہ ختم شریف کو مکمل کرنے میں چار گھنٹے ہی لگے ہیں۔ بہت حیران ہوئے۔ جب دوسرے روز پڑھنا شروع کیا تو مکمل ختم شریف پڑھنے میں تین گھنٹے لگے۔ تیسرے دن جب آپ پڑھنے بیٹھے تو مکمل ختم شریف پڑھنے میں دو گھنٹے لگے جب چوتھے روز پڑھنے بیٹھے تو مکمل ختم شریف پڑھنے میں ایک گھنٹہ لگا۔ اسی طرح جب آپ پانچویں روز پڑھنے کے لیے بیٹھے اور ابھی گھٹیوں کو پڑھنا ہی شروع کیا تھا۔ کہ غیب سے ندا آئی کہ ملک کر دیں۔ (ختم شریف مکمل ہو گیا) آپ نے حسب معمول ایصال ثواب کیا۔ اور اپنے شیخ کی خدمت میں جا کر سارا ماجرا بیان کیا۔ تو سرکار غلام جیلانی صاحب قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ بیٹے آپ کو مبارک ہو آپ اس منزل میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور یہ منزل سلطان الاذکار ہونے کی ہے۔ وہ اس طرح کہ انسان کے جسم میں تقریباً ساڑھے تین کروڑ سوراخ یا بال ہیں تو جب کوئی اس منزل پر پہنچتا ہے تو اس کا ایک بار پڑھنا ساڑھے تین کروڑ مرتبہ پڑھنے کے برابر ہو جاتا ہے۔

اس کو راقم الحروف نے خود بھی مشاہدہ کیا ہے کہ جب ملتان میں وہ اپنے شیخ پیر و مرشد محمد ذوالفقار خان آفریدی صاحب رحمہ اللہ کے ساتھ ملکر بعد نماز عشاء ختم الانبیاء پڑھا کرتا تھا تو قبلہ خان صاحب اتنی رفتار سے گھٹیوں کو پھینکتے تھے کہ ابھی میں ایک ہی مرتبہ مشکل سے سورہ فاتحہ پڑھ پاتا تھا کہ قبلہ و کعبہ خاں صاحب ساری گھٹیوں کو پھینک دیتے تھے۔ اور آج اس بات کو سائنسی علوم اور لیبارٹریز ٹیسٹ سے ثابت کیا جا چکا ہے کہ جب کوئی شخص کسی عمل میں مصروف ہوتا ہے تو اس کا اثر اس کے ہر بال پر نمایاں نظر آتا ہے یعنی اس کے فعل میں اس کا مکمل جسم شامل ہوتا ہے۔ اور ہر بال بھی اسی طرح سلطان الاذکار کی منزل پانے والے کے ساتھ پڑھنے میں شامل ہوتا ہے۔

## خلفاء صاحبان:

قبلہ و کعبہ حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی سروری سرمدی قادری جیلانی قدس سرہ العزیز نے اپنے مریدین میں سے ستائیس (۲۷) برگزیدہ ہستیوں کو خلافت سے نوازا اور تیرہ (۱۳) خلفاء جن کو پھر کسی دوسرے وقت میں خرقہ وغیرہ دینا تھا اور وہ خلفاء صاحبان ستائیس خلفاء میں سے یہ ہیں۔

- ۱- خلیفہ جناب مولوی نبی بخش صاحب حکیم راجہ جنگ ضلع قصور۔
- ۲- خلیفہ جناب سید امام علی شاہ صاحب۔ خادم قدیم خلیفہ نبی بخش صاحب۔ راجہ جنگ ضلع قصور۔
- ۳- خلیفہ جناب مولوی پیر جی امید علی صاحب ہنگلی برادران ضلع ڈھاکہ۔
- ۴- خلیفہ جناب ایس احمد حسین صاحب سوداگر چرم میلو شام ضلع ارکاٹ (مدراں)
- ۵- خلیفہ جناب سید محمد حسن صاحب سجادہ نشین دربار شاہ مدار مقام مکن پور ضلع کانپور
- ۶- خلیفہ جناب سید غلام زین العابدین صاحب سجادہ نشین اولاد حضرت سید بھیک میراں صاحب کپورتھلہ۔
- ۷- خلیفہ جناب حکیم کرم الہی صاحب کوٹ پیراں تحصیل قصور ضلع لاہور۔
- ۸- خلیفہ جناب حضرت سید محمد یسین صاحب۔ شاہ جہانپور
- ۹- خلیفہ جناب صاحبزادہ میاں سید قاسم حسین صاحب فرخ آباد
- ۱۰- خلیفہ جناب مولوی عبدالطیف صاحب علی گڑھ
- ۱۱- خلیفہ جناب سید نواب علی شاہ فیروز پوری
- ۱۲- خلیفہ جناب مولوی عبدالکریم صاحب جے پوری۔

۱۲۔ خلیفہ جناب بدرالدین صاحب۔ ضلع وہاڑی۔ پاکستان  
 خلیفہ جناب بدرالدین صاحب رحمہ اللہ کو خلافت اور خرقہ قبلہ و کعبہ مولوی عطا  
 محمد صاحب رحمہ اللہ نے حضرت پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ العزیز کے وصال کے  
 بعد اپنے پیر و مرشد کے حکم سے عطا فرمایا۔ جس کا ذکر سرکار غلام جیلانی صاحب کے  
 وصال کے بعد کے واقعات میں مفصل درج ہے۔

### خلفاء صاحبان خرقہ :

مندرجہ ذیل خلفاء صاحبان خرقہ وہ ہیں جو قبل از حکیم کرم الہی صاحب  
 کے خلافت حاصل کر چکے تھے۔ جس ترتیب یا سلسلہ وار خلافت اور خرقہ عطا ہوا۔ اسی  
 ترتیب سے تحریر کیا گیا ہے۔

- ۱۔ جناب خلیفہ عبدالغنی صاحب بمقام کراچی ضلع گجرات۔ پاکستان
- ۲۔ جناب خلیفہ سید حسن صاحب بمقام متھرا۔ ہندوستان
- ۳۔ جناب خلیفہ احمد علی صاحب
- ۴۔ جناب خلیفہ عبدالصمد صاحب
- ۵۔ جناب حافظ غلام حسین صاحب۔ علیگڑھ
- ۶۔ جناب سید حامد علی صاحب
- ۷۔ جناب خلیفہ انور علی شاہ صاحب
- ۸۔ جناب خلیفہ حضرت مولوی عطا محمد صاحب۔ رائیونڈ ضلع لاہور۔ پاکستان
- ۸۔ جناب خلیفہ محمد خان صاحب
- ۱۰۔ جناب خلیفہ مولوی بدرالاسلام صاحب بمقام انبالہ
- ۱۱۔ جناب خلیفہ حاجی مولا بخش صاحب بمقام کراچی پاکستان
- ۱۲۔ جناب خلیفہ محمد صادق علی صاحب

۱۳۔ جناب خلیفہ مولوی مظفر دین صاحب۔ ملتان۔ پاکستان (ان کو خلافت اور خرقہ کس وقت دیا گیا معلوم نہیں ہو سکا)

۱۴۔ جناب خلیفہ برکت علی صاحب راجہ جنگ تحصیل و ضلع قصور اپنے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ سرکار معظم ان کو اپنا خاص خلیفہ فرماتے تھے اور ان کو وہ خرقہ عطا کیا گیا جو پیر سید مصطفیٰ صاحب نے بوقت خلافت بغداد میں ہندوستان کی طرز کا پا جامہ اور قمیض سلمہ ستارے کے کام والی سرکار معظم حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ کو عطا کیا گیا تھا۔ یہ خرقہ سرکار معظم کے امر سے ان کے لال ٹرنک میں امانتاً رکھا ہوا تھا۔

### اقسام خلافت:

- |                 |             |             |
|-----------------|-------------|-------------|
| (۱) خلافت الہیہ | (۲) اصالتاً | (۳) اجازتاً |
| (۴) اجمالاً     | (۵) واشتاً  | (۶) حکماً   |
| (۷) تکلیفاً     | (۸) اویسیہ  |             |
- ۱۔ خلافت الہیہ بامر الہی کسی کو خلافت عطا کی جاوے
  - ۲۔ اصالتاً مرشد مرید کی اہلیت و لیاقت کا اندازہ لگا کر خود اسے خلافت عطا کرے اور کسی مقام پر ہدایت کیلئے مامور کرے۔
  - ۳۔ اجازتاً یہ ہے کہ مرشد اہلیت دیکھ کر خلافت عطا کرے اور مرید کرنے کی اجازت بھی دے۔
  - ۴۔ اجمالاً: یہ محض سجادہ نشین ہوتا ہے۔ پیر کسی کو خلافت دیئے بغیر انتقال کر گیا۔ سب نے مل کر اسے صاحب سجادہ و خلفیہ بنا دیا۔
  - ۵۔ واشتاً: یہ کہ پیر نے کسی کو خلیفہ نہ کیا مگر اس کی اولاد میں سے کوئی لائق شخص مند

- ۶۔ حکماً: یہ کہ پیر کا انتقال ہوا۔ وارثوں میں اختلاف ہوا۔ حاکم وقت نے کسی رشتہ دار یا لائق شخص کو مقرر کر دیا۔
- ۷۔ تکلیفاً: یہ ہے کہ مرید نے اصرار کیا۔ دوسروں نے سفارش کی۔ پیر نے مروتاً خلافت دے دی یہ بھی ٹھیک نہیں ہے۔
- ۸۔ اویسہ: یہ ہے کہ کسی شخص کو بسبب ریاضت و مجاہدہ کے کسی صاحب مزار سے عالم رویا میں فیض حاصل ہو اور اجازت سلسلہ بیعت ہو۔

### صوفیانہ کلام:

حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی سروری سرمدی قادری جیلانی قدس سرہ العزیز کا شاعرانہ کلام جو وقتاً فوقتاً آپ کی زبان مبارک سے نکلا۔ اس میں سوائے حمد و ثناء باری تعالیٰ اور عقیدت کے رنگ برنگ پھولوں کا گلہستہ جو آپ نے حضور سرور کائنات احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالیہ میں بطور سلام پیش کیا اور کبھی مناجات کی صورت میں عاجزی اور انکساری کے ساتھ رب ذوالجلال جل شانہ کی بارگاہ ایزدی میں عرض گذاشت کی اور کبھی توبہ اور استغفار کے لیے رباعیات لکھیں۔ اور آپ کا کلام ہما اوست (ترانہ احدیت) میں وحدت الوجود کو آشکارا کیا۔ ان سب میں اہل محبت کے لیے ایک پیش بہا قیمتی خزانہ دے گئے جس کو پڑھ کر اور سن کر ایمانی قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ دل میں ایمان کی روشنی اور تازگی کی خوشبو ملتی ہے۔ اہل ذوق و شوق اسے پڑھ کر وجد و سرور میں آجاتے ہیں۔ اور جن اصحاب کی نعمت باطنیہ زائل ہو چکی ہو وہ آپ کے کلام سے بارگاہ رب العزت میں اعلیٰ مقام اور درجات حاصل کر جاتے ہیں کیا ہی اچھا ہو جو آج کل کے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں فلمی گانوں کی بجائے انہی نیک لوگوں کے صوفیانہ کلام کی نعت خوانی کا شرف حاصل کریں۔

نہ تنہا ہست جامی نعت خوانش

(مولانا) جامی اکیلا نعت نہیں کہہ رہا بلکہ

خدائے ما ثنا خوان محمد ﷺ

خود خدا ثنا خوان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے

رباعی عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

سرکار معظم ﷺ اپنے آقا اور پیر و مرشد سلطان الاولیاء حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی روحانی تعلیم کے صدقے میں عشق رسول ﷺ میں بھی درجہ اتم پر فائز تھے۔ آپ کے مندرجہ ذیل اشعار سے منزل عشق کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

زلف احمد ﷺ بہ دل مبتلا ہو گیا

حق سے ملنے کا ایک سلسلہ ہو گیا

آئینہ ذاتِ حق نے رکھا روبرو

اسی شکل کا پھر دوسرا ہو گیا

عکس ذاتِ الہی تھا آئینہ میں

نام اسی عکس کا مصطفیٰ ﷺ ہو گیا

اسی مشعل سے روشن ہوئیں مشعلیں

جس سے روشن سمک تا سماک ہو گیا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ثَبَّتْ أَقْدَامَنَا

نام تیرا سمیع الدعاء ہو گیا

قَالَ قَالَ کہا درد دل میں نہیں

یہ تو جوش جنوں اک بلا ہو گیا



سب کسی کو ہے تیرے کرم پر نظر  
بے کسوں کا تو ہی آسرا ہو گیا  
غوث و ابدال تیرے ولی سب ہوئے  
عبد جیلاں بھی تیرا گدا ہو گیا

### عاجزی و انکساری:

عاجزی اور انکساری تصوف اور درویشی کا خاصہ ہے جس طالب میں یہ صفت نہ ہو وہ اللہ کا درویش کہلانے کا مستحق نہیں۔ قبلہ پیر و مرشد غلام جیلانی صاحب میں یہ صفت بھی کمال کی تھی۔ کبھی ہم یا میں کا لفظ ادا نہیں فرماتے تھے۔ سائلوں سے یہی فرماتے کہ فقیر دعا کرتا ہے۔ آپ کی مندرجہ ذیل رباعی بھی اسی صفت کی غمازی کرتی ہے اور اسی رباعی کو ان کے خلیفہ جناب مولوی عطا محمد صاحب نے اپنی کتاب وسیلہ شفاعت میں تحریر کیا اور یہ رباعی اب ہر ختم شریف پر پہلے پڑھی جاتی ہے۔ اگر کوئی درویش اپنی نعمت باطنیہ سے محروم ہو چکا ہو تو اس رباعی استغفار یہ کی مداومت سے افضل ترین درجہ حاصل کرے گا۔

### دعائے استغفار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَنَا خَاطِیٌّ وَ ذَنْبٌ كَثِیْرًا	اِرْحَمْ اِرْحَمْ یَا سَتَّارُ
اَسْتَغْفَرُ لِكُلِّ ذَنْوَبٍ	وَ اَغْفِرْ وَ اَغْفِرْ یَا غَفَّارُ
رَحِیْمٌ رَاحِبًا رَبِّ اَنَا مِی	جَلِیْلٌ قَادِرٌ اِسْمُ اَسَامِی

إِلَهِي مَالِكُ الْمَلِكِ تَمَامِي  
 صَلَوَةٌ دَائِمًا أَبَدًا دَوَامِي  
 عَلِي يَسِينِ وَطَهُ وَالسَّلَامِي  
 وَعَلِي آلِ مُحَمَّدٍ ذُو الْكِرَامِي  
 وَأَصْحَابِ نَبِيِّ أَعْلَى مَقَامِي  
 وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْغَوْتِ أَنْامِي  
 بِبَطْنِ مُصْطَفَى حُسْنِ تَمَامِي  
 بِه سُلْطَانِ أَوَيْسِ خَوَاجَه شَامِي  
 عَلِي مَسْكِينِ جِيلَانِي مَدَامِي  
 نَظْرُ الطَّافِ وَإِكْرَامِ دَوَامِي



### رباعی محبوبیہ:

آپ کا کلام جس کو رباعی محبوبیہ کہتے ہیں اس میں آپ نے دیدار مرشد کے واسطے التجا کی اور پیر و مرشد کی طرف سے جواب یعنی اس رباعی میں مرشد سے سوال اور مرشد کا جواب با کمال ملتا ہے اور آپ کو اپنے شیخ سے کس قدر لگاؤ تھا۔ اس کی جھلک نظر آتی ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ شیخ کی توجہ اور دعا سے بزرگان دین اور اولیاء عظام کی زیارات ہوتی ہیں جس قدر شیخ (پیر) سے رابطہ ہوگا اسی قدر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق نصیب ہوگا اور اسی قدر ذات باری تعالیٰ کا قرب نصیب ہوگا۔ تصور شیخ کے لئے اکسیر ہے۔ بعد نماز عشاء ۳۱۳ مرتبہ اول آخردرو شریف پڑھے۔

التجا:

قسم تجھ کو مرشد کی اے عبد جیلاں  
 کرم کی نظر اک ادھر دیکھ لینا  
 چپکے سے میرے شیشہ دل میں آنا  
 نہ ہوگی کسی کو خبر دیکھ لینا

جواب التجا:

تیرے خانہ دل میں آباد ہم ہیں  
ہمیں شاد ہیں اور ناشاد ہم ہیں  
جہاں میں نیرنگیاں ہیں ہماری  
ہمیں قیس ہیں اور فرہاد ہم ہیں  
ہمیں قم باذنی کے پردے میں بولے  
ہمیں مست ہیں اور آزاد ہم ہیں  
پہلے دوئی کا پردہ اٹھا عبد جیلاں  
تو پھر تیری بستی میں آباد ہم ہیں

رباعی غوثیہ:

حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی سروری سرمدی قادری جیلانی قدس سرہ  
نے یہ رباعی غوثیہ محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت سلطان شیخ سید عبدالقادر جیلانی  
قدس سرہ کی شان میں کہی ہے۔ آپ سرکار غوث پاک سے بے پناہ محبت اور انس  
رکھتے تھے اور سرکار غوث پاک بھی آپ کو اپنا بیٹا کہتے تھے۔ جس کا ذکر جب آپ  
بغداد شریف گئے تو آپ کے پیرومرشد سجادہ نشین وکلیدار سید مصطفیٰ القادری نے یہ خوش  
خبری دی اور آپ کو بلاد ہند میں خدمت الخلائق کے لئے روانہ کیا۔

إِلٰهِي بَلُطْفُ بَكَيْفُ سَرُورُ  
صَلْوَةٌ سَلَامٌ عَلٰی نُورِ نُورُ  
وَ عَلِيٍّ اِلٍ وَاَصْحَابِ وَ صِدْقِ صَبُورُ  
وَ عَلٰی الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ بِشَانِ ظُهُورُ

## رباعی اویسیہ یا صلوة یمینی:

حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی سروری سرمدی قادری جیلانی قدس سرہ نے یہ رباعی حضرت خواجہ اولیس قرنی رضی اللہ عنہ سے اُنس و لگاؤ اور ان کی شان میں کہی ہے۔ اکثر سلسلہ کے حضرات اس رباعی اویسیہ یا صلوة یمینی کو ختم سرور یہ میں تین بار بالجہر پڑھتے ہیں۔ سرکار غلام جیلانی صاحب کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں کے ساتھ کتنا لگاؤ تھا یہ رباعی اویسیہ اُس کی منہ بولتی تصویر ہے۔

يَا اَللّٰهُ صَلَوٰةٍ يَّمِيْنِيْ  
 نَبِيِّ خَيْرِ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ  
 عَلٰى رَوْفِ الرَّحِيْمِ مَدِيْنِيْ  
 صَلَوٰةً دَائِمًا اُوَيْسِ قَرْنِيْ

کلام ہمہ اوست:

سب کچھ اللہ ہے

حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی سروری سرمدی قادری جیلانی قدس سرہ کا یہ شاعرانہ کلام جس کو ترانہ احدیت بھی کہتے ہیں۔ جس میں وحدت الوجود کو آشکارا کیا گیا ہے۔ اس کلام سے آپ کا ظرف کتنا وسیع اور اعلیٰ تھا کا احساس ہوتا ہے۔ یہ کلام باکمال تصوف کی اعلیٰ ترین بلندیوں کو چھوتا ہے۔ آپ کا یہ کلام خاص پڑھنے اور سمجھنے کے لئے خاصوں والی خاصیت بھی مانگتا ہے۔

منم آشکارا و پنہاں منم

ظاہر اور پوشیدہ میں ہوں

منم آدم و ماہ کنعان منم

آدم اور کنعان کا چاند میں ہوں

کہ نیرنگی ماز کونین ہست

کائنات میں ہم نے اپنے جلوؤں کو آشکارا کیا ہے

عمیاں راعیانم کہ پنہاں منم

جو بھی عمیاں یا پنہاں (پوشیدہ) ہے وہ میں ہو

منم آشکارا نہاں و عمیاں

پوشیدہ اور ظاہر میں، میں ہی آشکارا ہوں (میرے ہی جلوے ہیں)

چہ گونہ چہ گوئم کہ پنہاں منم

اور کیا کہوں کہ بس میں تو پنہاں (پوشیدہ) ہوں

منم آدم و جان حوا منم

میں ہی آدم ہوں اور جان حوا میں ہوں

کہ داؤدِ دوراں سلیمان منم

اور موجودہ دور کا داؤد اور سلیمان میں ہوں

منم ہستیءِ دو جہاں و زماں

دونوں جہانوں میں وجود میرا ہی ہے اور میں ہی زمانہ ہوں

منم خاورِ شاہِ سلطان منم

میں آفتاب ہوں اور بادشاہ و سلطان ہوں

منم سجدہ گاہِ ملکوتیاں

فرشتوں کی سجدہ گاہ میں ہوں

کہ جلوہ نما بشکلِ انسان منم

انسان کی شکل میں جلوہ گر میں ہوں

منم احمد صلی اللہ علیہ وسلم و محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہرہ مرسلان

احمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو سید الانبیاء ہیں وہ میں ہوں

منم ہادیءِ ختمِ نبیاں منم

تمام انبیاء کا ہادی اور خاتم میں ہوں

منم غوثِ الاعظم شہرہ محی الدین

غوثِ الاعظم میں ہوں دین کو زندہ کرنے والا میں ہوں

کہ محبوبِ حق شاہِ جیلاں منم

اور محبوبِ حق اور شاہِ جیلاں میں ہوں

کہ من مردہ بارات را زندہ کرد  
مردہ بارات کو میں نے زندہ کیا

بہیں قدرتِ حق کہ سبحان منم  
اللہ کی قدرت اور ذات پاک میں ہوں

کہ آں ربّ اَرَنِی کلیمِ بہ طور  
موسیٰ نے طور پر عرض کی اے اللہ تو مجھے اپنا آپ دیکھا

صداءِ لَن ترانی کہ سبحان منم  
اور صدائے لَن ترانی (اے موسیٰ تو مجھے نہیں دیکھ سکتا) وہ میں ہو

کدام کہ ساقی دریں میکدہ  
اس میکدے کا ساقی کون ہے

کہ پیرِ مُغاں شیخِ شیخاں منم  
میکدے کے پیروں کا پیر اور شیخوں کا شیخ میں ہوں

منم آب و تابِ دُرِ شاہوار  
چمکتے ہوئے ستارے کی آب و تاب میں ہوں

منم آبِ باراں و نیساں منم  
آبِ باراں اور آبِ نیساں میں ہوں

نمودم بے نقش و نقاشیاں  
بے نشان و بے نقش میں ہوں

کہ نقاش و خلاق و یزداں منم  
اور نشان و نقش و تخلیق و خالق و یزداں میں ہوں

کدام کہ جلوۂ کنعاں بتکدہ  
کنعاں کے بت کدہ کا جلوہ کون ہے (زینبا علیہا السلام کی طرف اشارہ ہے)

کہ شاہِ بُتاں حُسنِ خوباں منم  
خوبوں کا خوب اور حسینوں کا حسن میں ہوں

منم کوہ کن جان شیریں بدال  
میں ہوں کوہ کن جان شیریں

منم تیشہ فرہاد و پیکاں منم  
فرہاد کا تیشہ (اور نیزہ) میں ہوں

کہ حرفِ دوئی برگین لوحِ دل  
دل کے ورق سے دوئی کا لفظ مٹادے

بداں آنکہ تا ذات رحماں منم

ذات و کائنات میں، میں ہی میں ہوں (جہاں سے رحمان تک میں ہی ہوں)



دَرِ رَاہِ عَشَقِ بِنِ گَمِ شَدَہِ بَے شَمَارِ  
عَشَقِ کِی رَاہِ مِیْنِ بڑے رَاستے کھو بیٹھے ہِیْنِ

کَہ دَشْتِ بَیَابَاں وِیْرَاں مَنَمِ  
دَشْتِ وِیْبَابَاں (اوریہ رَاہِ وِیْرَاں) مِیْنِ ہوں

سَلُوکِ طَرِیْقَتِ وِ ہَمِ مَعْرِفَتِ  
رَاہِ طَرِیْقَتِ اوری مَعْرِفَتِ

مَنَمِ طَالِبِ وِ پِیْرِ پِیْرَاں مَنَمِ  
طَالِبِ وِ مَطْلُوْبِ اوری پِیْرُوں کَا پِیْرِ مِیْنِ ہوں

پَے ہَادِیْ وِ گَمْرَاہِ گَمْرَاہَاں  
گَمِ کَرْدَہِ رَاہِ ہوں یَا ہِدَایْتِ یَا فِتَہِ (گَمْرَاہِ ہوں یَا ہَادِیْ)

مَنَمِ ہَادِیْ وِ شَاہِ عَرَفَاں مَنَمِ  
سَبِ کَا ہَادِیْ اوری مَعْرِفَتِ کَا شَاہِ مِیْنِ ہوں

مَنَمِ مَصْطَفَا نِیْمِ بَہِ خَلْقِ جِہَاں  
تَمَامِ دُنْیَا کِی مَخْلُوْقَاتِ کَے لَئے مِیْنِ مَصْطَفَا ہوں

بَسِیْرَ نِہَاں عِبْدِ جِیْلَاں مَنَمِ  
اوری اِیکِ پُوْشِیْدَہِ رَازِ کِی وَجِہِ سَے مِیْنِ عِبْدِ جِیْلَاں ہوں

## کلام اسرارِ قدسیہ یا اسرارِ حق:

من عاجزو مفلس و عاصم زار و حقیر خاطم  
 ہر لمحہ عنایت می خواہم اے رب کریم معین مدد دے  
 مسکین و اسیر و بیمار من طاعت زہد و نمدارم  
 بر فضل و کرم تو نگہ دارم اے رحمت رب قرین مدد دے  
 رحمن و رحیم غفور توئی ستار و کریم معین مدد دے  
 اے حیٰ امحیٰ قادر کلی اے مالک ملک یقین مدد دے  
 جلوہ تو ہمہ شی پنہاں وز پردہ ۽ پردہ شدی تو بیاں  
 از نام محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ گشت عیاں اے مسند عرش بریں مدد دے  
 یا شاہ شہیداں جنگ اُحد وے شان نبی اللہ الصمد  
 یا حضرت حمزہ عم نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یا عاشق و سرور دین مدد دے  
 حسینؑ و امام شہید توئی یا بنت نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و علیؑ  
 اے مظہر ذات و صفات توئی اے ہادی دین متیں مدد دے  
 فانی فاللہ باقی باللہ یا عاشق ذات رسول اللہ  
 یا خواجہ اولیس محبت اللہ یا مظہر سرور دین مدد دے  
 محبوب نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دل بند علیؑ یا باز الاشہب کل ولی  
 یا غوث الاعظم سرالہ سلطان محی الدین مدد دے  
 سلطان جہاں شاہ خوباں اے مظہر غوث زمین و زماں  
 یا پیر مصطفیٰ سیدنا یا سر مکان و مکین مدد دے  
 سلطانی تیری ابد الابدی یا ذات احد فرد الفردی  
 یا قادر کل حتی الابدی کونین ظہور مکیں مدد دے

در بحر گناہ غرقا بم من راہ نجات نمی آہم  
 من زار و نزار ہی نالم سر سجدہ نہاد و جبیں مدد دے  
 جیلانی گدائم شاہ ترا از لطف مکن محروم مرا  
 ایں فضل و کرم شیوہ تیرا اے راحت جان حزیں مدد دے  
 از فضل تو کن شاداں و فرحاں ہم کن فیکون زمین و زماں  
 حلال العقود و نہاں و عیاں حلال کمال چنیں مدد دے



### مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات:

بخاصاں خدا و نبی مرسلان  
 جمیع خلاق و اہل دلاں  
 تو باب اجابت میرا باب کن  
 کہ مسکین بے چارہ ام لطف و کن  
 تو دانندہ نیک و بدرا مرا  
 تو ستار غفار حامی مرا  
 کہ من عاجزم عبد جیلاں فقیر  
 تراحم بکن اے سمیع بصیر  
 حبیب الہی رسول انام  
 علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام  
 کہ اس سلسلہ قادری پر مدام  
 ہو باران رحمت خدائے انام

اجالا شب قدر ہو گور میں  
 ہو باران رحمت بڑے زور میں  
 کہ دھل جائیں عصیاں کے دفتر تمام  
 بحق محمد علیہ السلام  
 دعا میری مقبول کر اے خدا  
 بخسین کبرائے و شیر خدا  
 تو کر سائلوں کی دعا مستجاب  
 شتابی سے دے کھول رحمت کے باب  
 یہ در پر پڑے ہیں جو سائل ترے  
 تو کر کشت امید ان کے ہرے  
 نہیں در سے محروم سائل پھرا  
 کرم اور سخاوت ہے شیوہ ترا  
 سخاوت کی ہے تیری دو جگ میں دھوم  
 ہے در پر تیرے سائلوں کا ہجوم  
 ازل سے ابد تک ہے باڑہ تیرا  
 نہیں کوئی ثانی ہے ہمتا تیرا  
 یہ وہ گنج ہے فیض لطف عمیم  
 جہاں تجھ کو کہتا رحیم و کریم  
 نبی و رسل غوث اقطاب سب  
 غنی تیرے در کے ہیں محتاج سب  
 کریما کرم کر میرے حال پر

نظر کر نہ اب میرے اعمال پر  
 تو بھر دے کرم سے یہ کاسہ میرا  
 نہیں کوئی محروم در سے پھرا  
 تو کر خاتمہ سب کا ایماں پر  
 تصدق میں مرشد کے عرفاں پر  
 عطا تیرے در کا ہے مسکین گدا  
 کرم کر بحق شہ مصطفیٰ  
 عطا تیرے در کا ہے مسکین فقیر  
 کرم کر بحق شہ دستگیر  
 اسے باد سر سر سے ہر دم بچا  
 پئے عبد جیلاں و شیر خدا  
 تصدق میں یا رب مناجات کے  
 طفیل نبی اور سادات کے  
 پڑھے یا سننے اس مناجات کو  
 روا کر دے اس کی حاجات کو



عریضہ:

جب قبلہ و کعبہ حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ العزیز کی روحانی  
 شہرت کا چرچہ عام ہوا اور تمام ہندوستان سے کہ ابھی پاکستان نہیں بنا تھا مخلوق خدا  
 فیض حاصل کرنے کے لیے ان کے مریدین ہونے لگے۔ جس کسی کو آپ کی کرامات  
 اور فیض و برکات کا علم ہوتا وہ آپ سے ملنے کی خواہش ضرور کرتا یا کم از کم خط و کتابت

سے ہی فیض حاصل کرنے کی کوشش کرتا۔ اور پروردگار عالم جل شانہ آپ کی دعاؤں کے طفیل مخلوق خدا کی حاجات اور مشکل کشائی فرماتے اسی زمانے میں کسی سائل نے آپ کی روحانی شہرت سے متاثر ہو کر بذریعہ خط مندرجہ ذیل عریضہ آپ کی خدمت اقدس میں ارسال کیا۔ اور عریضہ میں پیر و مرشد غلام جیلانی صاحب کے تعریفی و توصیفی اشعار کے ساتھ اپنی حاجات کو بھی اس عریضہ میں بطور اشعار لکھا۔ بعد میں وہ اشعار جو اس صاحب نے اپنی حاجت اور مطلب کے لیے لکھے تھے وہ پردہ پوشی فرماتے ہوئے ان کو نکال دیا گیا۔ اور پیر و مرشد غلام جیلانی صاحب کے تعریفی اور توصیفی اشعار پر مبنی عریضہ محفوظ کر لیا گیا۔

ایک رات آپ کے خلیفہ اول جناب عبدالغنی صاحب رحمہ اللہ نے عالم رویاً میں دیکھا کہ قبلہ پیر و مرشد غلام جیلانی صاحب اپنے حلقہ مریدین سے استفسار فرما رہے ہیں کہ عریضہ کیا ہے اور کیسے پڑھا جاتا ہے سب مریدین خاموش تھے کہ محترم عبدالغنی صاحب اور ان کے معتقدین اور محبین نے اسی طور با آواز بلند عریضہ پڑھنا شروع کر دیا۔ تب سے یہ عریضہ مقبول ہوا اور اس وقت سے باقاعدہ محترم جناب عبدالغنی صاحب اور ان کے مریدین نے ہر ذکر و اذکار سے پہلے اس کو پڑھنا لازم قرار دیا بلکہ اس کے بغیر محترم جناب عبدالغنی صاحب اور ان کے حلقہ مریدین کوئی بھی ختم شریف و جلسہ اور محفل نامکمل سمجھتے ہیں لیکن اگر قبلہ مولوی عطا محمد صاحب رانیونڈ اور حضرت شیخ بدرالدین صاحب و ہاڑی کے حلقہ مریدین کو دیکھا جائے تو ان کے لیے پیر و مرشد غلام جیلانی صاحب نے اپنا خود تحریر کردہ عریضہ ہر ختم شریف سے پہلے پڑھنے کے لیے دیا ہے۔ جو کہ رباعی استغفار یہ کے عنوان سے اس کتاب میں تحریر ہے یہ پیر و مرشد غلام جیلانی صاحب کا کرم ہے کہ کرم اور فیض کے مختلف رنگ اجاگر کئے ہوئے ہیں۔ کسی کو یہ عریضہ دے دیا اور کسی کو اپنا تحریر کردہ عریضہ عطا فرما دیا۔ اس لیے قبلہ مولوی عطا محمد اور اور قبلہ و کعبہ شیخ بدرالدین صاحبان کے حلقہ ارباب ہر ختم سے پہلے

رباعی استغفار یہ پڑھتے ہیں۔

عریضہ:

ابتدائے عریضہ بسم اللہ

ابتدا در خواست بسم اللہ سے ہے

بر لب خامہ ضرب الا اللہ

میرے قلم پر ضرب الا اللہ ہے

کاملے لا الہ الا اللہ

مکمل کلام لا الہ الا اللہ ہے

نائب حضرت رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائب

قطب الاقطاب عارف باللہ

سب قطبوں سے بڑے قطب اور اللہ کے عارف

پیرو ملت خلیل اللہ

حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی ملت کے پیرو

مرشدی غلام جیلانی

مرشد غلام جیلانی

رہنمائے طریق یزدانی  
اللہ کی طرف جانے والے راستے کے راہنما ہیں

رہنمائے شریعت احمد  
میرے مرشد غلام جیلانی شریعت احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راہنما ہیں

مقتدائے طریقت احمد  
طریقت احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیشوا ہیں

سر علم حقیقت ربی  
اللہ کے علم حقیقت کا راز ہیں

گلشن معرفت خفی و جلی

ظاہری اور باطنی حقائق و معارف کا باغ ہیں

ہم چوں ذات و صفات حق اللہ

ان کی ذات میں صفات باری تعالیٰ کا عکس ملتا ہے

فانی و باقی و بقا باللہ

فنا فی اللہ اور بقا باللہ کی منزل پر ہیں

مرشدی غلام جیلانی

مرشد غلام جیلانی



رہنمائے طریق یزدانی

اللہ کی طرف جانے والے راستے کے راہنما ہیں

آفتاب آسمان لاہوتی

آسمان لاہوت (یہ ایک بلند ترین مقام ہے جو صرف پاکیزہ ذات

کا مسکن ہے) کے سورج ہیں

مہتاب جمال جبروتی

جمال جبروتی کے ماہتاب (چاند) ہیں

راز بلوغ دار نکات ناسوتی

عالم ناسوت (یعنی اس دنیا) کے راز دار ہیں

نور یزداں صفات ملکوتی

خالق خیر کا نور ہیں اور ملائکہ کے اوصاف کے حامل ہیں

چشم عین الیقین عین اللہ

ان کی آنکھیں عین الیقین کی منزل پر ہیں

سر علم الیقین علم اللہ

علم الیقین کا راز ہیں اور علم اللہ ہیں

مرشدی غلام جیلانی

مرشد غلام جیلانی

رہنمائے طریق یزدانی

اللہ کی طرف جانے والے راستے کے راہنما ہیں

دشگیر مقام خوف و غم

مقامات خوف اور غم میں مددگاری فرماتے ہیں

بر مریدان باد ظل کرم

مریدوں پر سایہ کرم ہیں

من غلام از غلام ہائے جناب

میں جناب کے غلاموں کا غلام ہوں

عاجز و کمترین زیر رکاب

اور ان کے پائے مبارک کے نیچے ایک عاجز اور کمترین انسان ہوں

زانکہ ہستم بہ عبد عبداللہ

وہ اللہ کے نیک اور برگزیدہ بندے ہیں اور میں ان کا غلام ہوں

مثل قمری صدائے الا اللہ

طوق دار پرندے کی صدائے الا اللہ بلند کر رہا ہوں

مرشدی غلام جیلانی

مرشد غلام جیلانی

رہنمائے طریق یزدانی

اللہ کی طرف جانے والے راستے کے راہنما ہیں

دست بستہ بصد نیاز و حجاب

میں بصد عجز و نیاز دست بستہ

سرنگوں پشت خم پئے آداب

ان کے احترام میں کمر جھکائے کھڑا ہوں

بر قدم جناب فیض مآب

جناب کی بارگاہ فیض مآب میں حصول فیض کی خاطر

من خمیدہ شوم ز راہ ثواب

اور کسب ثواب کے لئے سر جھکائے کھڑا ہوں

ہم چوں شان نشان نغوث اللہ

آپ اللہ تعالیٰ کے نغوث کی شان کی نشانی ہیں

مظہر حضرت رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مظہر ہیں

مرشدی غلام جیلانی

مرشد غلام جیلانی

رہنمائے طریق یزدانی

اللہ کی طرف جانے والے راستے کے راہنما ہیں

بعد ازاں التماس می دارم

ہدیہ عقیدت کے بعد آپ کی خدمت عالیہ میں عرض کرتا ہوں

چوں شود عنقو برزباں آرم

چونکہ معافی مل جائے گی اس لیے زبان پر لا رہا ہوں

عاصیم خاٹیم گناہ گارم

مجرم تقصیر دار خطا کار اور گناہ گار ہوں

من بہ الطاف تو نگاہ دارم

آپ کے لطف و کرم کا امیدوار ہوں

بندہ ام حضرت رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے ہوں

پئے آل و اصحاب اہل اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آل و اصحاب کے صدقے میری خطائیں معاف ہوں

## مرشدی غلام جیلانی

مرشد غلام جیلانی

## رہنمائے طریق یزدانی

اللہ کی طرف جانے والے راستے کے راہنما ہیں



### محفل میلاد اور ہدیہ سلام:

جب قبلہ و کعبہ حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ العزیز کو تعلیم مکمل کرنے کے واسطے علیگزہ بھیجا گیا تو وہاں ان کی دوستی اپنے ہم جماعتی دو بھائیوں سے ہو گئی۔ جن کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ اس دوران بھی آپ گیارہویں شریف کا ختم اور محفل میلاد میں شرکت کیا کرتے تھے۔ حالانکہ آپ نے ابھی اپنے آپ کو مسلمان ہونے کا اعلان نہیں کیا تھا۔ بظاہر تو غیر مسلم تھے لیکن نہایت ادب اور عقیدت و احترام سے محفل میلاد میں شرکت فرماتے۔ اور ہدیہ سلام پڑھتے۔ بعد میں جب آپ کا روحانی سلسلہ شروع ہو گیا اور باقاعدہ گیارہویں شریف اور محفل میلاد منعقد ہونے لگی اور آپ روحانیت کے درجات طے کرتے ہوئے فنا فی الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجے پر پہنچ گئے تو آپ نے خود رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارک میں ہدیہ سلام لکھا۔ اور اس کے بعد آج تک جب بھی سالانہ عرس کے موقع پر یا گیارہویں شریف یا محفل میلاد میں سلام پڑھنا ہوتا ہے تو آپ کے مریدین و محبین سلسلہ اسی سلام کو بڑے شوق و عقیدت سے کھڑے ہو کر پڑھتے ہیں۔

## ہدیہ سلام

خیر الانام حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ  
 ”اگر تم ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا“

اے تاج رسولاں سلامٌ علیکم

مہِ نو عروساں سلامٌ علیکم

محمد ﷺ ہے احمد خدائے احد کا

ہمہ آل و یاراں سلامٌ علیکم

ہو نور قد کنت کثرًا کے معنی

ہوئے جلوہ افشاں سلامٌ علیکم

تو محبوب رب سرور انبیاء ہے

شہ ناز نیناں سلامٌ علیکم

تجھے حق نے فرمایا ہے نوری نوری

ہے تو نور رحماں سلامٌ علیکم

خدا کی ہے تو معرفت کا خزینہ

اے عرفانِ سجاں سلامٌ علیکم

تیرے حق میں حق نے کہا سرسری

اے شاہِ رسولاں سلامٌ علیکم

تو اول تو آخر تو ظاہر تو باطن

تو ہی نورِ برہاں سلامٌ علیکم

کریم جوڑ ہوئی ذات تیری

اے ہادیِ دوراں سلامٌ علیکم  
 حسینوں میں ایسا ہوا ہے نہ ہو گا  
 شہ ماہِ رویاں سلامٌ علیکم  
 زینخا تھی یوسف پہ تجھ پہ خدا خود  
 ہے شیدا میری جاں سلامٌ علیکم  
 خدا نے کیا رحمت اللعالمین ہے  
 پئے جن و انساں سلامٌ علیکم  
 کیا واضح رخ و ایل گیسو  
 تیری زلف پچاں سلامٌ علیکم  
 فدا تجھ پہ حق نے خدائی کی اپنی  
 کیا جانِ جاناں سلامٌ علیکم  
 ہے یسین و طہ خدا نے پکارا  
 منزل تیری شان سلامٌ علیکم  
 پڑھے تجھ پر حق اور ملائک خدا کے  
 معہ حورِ غلماں سلامٌ علیکم  
 تو کر عبدِ جیلاں فدائی پہ شاہا  
 نظر لطف و احساں سلامٌ علیکم  
 بحنین و زہرا خاتونِ جنت  
 ہو دل میرا رخشاں سلامٌ علیکم



## تخل و برد باری:

حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی سروری سرمدی قادری جیلانی قدس سرہ کی ساری زندگی تخل اور برد باری کے واقعات سے ہی تو مزین ہے ورنہ عرفان کی اس منزل پر پہنچنا کہیں مشکل و ناممکن تھا۔ آپ کے ہندو رشتے دار آپ کے ہاں سے کھاتے پیتے اور بدخواہی اور چہ میگوئیاں کرتے۔ ایک دفعہ ایک بدخواہ کو آپ کی شان میں گستاخی کرتے محترم خلیفہ عبدالغنی صاحب نے سن لیا۔ ان سے برداشت نہ ہو سکا۔ انہوں نے اُس بدخواہ کو زد و کوب کیا۔ شور مچ گیا کہ خلیفہ صاحب نے مار ڈالا۔ مقدمہ آپ کے پاس پیش ہوا۔ بدخواہ کو شرمندہ ہونا پڑا۔ خلیفہ عبدالغنی صاحب نے عرض کیا کہ آپ یہ جانتے ہیں کہ آپ کو فریب اور داؤ لگانے آتے ہیں اور آپ جانتے بوجھتے داؤ کھاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تم ان کا داؤ کھاؤ گے۔ خلیفہ کہنے لگے کہ میں تو یہی حشر کروں گا۔ آپ نے فرمایا بس بیٹا تم میں اور مجھ میں یہی فرق ہے۔

## سخاوت:

سخاوت کا یہ عالم تھا کہ ضرورت سے زیادہ کوئی چیز اپنے پاس نہیں رکھتے تھے۔ امیر کبیر اور حاجت مند آپ کے پاس دعا و فیض کے لئے آتے۔ کوئی نہ کوئی تحفہ پیش کر جاتے۔ آپ کے مرید تو خوش ہوتے لیکن حاسد کبیدہ خاطر ہو جاتے۔ محفل میں بیٹھ کر اس چیز کی تعریف شروع کر دیتے۔ آپ وہ چیز فوراً اسی کے حوالے کر دیتے۔ سامان دنیا اور دولت سے بالکل لگاؤ نہیں تھا جو کچھ آتا اسی وقت خیرات و تقسیم کر دیتے۔ جب آپ کی چوتھی شادی جو سرکار غوث پاک کے فرمان پر کرنا پڑی۔ تو آپ کی زوجہ محترمہ اپنے ساتھ بہت سارا سامان دنیا ساتھ لے کر آئیں۔ آپ اس وقت تک اندر تشریف نہیں لے گئے جب تک سامان دنیا غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم نہیں کر دیا۔



ایک دفعہ ایک ریاست اندھور کا ہندو راجہ آیا۔ بارہ سو روپے نذرانہ دے گیا۔ اسی وقت لنگر کا سامان وغیرہ کی فہرست تیار کی۔ ایک ہندو باورچی اور ایک مسلمان باورچی بلا لئے۔ دس دن متواتر لنگر جاری رہا۔ ہندو اور مسلمان سبھی کو دعوت عام تھی اور جب تک ساری رقم ختم نہ ہوئی۔ خیرات جاری رہی حالانکہ اس سے پہلے ستائیس (۲۷) دن کا فاقہ بھی تھا۔

دست مبارک سے تحریر کردہ خط:

حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی سروری سرمدی قادری جیلانی قدس سرہ کا فیض اور روحانی ڈاک جیسے کہ عالم فانی میں تھا۔ اسی طرح سے آج بھی آپ کا فیض عالم برزخ سے جاری ہے۔ آپ کی خط و کتابت اپنے مریدین سے و حاجت مندوں سے اور خلفاء صاحبان سے رہتی تھی۔ آپ کے تحریر کردہ تمام خطوط کو اکٹھا کرنا یا تحریر میں لانا مشکل ہے۔ لیکن ان خطوط میں سے جو آپ نے اپنے دست مبارک سے لکھے۔ ان میں سے ایک خط آپ نے اپنے محترم خلیفہ جناب عبدالغنی صاحب کو ارسال کیا۔ وہ مندرجہ ذیل ہے۔

۷۸۶

عزیزم خلیفہ عبدالغنی صاحب سلمہ

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔ فقیر بخیر اور آپ کی عافیت کا خواہاں۔ خط آپ کا آیا۔ حال معلوم ہوا۔ خداوند کریم صعوبات و تفکرات سے محفوظ و ماموں کر کے عافیت دارین بخشے اور مقاصد دلی پورے کرے۔ آمین ثم آمین

جو عالم ہو کر جاہل بنے اور تھوڑے دنوں کی جاہلانہ حرکات و نشست سے اپنی حالت کو خراب کرے۔

۱۔ ضَلَّ سَعْيُهُ مَنْ رَجَى غَيْرَ اللَّهِ۔ جس نے خدا کے سوا غیر سے امید رکھی اس کی کوشش ضائع ہوئی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رَبُّكُمْ اَدْعُونِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ مجھ سے دعائیں مانگتے رہو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ جب ارشاد باری ہے تو پھر کیا ضرورت ہے کہ غیر کے آگے ہاتھ پھیلا یا جاوے اور مدد مانگی جائے اور حاجت روائی کی جائے۔ افسوس ہے جب سب کو دیتا ہے اور رازق مطلق ہے اس کے آگے ہاتھ پھیلانے میں عار ہے تو افسوس ہے۔ دوسری جگہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

الشَّاقِي فِي الرِّزْقِ شَاكٍ فِي التَّوْحِيدِ شَكَايَتُكَ رَوَى فِي رِوَايَةٍ فِي  
توحيد میں شک کرنے والا ہے۔

کیونکہ اللہ جل شانہ اپنے وعدے کے مطابق فرماتا ہے۔

وَيُنزِلُ مِنَ السَّمَاءِ رِزْقًا اور اتارا ہے تمہارے لئے آسمان سے رزق  
وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ مَا تُوْعَدُونَ جس کا وعدہ ہم نے کیا ہے تم سے وہ رزق  
آسمان پر ہے وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ اللہ بہتر رزق دینے والا ہے۔ جب خداوند  
کریم رازق رحیم بار بار اپنے پاک کلام فرقان حمید میں فرماتا ہے تو آپ کیسے  
جرات اور ہمت وہ لوگ کر لیتے ہیں جو اپنی حاجت روائی کے محتاج مخلوق کے ہوتے  
ہیں۔ طرفہ اس بات پر ہے کہ ایسے دلیری سے گفتگو کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ  
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ○ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ فَرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ  
مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقَاتِكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا  
أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○

اے لوگو اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور ان لوگوں کو جو تم سے  
پہلے گذرے ہیں پیدا کئے۔ عجب نہیں تم پر ہیزگار بن جاؤ۔ جس نے تمہارے لئے

زمین کا فرش بنایا اور آسمان کی چھت اور آسمان سے پانی برسا اور اس سے تمہارے کھانے کو پھل پیدا کئے بس کسی کو اللہ کا ہم پلہ نہ بناؤ اور تم تو جانتے بوجھتے ہو۔ یعنی اس بات کے سمجھنے بوجھنے کی عقل رکھتے ہو کہ بنی آدم آپ سے آپ ہو گئے۔ زمین آسمان آپ سے آپ نہیں بن گئے آسمان سے مینہ آپ نہیں برستا۔ مینہ پہلوں کے پیدا کرنے پر آپ سے آپ قادر نہیں۔ ان تمام تصرفات کو دیکھ کر ان کا ذہن متقاضی ہوتا ہے کہ ان تصرفات کا کرنے والا کوئی اور ہے اور وہ ذات صفات سے اکیلا ہے۔ نہ کوئی اس کا شریک ہے اور نہ کوئی اس کا ہم سر نہ کوئی اس کا معین و مددگار۔ انسان اپنی فطرت سے ان باتوں کو سمجھتا ہے۔ لیکن اس بات کی بھول بھلیاں میں آ کر راستہ بھول جاتا ہے۔ ایک مثال لکھتا ہوں۔

حکى ان امرۃ کانت لہاد جاجۃ ما تبیض

حکایت کرتے ہیں ایک عورت کے پاس ایک مرغی

کل یوم بیضۃ فضۃ فقالت امرۃ فی نفسہا

ہر روز ایک انڈہ دیتی تھی بس اس نے اپنے دل میں کہا

ان کثرت فی طبعہا تبض فی کل یوم بیضتین

اگر اس کی خوراک زیادہ کر دوں تو یہ روز دو انڈے دے

فلما کثرت طبعہا سقت حوصلتہا فبات

اس نے اس کی خوراک زیادہ کر دی۔ اس کا پوٹا پھٹ گیا

ان بعض الناس یفقدون راس مالہم بطبع بریح کثیر

حال ان لوگوں کا جو اپنی اصلی پونجی سے بہت نفع کو طمع کی خاطر جوڑتے ہیں۔

دنیا مردار ہے اور اس کے متلاشی کتے

حُبُّ الدنیا راس کل خَطِیئۃ

محبت دنیا سب گناہوں کی جڑ ہے

الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةُ الْكَافِرِ

دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت۔

جب حدیث سے ثابت ہے کہ دنیا جنت ہے کافروں کے لئے اللہ تعالیٰ نے

فرمایا ہے یہ دنیا میں نے اپنے بندوں کے لئے آزمائش خانہ بنایا ہے۔ لازم ملزوم

ہے۔ راحت۔ بے چینی۔ سکھ۔ دکھ۔ زندگی۔ موت۔ تندرستی۔ بیماری۔ ہجر۔

وصال۔ گل۔ خار۔ خمر۔ خمار۔ حاضری۔ غیر حاضری۔ ہر ایک حالت کے ساتھ دوسری

حالت اس کے متضاد رہتی ہے۔

تَعْرِفُ الْأَشْيَاءَ بِأَضْدَادِهَا

ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے۔

جب کافروں کے لیے جنت ہے تو تمام سامان آسائش کے ان کو اس فانی

زندگی کے واسطے دیئے جائیں گے اور تمام قسم کی تکالیف اللہ تعالیٰ اپنے مخلص بندوں پر

وارد کرتا ہے۔ مگر بڑے تعجب اور جرأت کی بات ہے جو عالم ہو اور جاہلیت اختیار

کرے۔ وائے افسوس اور صد افسوس اس عالم پر جو ہر ایک طرح سے ہر بات اور

مسئلہ سے واقف ہو۔ پھر تھوڑی دیر کی اختیار کردہ جاہلانہ محبت سے جان بوجھ کر شکوہ

شکایت مخلوق رب العالمین کے آگے کرے۔ بھلا آپ بھی منصف مزاج ہیں۔

انصاف سے کام لیجئے اور اس مسئلہ کو اچھی طرح فیصل کیجئے۔ ایسے عالموں کی

پندوں نصائح کیا کام دیں گی اور کیا اثر رکھتی ہوگی ان کی عبادت اور زہد کس کام آئے

گا۔ بھلا ایمان کا تو کہیں ٹھکانا ہی نہیں جنہوں نے اپنے مطلب برآری کے لئے

خدا کی ذات کے اوپر توقع اور توکل نہ کر کے جوں کے توں مسائل اور ناقدر میں اظہار

کئے اس مسری دنیا فانی کے پیچھے اپنی زندگی کو خراب کیا۔ دیکھئے کیا ذکر کروں ایسے

عالموں کا کیسے دنیا دار پر مصیبت کے پہاڑ ٹوٹتے ہیں اور تکلیفیں برپا ہوتی ہیں۔ تو وہ

بچارا اس ندامت کے مارے کہ مجھے برادری والے کیا کہیں گے کہ آج ہمارے دروازے پر سائل ہے دم نہیں مارتا اور اس وقت کو جس طریق سے ہو سکتا ہے نکال دیتا ہے لیکن عالم اپنے علم کی وجہ سے پیراہن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہن کر اور اس کی گدی پر رونق افروزی فرما کر سر بازار اعلان کرتے ہیں کہ ہائے ہم مر گئے اور ہم مر گئے۔ ہمارے ساتھ یہ ہوا اور وہ ہوا۔ افسوس ہے احکام خداوندی و ارشاد حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع نہ ہے اور خواہ مخواہ شکوہ شکایت شروع کر دیئے۔ بھلا بتلائیے فضل خداوندی ہو تو کیسے ہو خدا کا حکم ہے۔ فاذا کرونی اذ کر کم واشکرو لی ولا تکفرون جب یاد نہیں تو لگاؤ کیا۔ لگاؤ نہیں تو تعلق کس کا۔ کیونکہ سب معاملات تعلق کے اوپر مبنی ہیں۔ ان اللہ علی کل شیءٍ قدير بیشک وہ قدرتوں والا ہے اور ہو جاتا ہے اُس وقت جب کہ وہ ارادہ کرتا ہے۔ ظاہر کرنے کا اور حکم دیتا ہے لیکن ساتھ ہی اس کا حکم ہے اور حدیث ہے مَنْ جَدَّ وَجَدَّ۔

اور دوسری جگہ قول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ کوشش میری طرف سے ہے اور پورا کرنا اللہ کی طرف سے ہے۔ اور جب مصیبت اور تکلیف میری طرف سے آئے تب تم صبر کے ساتھ اور شکر کے ساتھ پورا کرو۔ الصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَحِ صبر تمام خوشیوں کی کنجی ہے۔ عَزٌّ مِّنْ قَنَعٍ وَ ذَلٌّ مِّنْ طَمَعٍ جس نے قناعت کی عزیز ہوا اور جس نے طمع کی ذلیل ہوا۔ پس ہر وقت انسان کو چاہئے کہ اپنے پروردگار سے ہر وقت اپنے گناہوں کی معافی چاہتا رہے اور دعا مانگتا رہے۔ اِيَاكَ نَعْبُدُ وَايَاكَ نَسْتَعِينُ اهدنا صراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم جو لوگ گناہوں کی معافی چاہتے رہتے ہیں اور سر بسجود رہتے ہیں۔ وہ ایسے ہو جاتے ہیں جیسے معصوم۔ بے گناہ۔ بس اسی کا نام نماز ہے۔

فقیر تو ہمیشہ ہی جب سے آپ سے ملاقات ہوئی ہے۔ فقیر آپ کے لئے دل سے دست بردار رہتا ہے۔ خواہ آپ فقیر کے پاس رہیں خواہ دور خواہ خط لکھیں یا نہ لکھیں۔ انفقیر کو آپ کا ایسا ہی خیال رہتا ہے جیسا موجودگی میں آپ کے ہوتا ہے۔ اللہ

تعالیٰ آپ کی تمامی مشکلات کو با آسانی حل کرے اور مقاصد دلی پر پہنچا دے۔ آمین اور تمام خطرات و سواں جن کو آپ تحریر میں لائے۔ (دین بھی کھویا دنیا بھی ہاتھ نہ آئی) محفوظ مامون صراط مستقیم پر قائم رکھے۔ آمین سید فیروز بخت کا خط آیا خیریت ہے اللہ تعالیٰ آپ کو حسب مراد۔۔۔۔۔ جگہ عطا کرے اور آپ کو ان کے ساتھ کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی تکالیف بھی دور ہو جاوے گی اور دوسری جو کچھ آپ کا خیال ہے وہ بھی اللہ پورا کر دے گا۔

علاوہ ازیں ایک روایت صحیح سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کی یاد آئی کہ ایک صحابی عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے اس قدر افلاس دامن گیر تھا کہ ایک تہبند میں دونوں میاں بیوی گزارہ کرتے تھے اور مسجد میں آپ سب سے پیچھے آتے اور سب سے پہلے جاتے تھے۔ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت آپ کی جلدی جانے کی کی۔ آپ نے اصلی حال اپنی عمرت کا بیان کیا اس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ سامان عطا فرمایا کہ مکان پر لے جاؤ کہ جس کو آپ کی بیوی صاحبہ قبول نہیں کرتی تھی اور کہتی ہیں کہ خدا کی شکایت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ بعدہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے بھیجا ہے لے لو۔ پھر ایک زمانہ عبدالرحمن بن عوف کا ایسا ہوا کہ مکہ معظمہ ان صحابی کی جب اونٹ تجارت قطار در قطار آتے تھے تو غل پڑ جاتا تھا۔ اللہ کے فضل و کرم کی ہمیشہ امید و اثق رہے۔ خدا فضل و کرم کریگا۔

لاحول و استغفار کی کثرت کرو۔ سب کو فقیر کی دعا جمیع صاحبان پر سان حال سلام۔

فقیر غلام جیلانی قادری دعا گو ہے۔

بقیہ خانہ فقیر۔ دختر فقیر و یاران فقیر دعا۔ جوابی خط سے جلد مطلع فرمانا۔

غلام جیلانی قادری بقلم خود

## اوراد طریقہ قادریہ:

مندرجہ ذیل اوراد کو پڑھنے اور پڑھانے کی اجازت آپ کو سید مصطفیٰ القادری کلیدار حضرت جد سید شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ بغداد شریف سے عطا ہوئی۔

- ۱۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بعد ہر نماز ۱۶۵ مرتبہ
- ۲۔ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ۔ بعد ہر نماز ۷۰ مرتبہ
- ۳۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِهِ وَ صَحْبِهِ وَسَلَّمَ بعد ہر نماز ۱۰۰ مرتبہ
- ۴۔ نماز اشراق چار رکعت
- ۵۔ بعد نماز اشراق وظیفہ حزب البحر غیر معین ہے۔
- ۶۔ نماز ضحیٰ یعنی چاشت چار رکعت
- ۷۔ بعد نماز عشاء قصیدہ غوثیہ تین مرتبہ
- ۸۔ بعد نماز فجر قصیدہ غوثیہ ایک مرتبہ
- ۹۔ دلائل الخیرات میں سے روزانہ ایک حزب
- ۱۰۔ جمعہ کے روز تمام دلائل الخیرات ایک مرتبہ
- ۱۱۔ حضوری شیخ میں صلوٰۃ الکبریٰ روزانہ ایک حزب
- ۱۲۔ جمعہ کے روز صلوٰۃ الکبریٰ تمام ایک مرتبہ
- ۱۳۔ سورہ فاتحہ تھوڑے پانی پر دم کر کے مریض کو پلایا جاوے بحکم اللہ تعالیٰ آرام ہوگا

۱۴۔ ہر مرض کے لئے تعویذ لکھ کر دو

ل ط ی ف ب ح ال ی رح ال س

اب ب ی ی ح ف ی	ل	ط	ی	ف
	ط	ی	ف	ل
	ی	ف	ل	ط
	ف	ل	ط	ی

ب ح ال ی رح ال س

۱۵۔ روزانہ صبح و شام وظیفہ قرآن کریں (وظیفہ قرآن یعنی تلاوت قرآن زیادہ سے زیادہ کریں)

۱۶۔ جب کوئی خلوة یعنی چلہ کشی کا ارادہ کرے جس کی اکثر میعاد ۴۰ یوم ہے

اوسط میعاد ..... ۲۱ یوم ہے

اقل میعاد ..... ۱۱ یوم ہے

۱۷۔ خلوة یعنی (چلہ) کے دنوں میں اسم لطیف پڑھے ..... ۱۰۰۰ مرتبہ رات دن اس پر فقیر نے اپنے بھائی غلام جیلانی کو ان سب اوراد کی اجازت دیدی ہے۔

سید مصطفیٰ القادری کلیدار حضرت شیخ سید

عبدالقادری جیلانی قدس سرہ بغداد شریف



## تشریح اور ادا قادریہ

### نماز اشراق:

اشراق کی دو رکعت بھی ہیں اور چار رکعت بھی اور اس کے پڑھنے کا وقت طلوع آفتاب سے کم از کم دس منٹ بعد ہوتا ہے۔ دو رکعت پڑھنے والے کی فضیلت کے بارے میں حدیث پاک ہے۔

ابونصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد میں حسن بن علی رضی اللہ عنہم سے روایت کی کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے تھے:

”جس نے صبح کے وقت اپنی مسجد میں نماز پڑھی اور اس کے بعد بیٹھا اور آفتاب کے نکلنے تک خداوند تعالیٰ کا ذکر کیا اور پھر خداوند تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھی خداوند تعالیٰ اس کی ہر رکعت کے عوض میں جنت میں ہزار ہزار محل اور ہر محل میں ہزار ہزار حوریں اور ہر حور کے ساتھ ہزار ہزار خادم عطا فرماتا ہے۔ اور وہ خداوند تعالیٰ کے نزدیک مقربوں میں شمار ہوگا۔ اور مزید پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ اور اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ برابر کف دریا کے ہوں۔“

ابونصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد میں عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز فجر جماعت کے ساتھ ادا کرے اور اس کے بعد آفتاب نکلنے تک ایک گوشہ میں بیٹھے اور پھر پے در پے (ایک سلام کے ساتھ) چار رکعت پڑھے اور اول رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی تین مرتبہ اور سوہ اخلاص سات مرتبہ اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ والشمس وضحیٰ اور تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد

والسما والطارق اور چوتھی رکعت میں آیت الکرسی ایک مرتبہ اور سورہ قل هو اللہ احد تین مرتبہ پڑھے تو خداوند تعالیٰ ہر آسمان سے اس کی طرف ستر فرشتے بھیجتا ہے جن کے ہاتھوں میں جنت کے طبق اور قندیلیں جنت کی ہوتی ہیں پس وہ اس نماز کو ان طبقوں میں اٹھا کر عالم بالا میں لے جاتے ہیں اور جس قوم سے گذرتے ہیں اس قوم کے لوگ صاحب نماز کے واسطے استغفار کرتے ہیں پس وہ نماز خداوند کریم کے سامنے رکھی جاتی ہے تو خداوند عزوجل فرماتا ہے کہ اے بندے میرے واسطے میری نماز پڑھی تو نے اور میری عبادت کی۔ پس اب نئے سرے سے اپنے عمل شروع کر کہ میں نے تجھ کو بخش دیا ہے۔

اور یہ روایت تفسیر اس آیت کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم میرے واسطے شروع دن میں چار رکعتیں پڑھ میں آخر دن تک تیرا پشت پناہ رہوں گا۔ اللہ پاک اس آخر دن تک تمام آفتوں اور شرور اور تقصیروں سے کفایت کرتا ہے۔

### نماز صبحی یعنی چاشت:

نماز صبحی یعنی چاشت کی نماز کم از کم دو رکعت ہیں۔ اوسط درجہ میں آٹھ رکعتیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ لیکن ہمارے مشائخ بالخصوص سرکار علیگڑھ پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ العزیز کو ان کے پیر و مرشد سید مصطفیٰ القادری قدس سرہ العزیز نے نماز چاشت کے لیے چار رکعت پڑھنے کے لیے فرمایا۔ اور چار رکعت کے بارے میں حدیث پاک ہے کہ عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صبحی کی نماز چار رکعتیں ہیں پھر چھ رکعت پھر آٹھ رکعت ہیں۔

اور ابونصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد میں ابراہیم تیمی رحمہ اللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو ذر دن بارہ گھنٹوں کا ہے۔ پس ہر گھنٹہ کے واسطے ایک رکوع اور دو سجدے کیا کر۔ تو ان گھنٹوں میں جو گناہ تجھ سے سرزد ہو گا خداوند تعالیٰ اس کو معاف فرمادے گا۔ اور اے ابو ذر جو شخص دو رکعتیں پڑھے گا وہ غفلت کرنے والوں میں شمار نہ ہوگا۔ اور جو کوئی چار رکعتیں پڑھے گا وہ ذکر کرنے والوں میں لکھا جاوے گا۔ اور جو چھ رکعتیں پڑھے اس سے اس دن سوائے شرک خداوند تعالیٰ کے اور کسی گناہ کا مواخذہ نہ ہوگا۔ اور جو بارہ رکعتیں پڑھے اس کے واسطے بہشت میں ایک گھر بنایا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ رکعتیں سب یک جا پڑھے یا متفرق۔ ارشاد فرمایا کچھ اندیشہ نہیں ہے یکجا پڑھو یا متفرق۔ اور دو رکعت کے بارے میں شیخ ابونصر رحمہ اللہ نے اپنے باپ سے اپنی اسناد میں انہوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ انسان میں تین سو ساٹھ عضو ہیں اس پر واجب ہے کہ ہر عضو سے ہر روز کچھ صدقہ دیوے۔ اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کس کی طاقت ہے ارشاد فرمایا (رینٹ) یعنی ناک کی رطوبت مسجد میں پڑی ہوئی دیکھے تو اس کو دفن کرے یا راہ سے خار و خس کو دور کرے۔ اگر اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو دو رکعت چاشت کی نماز اس کو کفایت کرتی ہیں۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے حبیب ابوقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو تین چیزوں کی وصیت فرمائی وتر سونے سے پہلے اور ہر مہینے میں تین روزے اور دو رکعت ضحیٰ کی۔

## چاشت کی نماز کا وقت:

چاشت کی نماز کے دو وقت ہیں ایک جائز ہے اور وہ بعد نکلنے آفتاب کے ہے ظہر کی نماز تک اور دوسرا مستحب ہے اور وقت یہ ہے کہ جب اونٹ کے بچے قریب زوال آفتاب کے گرم ہوتے ہیں۔ اور بعد زوال کے بھی اس کا پڑھنا جائز ہے کہ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”نمازِ صُحُی (چاشت) اس وقت پڑھنا چاہیے کہ آفتاب ڈھل جاوے اور وہ نمازِ مختصتین ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ گرمی کی شدت میں پڑھے۔ موسم گرما میں دن کے نو بجے اور موسم سرما میں دن کے دس بجے کے بعد بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اور اگر ظہر کی نماز پڑھنے تک اگر چاشت کی نماز نہیں پڑھی تو اس کو قضا پڑھے۔

## اسنادِ صلوة الکبریٰ:

صلوة الکبریٰ دراصل درود پاک کا مجموعہ ہے جو سرکارِ غوث الاعظم و قطب ربانی غوثِ صدانی شہباز لامکانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی زبان حق ترجمان سے مترشح اور آپ کے قلم کے اعجازِ رقم سے مرقوم ہوئے ہیں۔ ہمارے سرکارِ علیگڑھ حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی رحمہ اللہ کو بغداد شریف میں بحکم سرکارِ غوث پاک قدس سرہ کے سید مصطفیٰ قادری قدس سرہ نے پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور سرکارِ علیگڑھ نے اپنے حلقہ مریدین و خلفاء صاحبان کو جو اوراد پڑھنے کے لیے دیئے ان میں صلوة الکبریٰ بھی شامل ہے۔

راقم الحروف نے صلوة الکبریٰ حضرت فقیر نور محمد سروری قادری کلاچوی رحمہ اللہ کی کتاب مخزن الاسرار و سلطان الاوراد سے حاصل کیا ہے جو اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ انکو صلوة الکبریٰ (درود شریف) اثناء قیام بغداد شریف میں سرکارِ غوث پاک رحمہ اللہ کے ایک پرانے قلمی نسخہ سے ۱۳۱۳ھ میں حاصل ہوا تھا۔ جس کے بعد انہوں

نے اس گوہر بے بہا کو چھپوا کر عام مسلمانوں کو اس نعمتِ عظمیٰ سے فیض یاب ہونے کی سعادت بخشی۔

راقم الحروف نے حتی الامکان کوشش کی وہ نسخہ جو سلطان پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ کو قیام بغداد میں ملا تھا حاصل ہو جائے مگر وہ مکمل حاصل نہیں ہو سکا اگر کسی وقت بعد میں وہ قلمی نسخہ ملا تو اس کو انشاء اللہ تعالیٰ باذن اللہ گلستان جیلاں میں شامل کروں گا۔

### فضیلت صلوٰۃ الکبریٰ:

صلوٰۃ الکبریٰ سلسلہ عالیہ قادریہ میں بہت معروف ہے اسے پڑھنے والا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق و محبت سے مالا مال ہو جاتا ہے۔ ایسے مریدین و طالبانِ حق جن کا روحانی فیض رک گیا ہو وہ اس صلوٰۃ الکبریٰ کو چالیس روز خلوت میں پڑھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کو روحانی فیض پھر سے حاصل ہو جائے گا۔ شیخ کامل کی اجازت اور صدق دل سے پڑھا جائے تو دیدارِ مصطفیٰ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہوگا۔ اگر صلوٰۃ الکبریٰ کی فضیلت لکھنا چاہیں تو شاید نہ لکھ سکیں جتنی لکھیں گے اتنی ہی کم ہے مگر مختصر تحریر قارئین کے لیے پیش خدمت ہے تاکہ اس کی اہمیت اجاگر ہو۔ صلوٰۃ الکبریٰ چونکہ مجموعہ درود شریف ہے اور اس صلوٰۃ الکبریٰ میں افضل ترین اور بارگاہ ایزدی میں مقبول ترین درود سرکارِ غوث الاعظم نے مرتب کئے ہیں جو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک بہترین وسیلہ کا سبب بنے ہیں۔ درود شریف کی فضیلت کے سلسلے میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ دلائل الخیرات جو درود شریف پر مشتمل ہے جس کی تصنیف کا باعث ایک آٹھ سالہ لڑکی بنی جو ایک مختصر درود پاک پڑھا کرتی تھی۔

جس کی بدولت وہ ولایت کے درجے پر فائز تھی۔ حضرت سلیمان جزولی رحمہ

اللہ کو جب اس لڑکی نے دیکھا کہ کنویں کے پاس پریشان کھڑے ہیں کیونکہ وضو کے لیے پانی کی ضرورت تھی۔ اور کنویں میں نہ رسی تھی نہ ڈھول جس سے پانی نکال سکیں اس لڑکی نے کنویں میں تھوک دیا۔ اس کا تھوکننا تھا کہ پانی جوش مار کر کنویں کے اوپر آ گیا۔ جس سے شیخ سلیمان جزولی رحمہ اللہ نے وضو کیا۔ صلوٰۃ الکبریٰ رب العزت جل شانہ کی رضا مندی کا آسان ترین ذریعہ ہے۔ ویسے بھی درود شریف کے فضائل اظہر من الشمس ہیں اور درود شریف کے بغیر کوئی دعا درجہ قبولیت کو نہیں پہنچ سکتی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ہر دعا (بارگاہ الہی تک پہنچنے سے) رکی رہتی ہے یہاں تک کہ (دعا کرنے والا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل (اہل و عیال) پر درود بھیجتا ہے (تب بارگاہ الہی تک پہنچتی ہے اور قبول ہوتی ہے)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ہر) دعا آسمان وزمین کے درمیان رکی رہتی ہے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک) اس کا کوئی حصہ بھی نہیں پہنچتا یہاں تک کہ تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔

ترجمہ: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارے ذکر کو بلند کر دیا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ہمارے پاس جبریل امین تشریف لائے اور کہنے لگے، ”میرا اور آپ کا رب فرماتا ہے آپ جانتے ہیں کہ میں نے آپ کا ذکر کس طرح بلند کیا؟

إِذَا ذُكِرْتَ مَعِيَ

ترجمہ: جب میرا ذکر کیا جائے گا تو میرے ساتھ تمہارا ذکر بھی کیا جائے گا۔ فرقان

حمید میں سب سے اہم اور سب سے مقدم تو خود حق تعالیٰ شانہ جل جلالہ وعم نوالہ کا پاک ارشاد اور حکم ہے۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اے ایمان والو تم بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت اور خوب سلام بھیجا کرو۔ حق تعالیٰ نے قرآن پاک میں بہت سے احکامات ارشاد فرمائے نماز روزہ حج وغیرہ اور بہت سے انبیاء کرام کی توصیفیں اور تعریفیں بھی بیان فرمائیں ان کے بہت سے اعزاز و اکرام بھی فرمائے۔ حضرت آدم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا۔ تو فرشتوں کو حکم فرمایا کہ ان کو سجدہ کیا جائے لیکن کسی حکم یا کسی اعزاز و اکرام میں یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی کرو یہ اعزاز صرف سید الکونین فخر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے لیے ہے کہ اللہ جل شانہ نے صلوٰۃ (درود پاک) کی نسبت اولاً اپنی طرف اس کے بعد اپنے پاک فرشتوں کی طرف کرنے کے بعد مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اے مومنو تم بھی درود بھیجو اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی کہ اس عمل میں اللہ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ مومنین کی شرکت ہے۔

اول تو یہ فضیلت ہی کم نہیں ہے کہ بندہ جو کہ فانی اور خاکی مخلوق ہے اس کو اشرف المخلوقات کا درجہ دیا۔ درود بھیجنے میں اپنا ساتھی بنایا اور جب بندہ اللہ تعالیٰ کا ساتھی بن گیا وہ اسی طرح کہ اللہ تعالیٰ درود بھیج رہا ہے تو بندہ بھی درود بھیج رہا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کس طرح درود بھیج رہی ہے اور بندہ تو ظاہر ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہی عرض کر رہا ہے کہ میری طرف سے بھی اپنے پیارے محبوب اور حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج دیجئے۔ تو یہ کتنی بڑی سعادت اور خوش قسمتی

ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک اور اس کے فرشتے ایک طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج رہے ہیں دوسری طرف اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اس بندہ ناچیز پر بھی درود و سلام بھیج رہے ہیں۔ اور یہ کام عرش الہی پر ہو رہا ہے۔ اور بندہ ناچیز جب تک درود بھیجتا رہے گا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

طبرانی کی روایت سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ اور جو مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس کی پیشانی پر بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّفَاقِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ لکھ دیتے ہیں۔ یعنی یہ بندہ نفاق سے بھی بری ہے اور جہنم سے بھی بری ہے۔

اور قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اس کا حشر فرمائیں گے۔ اور اللہ جل شانہ کی ذات پاک یہ خود لکھنے والی ہے۔ اور نیچے مدینہ منورہ جہاں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں وہاں پر کیا معاملہ ہے۔ ایک حدیث سے شروع کرتا ہوں وہ یہ کہ حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت ہی بشارت تشریف لائے۔ چہرہ انور پر بشارت کے اثرات تھے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کے چہرہ انور پر آج بہت ہی بشارت ظاہر ہو رہی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صحیح ہے۔ میرے پاس میرے رب کا پیام آیا ہے۔ جس میں اللہ جل شانہ نے یوں فرمایا ہے کہ تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا۔ اللہ جل شانہ اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا۔ اور دس سنیات (گناہ) اس سے مٹائیں گے۔ اور دس درجے اس کے لیے بلند کریں گے۔ اور ایک فرشتہ اس سے وہی کہے گا جو اس نے کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ فرشتہ کیسا تو جبرائیل نے کہا کہ اللہ



جل شانہ نے ایک فرشتہ کو قیامت تک کے لیے مقرر کر دیا ہے کہ آپ پر درود بھیجے۔ اور اس کے لیے وانت صلی اللہ علیک کی دعا کرے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ درود بھیجوں گا اور جو تجھ پر ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ سلام بھیجوں گا۔

ابن مسعود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے اور اس کے بدلہ میں اس پر درود بھیجتا ہوں۔ اور اس کے علاوہ اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ مشکوٰۃ علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے قول بدیع میں سلیمان بن تحیم رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ جو لوگ حاضر ہوتے ہیں۔ اور آپ صلی علیہ وسلم پر سلام کرتے ہیں آپ اس کو سمجھتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہاں سمجھتا ہوں اور ان کے سلام کا جواب دیتا ہوں ابراہیم بن شیبان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حج سے فراغت پر مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ اور میں نے قبر شریف کے پاس جا کر سلام عرض کیا تو میں نے حجرہ شریف کے اندر سے علیک والسلام کی آواز سنی۔

شیخ جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب التتویر میں بیان امکان رویت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیان کیا ہے کہ سید احمد کبیر رفاعی رحمہ اللہ جب مدینہ طیبہ میں روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری کے وقت حجرہ شریف کے سامنے کھڑے

ہوئے تو یہ دو شعر پڑھے۔

فی حالة البعد روحی کنت ارسلها  
تقبل الارض عنی وہی نائبتی  
وهذه نوبة الاشباح قد حضرت  
فامد ريسينك كى تحظى بها شفتى

ترجمہ: حالت بعد میں اپنی روح کو بھیجا کرتا تھا۔ وہ میرا قاصد بن کر آتی اور میری طرف سے زمین چوما کرتی تھی اور اب جسموں کی باری ہے اور میں خود حاضر ہوں آپ اپنا دست مبارک دراز فرمائیں کہ میرے مشتاق لب حصہ لے سکیں۔

چنانچہ دست مبارک ظاہر ہو اور آپ نے دست بوسی کی۔ اور یہ تو اپنی اپنی قسمت و نصیب اور مراتب کی بات ہے کسی کو سلام کا جواب دیا گیا کسی کے لیے دست مبارک ظاہر ہوا اور کسی کو اپنے نوری لعاب دہن سے نواز دیا گیا۔ بہر حال ایک بات تو ہر کسی کے حصہ میں آئی کہ جس کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا جواب ضرور دیا۔ اس سے اندازہ ہونا چاہیے کہ سلام بھیجنے کی کیا فضیلت ہے اور جس نے بکثرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجا اس کو کیا شرف حاصل ہوتا ہے اگر تمام عمر کے سلاموں کا جواب ایک سلام سے آوے بہت ہی بڑی سعادت ہے چہ جائیکہ ہر سلام کا جواب آوے۔

بہر سلام مکن رنجہ در جواب آل لب

اپنے درود و سلام کے جواب میں ان لب ہای مبارک سے جواب کی طرف نہ دیکھ

کہ صد سلام مرا بس یکے جواب از تو

اس لئے کہ میرے سینکڑوں ہزاروں اور لاکھوں سلام کے جواب

میں اُن کا بس ایک جواب سلام کافی ہے

علامہ سخاوی نے اس مضمون کو اس طرح ذکر کیا ہے کہ کسی بندے کی شرافت کے لیے یہ کافی ہے۔ کہ اس کا نام خیر کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں آجائے ایک عاشق اور مشتاق نے کیا خوب کہا ہے۔ کہ جس خوش قسمت کا خیال بھی تیرے دل میں گذر جائے وہ اس کا مستحق ہے کہ جتنا بھی چاہے فخر کرے اور پیش قدمی کرے (اچھے کودے) کہ ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل میں ہے۔

ایک بندہ ناچیز کے لیے اس سے بڑی اور کیا فضیلت ہوگی کہ عرش الہی پر اس کا ذکر کہ رب العزت جل شانہ اور اس کے فرشتے اس پر درود و سلام بھیج رہے ہیں اللہ تعالیٰ ایک درود کے بدلے دس درود ایک سلام کے بدلے دس سلام اور دس گناہ معاف دس درجے بلند فرما رہے ہیں۔ اور کرہ ارض پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے درود کے بدلے میں درود بھیج رہے ہیں۔ سلام کے بدلے میں سلام کا جواب عطا فرما رہے ہیں اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک بندہ ناچیز درود و سلام بھیجتا رہے گا۔ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے درود بھیجا بسبب تعظیم کے واسطے حق میرے کے تو پیدا کرتا ہے اللہ غالب اور بزرگ اس قول سے ایک فرشتہ کہ اس کا ایک بازو ہوتا ہے مشرق میں اور دوسرا مغرب میں اور پاؤں اسکے ٹھہرے ہوتے ہیں بیچ زمین ساتویں کے جو سب سے نیچے ہے اور گردن اس کی لگی ہوتی ہے نیچے عرش کے۔ فرماتا ہے اللہ غالب اور بزرگ اس سے درود بھیج اوپر بندے میرے کے جس طرح اس نے درود بھیجا ہے اوپر نبی میرے کے پس وہ درود بھیجتا رہتا ہے اوپر اس کے دن قیامت تک۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب کوئی بڑی

بھاری مشکل پیش آتی تو ہمارے پاس اس کے حل کرنے کا آخری کارگر حربہ درود شریف کا پڑھنا ہوتا ہے۔

### پڑھنے کا طریقہ:

طالب پہلے دو رکعت نماز نفل جس کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد لقد جاء کم رسول من انفسکم سے وھورب العرش العظیم تک تین مرتبہ اور دوسری رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ اذا جاء نصر اللہ الخ تین مرتبہ اور سلام کے بعد سورہ یس ایک مرتبہ یا سورہ فتح یا سورہ ملک یا سورہ مزمل ایک مرتبہ (چاروں میں سے ایک) حسب دعا ایک مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل و اصحاب کو بخشے اور بعدہ ادب و تعظیم اور حضور دل سے صلوة الکبریٰ پڑھے۔

## صَلْوَةُ الْكُبْرَى

لِلْقُطْبِ الرَّبَّانِيِّ وَالْغَوْثِ الصِّدْقَانِيِّ وَالْهَيْكَلِ نُورَانِيِّ  
صَاحِبِ الْإِشَارَاتِ وَالْبَعَانِيِّ السَّيِّدِ شَيْخِ مُحْيِي الدِّينِ  
عَبْدِ الْقَادِرِ جِيلَانِيِّ قَدَّسَ سِرُّهُ الْعَزِيزِ وَنُورِ  
ضَرِيحِهِ

## وَرْدِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام پر جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا

تحقیق آیا تمہاری طرف ہمارا رسول تمہاری جنس کا کہ شاق ہے اس پر تمہاری

عَنْتُمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ○

تکلیف اور تم پر ایمان کے بارے میں حریص ہے اور تم پر مہربان اور رحم دل ہے

أَعْبُدُ اللَّهَ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ○ اللَّهُمَّ إِنِّي

میں اپنے رب اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی شے کو شریک نہیں کرتا اے اللہ

أَدْعُوكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى كُلِّهَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

میں تجھے تیرے تمام خوبصورت ناموں سے پکارتا ہوں نہیں ہے کوئی معبود تیرے سوا

سُبْحَانَكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

تیرے لئے پاکی ہے کہ تو رحمت کرے حضرت محمدؐ اور آل محمدؐ پر

كَمَا صَلَّيْتَ عَلَيَّ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ

جیسا کہ تو نے رحمت کیا حضرت ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر تحقیق

حَسِيدٌ مَّجِيدٌ ○ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الْأُمِّيِّ

تو حمد اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! رحمت بھیج نبی امی حضرت محمدؐ پر

وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا وَصَلَّى اللَّهُ عَلَىٰ

اور اس کے آل و اصحاب پر اور ان پر سلام اور سلامتی نازل فرما اور رحمت بھیجی ہے

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ صَلَوَةٌ هُوَ أَهْلُهَا ○

اللہ تعالیٰ نے ہمارے سردار حضرت محمد اور اس کی آل پر ایسی رحمت جس کے وہ مستحق اور حقدار ہیں

اللَّهُمَّ يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَىٰ

اے اللہ! اے رب محمد کے و آل محمد کے رحمت بھیج

مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ وَأَجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ

حضرت محمد اور آل محمد پر اور ایسی جزاء عطا کر حضرت محمد کو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ أَهْلُهُ ○ اللَّهُمَّ رَبَّ

جس کے وہ اہل اور حقدار ہوں اے اللہ!

السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ

سات آسمانوں اور زمین کے مالک اور اے عرش عظیم

الْعَظِيمِ ○ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَنْزِلَ التَّوْرَةِ

کے مالک اے رب ہمارے اور ہر شے کے رب اور اے توریت

وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِيمِ ○ اللَّهُمَّ

انجیل زبور اور فرقان عظیم کے اتارنے والے اے اللہ!

أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ

تو اول ہے کہ تجھ سے پہلے کچھ نہ تھا اور تو ایسا آخر ہے

فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ

کہ تیرے بعد کچھ نہ ہو گا اور تو وہ ظاہر ہے کہ تیرے اوپر کچھ نہیں

شَيْءٌ وَأَنْتَ البَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ ○ فَلَكَ

ہے اور تو ایسا باطن ہے کہ تیرے سوا کچھ نہیں ہے پس تیرے لئے

الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ

ہے سب تعریف نہیں ہے کوئی معبود تیرے سوا تو پاک ہے میں ظالموں میں

الظَّالِمِينَ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ

سے ہوں جو اللہ چاہے وہی ہوتا ہے اور جو وہ نہ چاہے

يَكُنْ ط لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ○ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ

نہیں ہوتا اللہ کے سوا کسی کو طاقت نہیں ہے اے اللہ! اپنے بندے

مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَنَبِيِّكَ صَلَوَاتٌ

اور اپنے رسول اور اپنے نبی پر ایسی رحمت بھیج

مُبَارَكَةً طَيِّبَةً كَمَا أَمَرْتَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو نہایت مبارک اور پاک ہو اور جس طرح تو نے ہم کو امر کیا ہے کہ ہم

تَسْلِيْمًا ○ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ حَتَّى لَا يَبْقَى

ان پر صلوات اور سلام بھیجیں۔ اے اللہ! اس قدر دُرود بھیج حضرت محمد پر یہاں تک کہ تیرے

مِنْ صَلَوَاتِكَ شَيْءٌ ○ وَأَرْحَمُ مُحَمَّدًا حَتَّى

دُرود میں سے کچھ باقی نہ رہے اور اس قدر رحمتیں نازل فرما حضرت محمد پر کہ

لَا يَبْقَى مِنْ رَحْمَتِكَ شَيْءٌ وَبَارِكْ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

تیری رحمتوں میں سے کچھ باقی نہ رہے اور اس قدر برکتیں نازل فرما حضرت محمدؐ پر

حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْ بَرَكَاتِكَ شَيْءٌ ○ اللَّهُمَّ صَلِّ

کہ تیری برکتوں میں سے کچھ باقی نہ رہے اے اللہ صلوٰۃ

وَسَلِّمْ وَأَفْلِحْ وَأَنْجِعْ وَأَتِّمِّمْ وَأَصْلِحْ وَأَرْبِحْ

اور سلام بھیج اور اسے چھٹکارا دینے اور نجات دینے اور مکمل کرنے اور اصلاح کرنے

وَأَوْفِ وَأَرْجِحْ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ وَأَجْزَلَ الْبِنَنِ

اور نفع مند کرنے اور پورا کرنے و ترجیح پانے والا بنا سب سے افضل اور بڑی شان

وَالْتَّحِيَّاتِ عَلَيَّ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَنَبِيِّكَ

اور احسان اور تحفہ والا دُرود بھیج اپنے بندے اور رسول اور نبی ہمارے

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي هُوَ فَلَاقُ

سردار محمد صلی اللہ علیہ و سلم پر وہ جو آفتاب وحدانیت کے

صُبْحِ أَنْوَارِ الْوَحْدَانِيَّةِ وَطَلْعَةِ شَمْسِ الْأَسْرَارِ

صبح و میدہ ہیں اور آفتاب ذات کے انوار اسرار کے

الرَّبَّانِيَّةِ ○ وَبَهْجَةِ قَمَرِ الْحَقَائِقِ الصِّدْقَانِيَّةِ ○

محل طلوع ہیں اور اس ذات بے نیاز کی ماہ حقائق کی دلکشا چاند کی روشنی ہیں

وَعَرْشِ حَضْرَةِ الْحَضْرَاتِ الرَّحْمَانِيَّةِ ○ نُورِ كُلِّ

اور حضرت ذاتِ رحمن کی بارگاہ کے تحت ہیں جو ہر رسول



رَسُولٌ وَسَنَاهُ يُسَّ وَالْقُرْآنَ الْحَكِيمَ ○ إِنَّكَ

کے نور اور اس کی روشنی ہیں۔ بمصداق آیت قرآن یس اور حکمت والے قرآن کی قسم

لَبِنَ الْمُرْسَلِينَ ○ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ○ سِرُّ

ہے کہ تو بے شک رسولوں میں سے ہے اور سیدھے راستے پر قائم ہے تو

كُلِّ نَبِيٍّ وَهُدَاهُ ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ○

ہر نبی کا بھید اور اس کا راہنما ہے اور یہ اس غلبے اور علم والے اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے

وَجَوْهَرٌ كُلِّ وِلْيٍّ وَضِيَاءٌ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ

اور تو ہر ولی کا جوہر اور اس کی روشنی ہے بقول قرآن تو رب رحیم

رَّحِيمٍ ○ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ نِ النَّبِيِّ

کی طرف سے سلامتی کا پیغام ہے۔ اے اللہ درود بھیج نبی

الْأُمِّيِّ الْعَرَبِيِّ الْقُرَيْشِيِّ الْهَاشِمِيِّ الْأَبْطَحِيِّ

امی عربی قریشی ہاشمی ابطحی

التَّهَامِيِّ الْمَكِّيِّ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْكَرَامَةِ ○

تہامی مکی کی ذات پر جو صاحب تاج اور کرامت ہے

صَاحِبِ الْخَيْرِ وَالْبِرِّ ○ صَاحِبِ السَّرَايَا وَالْعَطَايَا

اور صاحب خیر اور برکت ہے صاحب سیف اور عطا اور صاحب

وَالْغَزْوِ وَالْجِهَادِ وَالْمَغْنَمِ وَالْبُقْمِ ○ صَاحِبِ

غزاء اور جہاد ہے اور مالک اور قاسم مال غنیمت ہیں صاحب

الْآيَاتِ وَالْمُعْجَزَاتِ وَالْعَلَامَاتِ الْبَاهِرَاتِ ○

آیات اور معجزات اور مالک آیات مینات ہیں

صَاحِبِ الْحَجِّ وَالْحَلْقِ وَالتَّلْبِيَةِ ○ صَاحِبِ الصَّافَا

صاحب حج اور حلق راس اور تلبیہ صاحب سعی صفا

وَالْمَرُورَةِ وَالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالْمَقَامِ وَالْقِبْلَةِ وَ

اور مروہ اور صاحب مشعر الحرام اور مقام ابراہیم اور صاحب قبلہ اور

الْمِحْرَابِ وَالْمِنْبَرِ ○ صَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُودِ

محراب اور منبر ہیں صاحب مقام محمود

وَالْحَوْضِ الْمَوْرُودِ وَالشَّفَاعَةِ وَالسُّجُودِ لِلرَّبِّ

اور حوض کوثر اور صاحب شفاعت اور صاحب سجود پیش رب

الْمَعْبُودِ ○ صَاحِبِ رَمِي الْجَهْرَاتِ وَالْوُقُوفِ ○

معبود ہیں شیطانوں کو کنکریاں مارنے والے اور عرفات پر

بَعْرَفَاتِ صَاحِبِ الْعِلْمِ الطَّوِيلِ وَالْكَلَامِ

وقوف فرمانے والے اور اونچے اور بلند جھنڈے والے اور جلیل

الْجَلِيلِ ○ صَاحِبِ كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَالصِّدْقِ

کلام والے ہیں صاحب کلمہ اخلاص صدق اور تصدیق

وَالْتَّصِدِيقِ ○ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا

پیدا کرنے والے کلام کے ہیں اے اللہ درود اور سلام بھیج ہمارے سردار

مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَوَدًا

حضرت محمد پر اور ہمارے سردار حضرت محمد کی آل پر ایسا درود

تُنَجِّينَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْبَحْنِ وَالْإِحْنِ وَالْأَهْوَالِ

جس کی برکت سے تو ہم کو سختیوں، دیوے، جملہ ڈکھوں اور آفتوں اور بلاؤں سے

وَالْبَلِيَّاتِ وَتُسَلِّمُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْفِتَنِ وَ

اور سلامت رکھے ہم کو تمام فتنوں، بیماریوں، آفتوں اور سختیوں سے اور

الْأَسْقَامِ وَالْأَفَاتِ وَالْعَاهَاتِ ○ وَتُطَهِّرُنَا

پاک کرے ہم کو تمام غیبوں اور برائیوں سے اور جس کے طفیل

بِهَا مِنْ جَمِيعِ الذَّنُوبَاتِ وَتَهْوِبُهَا عَنَّا الْخَطِيئَاتِ ○

تو بخش دے ہم کو سارے گناہ اور جس سے مٹا دے ہماری کل خطائیں

وَتَقْضِي لَنَا بِهَا جَمِيعَ مَا لَطُبُّهُ مِنَ الْحَاجَاتِ ○

اور پورا کرے تو ہماری جملہ حاجتیں جو ہم تجھ سے طلب کریں

وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا

اور بلند کرے تو اس سے ہمارے اعلیٰ درجات اور پہنچائے تو

بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ

اس سے ہمیں تا انتہائے مقامات اور از روئے جملہ خیرات

فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ يَا رَبِّ يَا اللَّهُ يَا

زندگی کے اندر اور بعد ممات یا رب یا اللہ

مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ ○ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ

عجیب الدعوات اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھے

أَنْ تَجْعَلَ لِي فِي مُدَّةِ حَيَاتِي وَبَعْدَ مَبَاتِي

یہ کہ تو بنا میرے لئے میری زندگی میں اور مرنے کے بعد میرے

أَضْعَافٍ أَضْعَافٍ ذَلِكَ أَلْفٌ صَلَوَةٌ وَسَلَامٌ

اس درود و سلام کو اس سے ہزار ہزار

مَضْرُوبِينَ فِي مِثْلِ ذَلِكَ ○ وَ أَمْثَالَ

گنا بڑھا کر اسی طرح پڑھے اور دہرائے جاتے ہوئے اور اس کے مثل

أَمْثَالَ ذَلِكَ عَلَى عَبْدِكَ وَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ

اپنے بندے اور نبی محمد

النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَالرَّسُولِ الْعَرَبِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَ

نبی امی اور رسول عربی پر اور اس کی آل

أَصْحَابِهِ وَأَوْلَادِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ وَ

اصحاب اولاد بیویوں اس کی نسل

أَهْلِ بَيْتِهِ وَأَصْهَارِهِ وَأَنْصَارِهِ وَأَشْيَاعِهِ وَ

اہل بیت خویشوں مددگاروں رشتہ داروں

وَمَوَالِيهِ وَخُدَّامِهِ وَحُجَّابِهِ ○ اللَّهُمَّ اجْعَلْ

تربعیں غلاموں خادموں اور دربانوں پر ہو اے اللہ بنا

كُلَّ صَلَاتِي مِنْ كُلِّ ذَلِكَ تَفُوقُ وَ تَفْضُلُ

ہمارے ہر اس درود کو فائق تر اور افضل تر

صَلَاةَ الْمُصَلِّينَ عَلَيْهِ مِنْ أَهْلِ السَّمَوَاتِ

درود پڑھنے والوں کا اس ذات پر درود ہو جو تمام اہل آسمان

وَأَهْلِ الْأَرْضِينَ أَجْمَعِينَ ○ كَفَضِلِهِ الَّذِي

اور اہل زمین کے درود پڑھنے والوں سے جیسا کہ تو نے

فَضَّلْتَهُ عَلَى كَافَّةِ خَلْقِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ ○

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فضیلت بخشی ہے اپنی تمام مخلوقات پر اے تمام کریموں اور بخئیوں سے

وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ○ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ

زیادہ کرم کرنے والے اور تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم والے۔ اے رب ہمارے ہم سے یہ

أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبَّ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ

دعا قبول فرما بے شک تو ہماری فریاد سننے اور جاننے والا ہے اور ہم سے درگزر فرما

التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ○

کیونکہ تو معاف کرنے والا اور رحم والا ہے

وَرْدِ يَوْمِ السَّبْتِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام پر جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَكَرِّمْ عَلَيَّ سَيِّدِنَا

اے اللہ! درود سلام اور تکریم بھیج ہمارے سردار

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ

اور مولیٰ محمد اپنے بندے رسول اور نبی پر جو نبی امی

السَّيِّدِ الْكَامِلِ الْفَاتِحِ الْخَاتِمِ حَاءِ الرَّحْمَةِ

سردار کامل اور فاتح خاتم ہے، جس کے نام مبارک کی جاء رحمت

وَمِيمِ الْمَلِكِ وَدَالِ الدَّوَامِ بَحْرِ النُّوَارِ

میم ملک اور دال دوام پر دلالت کرتے ہیں جو تیرے انوار کا

وَمَعْدِنِ اسْرَارِكَ وَلسَانِ حُجَّتِكَ وَعَرُوسِ

سمندر اور تیرے اسرار کا معدن اور تیری حجت کی زبان اور تیری مملکت کی دلہن

مَبْلُكَتِكَ وَعَيْنِ اَعْيَانِ خَلِيقَتِكَ وَصَفِيكَ

اور تیری مخلوق کی آنکھوں کا تارا ہے تیرا ایسا صاف اور پاک کیا ہوا ہے

السَّابِقِ لِخَلْقِ نُورِهِ الرَّحْمَةِ لِلْعَالَمِينَ

کہ ہم اس کا نور تمام مخلوقات سے سابق آیا ہے اور اس کے ظہور کو تمام جہانوں کے

ظُهُورُهُ الْمُصْطَفَى ○ الْمُبْتَبَى الْمُنْتَقَى الْمُرْتَضَى

نور سے باعث رحمت بنایا ہے اور برگزیدہ مقبول پاک اور صاحب رضا ہے

عَيْنِ الْعِنَايَةِ ○ وَزَيْنِ الْقِيَمَةِ وَكَنْزِ الْهُدَايَةِ

جو عنایت کا سرچشمہ قیامت و زینتوں اور ہدایت کا خزانہ ہے

وَأَمَامِ الْحَضْرَةِ وَأَمِينِ الْمَلَكَةِ وَطِرَازِ

جو اہل درہ کا پیشوا اور تیری مملکت کا امانت دار تیری

الْحُلَّةِ وَكُنْزِ الْحَقِيقَةِ وَشَمْسِ الشَّرِيعَةِ

خدمت کا نقش تیرے حقائق کا خزانہ ہے جو تیری شریعت کا آفتاب

وَكَاشِفِ دِيَاغِ الظُّلْمَةِ ○ وَنَاصِرِ الْمَلَّةِ

ظلمت کی اندھیری راتوں کا روشن کرنے والا امت کا مددگار

وَنَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَشَفِيعِ الْأُمَّةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ○

رحمتوں والا نبی اور قیامت کے روز اپنی امت کا شفاعت کرنے والا ہے

يَوْمَ تَخْشَعُ الْأَصْوَاتُ وَتَشْخَصُ الْأَبْصَارُ ○

کہ جس روز خوف کے مارے آوازیں پست اور آنکھیں خیرہ ہوں گی

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ الْنُّورِ

اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد پر جو نور

الْأَبْلَجِ وَالْبَهَاءِ الْأَبْهَجِ نَامُوسِ تَوْرَةِ

روشن اور ضیاء تاباں ہے جو موسیٰ کی تورات کا ناموس اکبر

مُوسَى وَقَامُوسِ أَنْجِيلِ عِيسَى صَلَوَاتُ

اور عیسیٰ کے انجیل کا قاموس اعظم ہے

اللَّهُ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ ○

اللہ تعالیٰ کا درود اور سلام ہو آپ پر اور جملہ انبیاء پر

طَلِسْمِ فَلِكِ الْأَطْلَسِ فِي بُطُونِ كُنْتُ كَنْزًا

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کہ میں تھا مخفی خزانہ

مَخْفِيًّا فَأُحْبِبْتُ أَنْ أُعْرَفَ طَاءً وَسُ الْمَلِكِ

پس میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں کے بطون میں حضور فلک الاطاس کے

الْمُقَدَّسِ فِي ظُهُورِ فَخَلَقْتُ خَلْقًا فَتَعَرَّفْتُ

طلسم ہیں اور فرمان میں نے اپنی پہچان کے لئے مخلوق کو پیدا کیا پس مجھ سے

إِلَيْهِمْ فَبِي عَرَفُونِي ○ قُرَّةَ عَيْنِ الْيَقِينِ مِرَاتِ

انہوں نے مجھے پہچانا کے ظہور میں حضور ملک مقدس کے طاؤس خوشنما ہیں۔ آپ یقین کی آنکھ

أُولَى الْعِزْمِ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَى شُهُودِ الْمَلِكِ

کی ٹھنڈک ہیں اور آپ اللہ تعالیٰ بادشاہ حقیقی ظاہر کے شہود (دیکھنے) کا تمام اولوالعزم

الْحَقِّ السُّبِينِ ○ نُورِ أَنْوَارِ أَبْصَارِ الْإِنْبِيَاءِ

پیغمبروں کے لئے آئینہ حق نما ہے اور تمام مکرم اور معظم انبیاء کے آنکھوں کی بصارت کے جملہ

الْمُكْرَمِينَ ○ وَمَحَلِّ نَظْرِكَ وَسَعَةِ رَحْمَتِكَ

انوار کا ایک جامع نور ہیں اے اللہ! وہ جو تیرے خلاق اولین و آخرین میں سے تیری رحمت

مِنَ الْعَوَالِمِ الْأُولَى وَالْآخِرِينَ ○ صَلَّى اللَّهُ

کا وسیع میدان اور تیری نگاہ کرم کا محل ہیں اللہ تعالیٰ کا درود ہو

عَلَيْهِ وَعَلَى إِخْوَانِهِ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ ○

آپ پر اور آپ کے جملہ انبیاء اور مرسلین بھائیوں پر



وَعَلَىٰ إِلَيْهِ وَأَصْحَابِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ ○

اور آپ کے تمام پاک اور صاف آل اور اصحاب پر ہو

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَاتَّحِفْ وَأَنْعِمْ وَأَمْنِحْ وَ

اے اللہ! کبھیج دُرود سلام تحفے انعام مہربانیاں

اَكْرِمْ وَأَجْزِلْ وَأَعْظِمْ أَفْضَلْ صَلَّوْا تَكَ

بخشیں بڑے بھارے اور ایسے افضل اور مکمل دُرود

وَأَوْفِرْ سَلَامِكَ صَلَاةً وَسَلَامًا يَتَنَزَّلَانِ

اور سلام حضور پر بھیج جو تیری باطنی ذات کی

مِنْ أُنْفِقِ كُنْهَ بَاطِنِ الذَّاتِ إِلَىٰ فَلَكَ سَمَاءٌ

کنہ سے طالع ہو کر اسماء اور صفات

مَظَاهِرِ الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَتَرْتَقِيَانِ عِنْدَ

کے مظاہر میں نمودار ہوں اور جو

سِدْرَةِ مُنْتَهَىٰ الْعَارِفِينَ إِلَىٰ مَرْكَزِ جَلَالِ

سدرۃ المنتہیٰ کے پاس تیرے نورمبین کے جلال

النُّورِ السُّبْحِيِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

کی طرف چڑھنے والے ہوں۔ ہمارے سردار مولیٰ محمدؐ کی ذات پر ہو

اعْبُدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ عِلْمِ يَقِينِ الْعُلَمَاءِ

جو تیرا بندہ اور نبی اور رسول ہے اور تیرے علماء

الرَّبَّانِيِّينَ وَعَيْنِ يَقِينِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ ○

ربانین کا ذریعہ علم یقین ہے اور تیرے خلفاء راشدین کا وسیلہ عین یقین ہے

وَحَقِّ يَقِينِ الْأَنْبِيَاءِ الْكُرَمِيِّينَ ○ الَّذِي تَأَهَتْ

اور تیرے معزز انبیاء کا واسطہ حق یقین ہے وہ ذات

فِي أَنْوَارِ جَلَالِهِ أُولُو الْعِزْمِ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ○

جن کے جلال کے سامنے اولوالعزم مرسلین

وَتَحَيَّرَتْ فِي دَرْكِ حَقَائِقِهِ عُظَمَاءُ الْمَلَائِكَةِ

شدر ہیں اور جن کے حقائق کے ادراک میں جلیل القدر فرشتے

الْمُهَيَّيْنِ ○ الْمُنَزَّلِ عَلَيْهِ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ

حیران ہیں اور جن پر فصیح عربی زبان کے اندر قرآن عظیم میں

بِلِسَانِ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ ○ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى

یہ نازل فرمایا ہے تحقیق اللہ تعالیٰ نے بڑا احسان فرمایا ہے

الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ

مومنین پر جب کہ بھیجا ان کے درمیان رسول ان کی جنس کا جو ان پر

يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ

اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں سکھاتا ہے کتاب

وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ○

اور حکمت درآں حالیکہ وہ اس سے پہلے تھے صریح گمراہی میں

اللَّهُمَّ صَلِّ صَلَاةَ ذَاتِكَ عَلَيَّ حَضْرَةَ صِفَاتِكَ

اے اللہ اپنا درود ذاتی بھیج اپنے نبی جامع جمیع

الْجَامِعِ لِكُلِّ الْكَمَالِ ○ التَّصِيفِ بِصِفَاتِ

صفات پر جو تمام کمالات کا مجموعہ ہیں اور جو تیرے صفات

الْجَلَالِ وَالْجَبَالِ ○ مَنْ تَنْزَعَهُ مِنَ الْمَخْلُوقِينَ فِي

جلال اور جمال سے متصف ہے جو تمام مخلوق میں بے مثل، بے مثال اور

الْمِثَالِ يَنْبُوعَ مَعَارِفِ الرَّبَّانِيَّةِ ○ وَحَيْطَةِ

منزہ ہے اور جو منبع کل معارف ربانیہ ہیں اور محیط

الْأَسْرَارِ الْإِلَهِيَّةِ ○ غَايَةَ مُنْتَهَى السَّائِلِينَ ○

جمیع اسرار الہیہ اور جو تمام سائلین کے منتهی مقصود ہیں

وَدَلِيلِ كُلِّ حَائِرٍ مِنَ السَّالِكِينَ ○ مُحَمَّدٍ

اور جملہ حیرت زدہ سالکین کے راہنما ہیں اور جو ذات اور صفات

الْبَحْثُودِ بِالْأَوْصَافِ وَالذَّاتِ ○ وَأَحَدًا مِنْ

کے لحاظ سے محمد اور محمود اور جملہ اولین و آخرین کے درمیان احمد یعنی برتر

مَضَى وَمَنْ هُوَ اتِّ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا ○ بِدَايَةِ

و ستودہ تر ہیں اور ان پر ایسے سلام بھیج جن کی ابتداء

الْأَزَلِ وَغَايَةَ الْآبَدِ حَتَّى لَا يَحْضُرُهُ عَدَدٌ وَلَا

ازل اور انتہا ابد ہو حتیٰ کہ نہ اس کا حساب ہو اور نہ

يَنْتَهِيهِ مَدَدٌ ○ وَأَرْضٌ عَنْ تَبَائِعِهِ فِي الشَّرِيعَةِ

اس کا شتا ہو سکے اور اے اللہ تو راضی ہو ان کے تمام اصحاب و علماء

وَالطَّرِيقَةِ وَالْحَقِيقَةِ مِنَ الْأَصْحَابِ وَالْعُلَمَاءِ

اور اہل طریقت سے جو ہر دو شریعت اور طریقت میں ان کی

وَأَهْلِ الطَّرِيقَةِ وَاجْعَلْنَا يَا مَوْلَانَا مِنْهُمْ

متابعت کرنے والے ہیں اور اے مولیٰ ہمیں بھی ان میں

حَقِيقَةً - آمِينَ

سے کر لے۔ آمین

## وَرْدِ يَوْمِ الْآحَدِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ه ط

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام پر جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ فَتَحَ أَبْوَابَ

اے اللہ! درود اور سلام بھیج محمدؐ پر جو تیری بارگاہ کے دروازوں کا کھولنے

حَضْرَتِكَ وَعَيْنِ عِنَايَتِكَ بِخَلْقِكَ وَرَسُولِكَ

والا ہے اور تیری مخلوق کے لئے عنایت اور رحمت کی آنکھ ہے اور

إِلَى جَنَّتِكَ وَإِنْسِكَ وَوَحْدَانِيَّ الذَّاتِ الْمُنَزَّلِ

تمام عالم جن و انس کی طرف تیرے رسول ہیں جو ذات کے لحاظ سے بے شمل اور فرد واحد

عَلَيْهِ الْآيَاتُ الْوَضَّاحَاتُ مُقِيلَ الْعَثَرَاتِ

ہیں جن پر تیرے کھلم کھلا آیات نازل ہوئے۔ جو لغزشوں کے معاف کرنے والے ہیں

وَسَيِّدِ السَّادَاتِ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهِي

اور سرداروں کے سردار ہیں اور امر کرنے والے ہیں اچھے کاموں کے اور منع کرنے

عَنِ الْمُنْكَرَاتِ مَا جِيَ الشِّرْكَ وَالضَّلَالَاتِ

والے ہیں برائیوں سے جو شرک اور گمراہیوں کو اپنی تیز تلواروں سے

بِالسُّيُوفِ الصَّارِمَاتِ الثَّامِلِ مِنْ شِرَابِ

مٹانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے مشاہدوں کے شراب پینے والے

الْمُشَاهِدَاتِ السُّقْيِ مِنْ أَسْرَارِ لُقْدِ سِيَّاتِ الْعَالِمِ

اور عالمِ قدس کے اسرار کو نوش فرمانے والے ہیں اور جو

بِالْمَاضِي وَالْمُسْتَقْبَلَاتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

ماضی اور مستقبل کے حالات جاننے والے ہیں یعنی ہمارے سردار محمد

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرِ الْبَرِيَّاتِ مَا دَامَتِ الْأَرْضُ

صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر جو بہترین خلاق ہیں جب تک زمین

وَالسَّمَاوَاتُ ○ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيَّ مَنْ لَّهُ

اور آسمان قائم ہیں اے اللہ! درود اور سلام بھیج اس ذات ر جس کے

الْأَخْلَاقُ الرَّضِيَّةُ ○ وَالْأَوْصَافُ الْبَرُضِيَّةُ

ہیں اخلاق پسندیدہ اور اوصاف حمیدہ

وَالْأَقْوَالُ الشَّرْعِيَّةُ وَالْأَحْوَالُ الْحَقِيقَةُ وَ

اور اقوال شرعیہ اور احوال حقیقت اور

الْعِنَايَاتُ الْأَزَلِيَّةُ وَالسَّعَادَاتُ الْأَبَدِيَّةُ ○

عنايات ازلیہ اور سعادات ابدیہ

وَالْفُتُوحَاتُ الْمَكِّيَّةُ وَالظُّهُورَاتُ الْمَدِينِيَّةُ ط

اور جن کے ہیں فتوحات مکئیہ اور ظہورات مدنیہ

وَسِرُّ الْبَرِيَّةِ ○ وَشَفِيعِنَا يَوْمَ بَعَثْنَا السُّتَغْفِرِ

اور جو ہیں تمام لوگوں کے بھید اور جو شفیع ہیں ہمارے قیامت کے دن اور

لَنَا إِلَى رَبِّنَا الدَّاعِي إِلَيْكَ وَالْمُقْتَدِي بِهِ

رب تعالیٰ کی بارگاہ سے ہمارے لئے مغفرت مانگنے والے ہیں وہ تیری طرف بلانے

لِمَنْ أَرَادَ الْوُصُولَ إِلَيْكَ وَالْأَنِيسُ بِكَ

والے ہیں اور ہر اُس شخص کے پیشوا اور مقتدا ہیں جو تیرے وصال کا ارادہ رکھتا ہے

وَالْمُسْتَوْجِشُ عَنْ غَيْرِكَ ○ حَتَّى تَسْتَمَّ مِنْ

جو تیری ذات سے مانوس اور تیرے غیر سے متنفر ہیں حتیٰ کہ تیرے ذاتی

نُورِ ذَاتِكَ ○ وَرَجَعَ بِكَ وَلَا بَغْيَ لَكَ وَشَهِدَ

نور سے متمتع ہوئے تیرے نوا کے ساتھ مرجوع (واپس) بنے اور نہ تیرے غیر کے

وَحَدَّثَكَ فِي كَثْرَتِكَ وَقُلْتَ لَهُ بِلِسَانِ

ستھ۔ اور جس نے تیری وحدت کا مشاہدہ کیا۔ عالم کثرت میں اور تو نے اُسے زبان

حَالِكَ وَقَوَّيْتَهُ بِكَلَامِكَ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ

حال سے خطاب کیا اور تو نے اُن کی اپنے کلام اور اپنے کمال سے یہ کہہ کر تقویت فرمائی

وَأَعْرِضْ عَنِ الْشُّرَكِيْنَ الذَّاكِرِكَ

کہ قائم رہو اس پر جس کا تجھے امر ہوا اور کنارہ کرو مشرکوں سے اور جو تجھے یاد کرنے والے

فِي لَيْلِكَ وَالصَّائِمِ لَكَ فِي نَهَارِكَ ○

ہیں رات کو اور تیرے لئے روزہ دار ہیں دن کو

السُّرُوفِ مَعَ مَلَائِكَتِكَ إِنَّهُ خَيْرُ خَلْقِكَ ○

اور تیرے فرشتوں کے اندر خیر خلائق سے مشہور ہیں

اللَّهُمَّ إِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِالْحَرْفِ الْجَامِعِ

اے اللہ! ہم تیری طرف وہ حرف جامع وسیلہ گردانتے ہیں

لِبَعَائِنِي كَمَا لَكَ نَسْأَلُكَ إِيَّاكَ بِكَ أَنْ

جو تیری کمال معافی کا حامل ہے اور خاص تجھ ہی سے سوال کرتے ہیں

تُرِينَا وَجْهَهُ نَبِينَا وَأَنْ تَحْوَعَنَا وَجُودَ

تیرے ساتھ کہ دکھا ہمیں اپنے نبی کا چہرہ مبارک اور مٹا ہم سے گناہوں

ذُنُوبِنَا بِشَاهِدَةِ جَمَالِكَ وَتُغَيِّبِنَا

کا وجود اپنے جمال کے مشاہدے سے اور ہمیں اپنے انوار کے سمندر میں

فِي بَحَارِ أَنْوَارِكَ مَعْصُومِينَ مِنَ الشَّوَاغِلِ

اس طرح گم کر دے کہ ہم تمام دنیوی مشاغل سے

الدُّنْيَوِيَّةِ رَاغِبِينَ إِلَيْكَ غَائِبِينَ بِكَ

پاک ہو جائیں تیری طرف رغبت کرنے والے اور تجھ میں گم ہونے والے بن جائیں

يَا هُوَ يَا اللَّهُ يَا هُوَ يَا اللَّهُ ○ يَا هُوَ يَا اللَّهُ ○

یا ہُوَ یا اللہ یا ہُوَ یا اللہ یا ہُوَ یا اللہ

لَا إِلَهَ غَيْرُكَ وَأَسْقِنَا مِنْ شَرَابِ مَحَبَّتِكَ ○

نہیں ہے کوئی معبود تیرے سوائے ہمیں اپنی شرابِ محبت پلا دے

وَأَغْرَسْنَا فِي بَحَارِ أَحَدِيَّتِكَ حَتَّى نَرْتَعَ

اور اپنی احدیت کے سمندر میں ہمیں غرق کر دے

فِي بَحْبُوحَةِ حَضْرَتِكَ ○ وَتَقْطَعُ عَنَّا أَوْهَامَ

تاکہ تیرے حضور کی وادیوں میں گھومیں اور اپنے

خَلِيقَتِكَ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ وَنُورِنَا بِنُورِ

فضل اور رحمت سے ہم سے اپنی خلقت کے واہماتِ باطلہ دُور کر دے

طَاعَتِكَ ○ وَاهْدِنَا وَلَا تُضِلَّنَا ○ وَبَصِّرْنَا

اور ہمیں اپنی اطاعت کے نور سے متور کر دے اور ہمیں ہدایت فرما اور گمراہ نہ کر اور غیر کی

بِعُيُوبِنَا عَنْ عُيُوبِ غَيْرِنَا بِحُرْمَةِ نَبِيِّنَا

عیوب کی نسبت ہمیں اپنے عیوب کا نگران کر ہمارے نبی

وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور سردار محمدؐ کے طفیل اللہ تعالیٰ کا دُور اور سلام ہو



وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ مَصَابِيحُ الْوُجُودِ  
 اُن پر اور اُن کے آل پر اور اُن کے اصحاب پر جو عالم وجود کے روشن چراغ  
 وَأَهْلُ الشُّهُودِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ○ نَسْأَلُكَ

ہیں اور اہل شہود ہیں اے ارحم الراحمین ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں  
 أَنْ تُلْحِقَنَا بِهِمْ وَتُنْحِنَا بِحُبِّهِمْ يَا اللَّهُ  
 کہ ہمیں ان سے ملا دے اور ان کی محبت ہمیں عطا کر دے یا اللہ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ○  
 یا حی یا قیوم یا ذوالجلال والاکرام

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○  
 اے رب ہمارے! ہماری دعا قبول فرما۔ تحقیق تو سننے والا اور دانا ہے

وَتُوبَ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ○  
 اور ہم سے درگزر فرما تحقیق تو بڑا درگزر کرنے والا رحم والا ہے

وَهَبْ لَنَا مَعْرِفَةً نَّافِعَةً إِنَّكَ عَلِيُّ كُلِّ  
 اور ہمیں معرفت نافع عنایت فرما تحقیق تو ہر چیز پر

شَيْءٍ قَدِيرٌ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ○ يَا رَحْمَنُ  
 قادر ہے اے رب العالمین اے رحمن

يَا رَحِيمُ ○ نَسْأَلُكَ أَنْ تَرْزُقَنَا رَوْيَةً  
 اے رحیم ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ دکھا ہمیں اپنے

وَجْهَ نَبِيِّكَ فِي مَنَامِنَا وَيَقْظَتِنَا ○

نبی کا دیدار خواب کے اندر اور بیداری کی حالت میں

وَ أَنْ تُصَلِّيَ وَ تُسَلِّمَ عَلَيْهِ صَلَاةً دَائِمَةً

اور ایسا درود و سلام بھیج ان پر جو قیامت تک قائم دائم رہے

إِلَى يَوْمِ الدِّينِ هـ وَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ خَيْرِنَا هـ ط

درود بھیج ہمارے بہترین ذات پر

## وَرِدِ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام پر جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے

اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَفْضَلَ صَلَوَتِكَ أَبَدًا وَ

اے اللہ بھیج بہترین درود ہمیشہ کے لئے اور

أَنْبَى بَرَكَاتِكَ سَرْمَدًا وَ أَزْكِ تَحِيَّاتِكَ

بڑھنے والی برکتیں نازل فرما ابدی طور پر اور بے حد پاک سلاموں

فَضْلًا وَ عَدَدًا ○ عَلَيَّ أَشْرَفِ الْحَقَائِقِ

کے تحفے اتار اس ذات پر

الْإِنْسَانِيَّةِ وَالْجَانِيَّةِ ○ وَمَجْمَعِ الدَّقَائِقِ

جو انسانیت اور جنیت کے حقائق حقائق میں سے زیادہ شریف ترین ذات ہیں

الْإِيْمَانِيَّةُ ○ وَطُورِ التَّجَلِّيَّاتِ الْإِحْسَانِيَّةِ ○

اور ایمانی بارخیوں کے مجمع ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احسانات کے تجلیوں

وَمَهَبَطِ الْأَسْرَارِ الرَّحْمَانِيَّةِ وَأَسِطَةِ عَقْدِ

کے طور ہیں اور رحمانیت کے اسرار کے جائے نزول ہیں جو تمام

النَّبِيِّينَ وَمُقَدِّمَةِ جَيْشِ الْمُرْسَلِينَ ○

انبیاء کے عقدِ میثاق کا ذریعہ ہیں اور تمام مرسلین کے فوج کے

وَقَائِدِ رُكُوبِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصِّدِّيقِينَ ○ ط

سپہ سالار ہیں اور جملہ اولیاء اور صدیقین کے رسالے کے سردار ہیں

وَأَفْضَلِ الْخَلَائِقِ أَجْمَعِينَ حَامِلِ لُؤَاءِ

اور تمام مخلوق میں سے افضل ہیں جو شفاعت کے اعلیٰ عزت کا جھنڈا

الْعِزِّ الْأَعْلَى ○ وَمَالِكِ أَرْمَةِ الْهَجْدِ الْأُسْنَى ○

اٹھانے والے ہیں اور جو روشن بزرگی کے زمام کے مالک ہیں

شَاهِدِ الْأَسْرَارِ الْأَزَلِ ○ وَمُشَاهِدِ أَنْوَارِ

جو روزِ ازل کے اسرار دیکھنے والے اور سوابقِ اول کے انوار کے مشاہدہ

سَوَابِقِ الْأَوَّلِ ○ ط وَتَرْجُمَانَ لِسَانِ الْقَدَمِ

کرنے والے ہیں اور جو زبانِ قدیم کے

وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكْمِ ○ مَظْهَرِ

ترجمان اور حکمِ حکم اور حکمت کے منبع ہیں جو

سِرِّ الْجُودِ الْجَزَائِيِّ وَالْكَلْبِيِّ ه ط وَأَنْسَانَ عَيْنِ  
جزی اور کلبی جود اور سخاوت کی سر کے مظہر ہیں اور

الْوُجُودِ الْعُلُويِّ وَالسِّفَلِيِّ وَرُوحِ جَسَدِ  
حلوی اور سفلی وجود کی آنکھ کی

الْكَوْنَيْنِ ○ وَعَيْنِ حَيَوَةِ الدَّارَيْنِ ه السُّتَحَقِّقِ  
پتلی ہیں اور جو دونوں جہانوں کے جسد کے رُوح و رواں ہیں

بِأَعْلَى رُتَبِ الْعَبُودِيَّةِ ○ وَالسُّتَخَلِّقِ بِأَخْلَاقِ  
اور دارین کی زنگی کا سرچشمہ ہیں جو عبودیت کے اعلیٰ مراتب پر متحقق ہیں

الْمَقَامَاتِ الْإِصْطِفَائِيَّةِ ○ الْخَلِيلِ الْأَعْظَمِ  
اور اصطفايت کے مقامات کے اخلاق سے متخلق ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بڑے

وَالْحَبِيبِ الْأَكْرَمِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ  
خلیل اعظم اور حبیب اکرم ہیں یعنی ہمارے سردار اور مولیٰ محمد

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ صَلَّى اللَّهُ  
ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب اللہ تعالیٰ کا درود ہو

عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ عَدَدَ مَعْلُومَاتِكَ  
اس پر اور اس کے آل پر اور اصحاب پر تیرے معلومات اور

وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ كُلِّهَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ  
تیرے کلمات کے عدد کے موافق اور جس قدر تیرے

الذَّاكِرُونَ ○ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَن ذِكْرِكَ وَ

یاد کرنے والوں نے تجھے یاد کیا ہے اور جب تدر دُنیا کے

ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ ○ وَتَسْلِمُوا لَسَلِيمًا دَائِمًا

غافل لوگ تیرے ذکر سے غافل رہے اور اس پر سلام بھیج ہمیشہ بہت

كَثِيرًا ○ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنُورِهِ

کثرت کے ساتھ اے اللہ ہم تیری طرف وسیلہ پکڑتے ہیں اس کے نور سے

السَّارِي فِي الْوُجُوْدِ اَنْ تُحْيِيَ قُلُوْبَنَا بِنُورِ

جو تمام کائنات کے اندر جاری اور ساری اور کہ ہمارے دلوں کو زندہ کر ان کے

حَيٰوَةٍ قَلْبِهِ الْوَسِيْعِ لِكُلِّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ

اس پاک دل سے جو واسع اور محیط ہے ہر چیز پر اور جو مومنوں کے لئے رحمت

عِلْمًا وَّ هُدًى وَّ بُشْرًا لِلسُّلِيْمِيْنَ وَاَنْ

علم ہدایت اور خوشخبری ہے کہ تو

تَشْرَحْ صُدُوْرَنَا بِنُورِ صَدْرِ الْجَامِعِ مَا

کھولے ہمارے سینوں کو ان کے اس جامع سینے کے نور سے جس کی نسبت آیا ہے

فَرَطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ وَّ ضِيَاءً وَّ ذِكْرًا

ہم نے نہیں چھوڑی کوئی شے اس کتاب میں سے اور جو ہے روشنی اور نصیحت

لِلْمُتَّقِيْنَ ○ وَتُطَهِّرْ نَفُوْسَنَا بِطَهَارَةِ نَفْسِهِ

واسطے پرہیزگاروں کے اور کہ پاک کرے تو ہمارے نفسوں کو اس کے پاک مزگی

الرِّزْقِيَّةَ الْمَرْضِيَّةَ ○ وَتُعَلِّمُنَا بِأَنْوَارِ عُلُومِ كُلِّ

اور مرضیہ نفس کے نور سے اور کہ تو سکھائے ہمیں ان کے علوم کے انوار

شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي كُلِّ إِمَامٍ مُّبِينٍ ○

سے جیسا کہ آیا ہے ہر شے ہم نے جمع اور محفوظ کر رکھی ہے امام مبین کے اندر

وَتَسْرِي سَرَائِرَهُ فِينَا بِلَوَامِعِ أَنْوَارِكَ

اور ان کے اسرار کو جمع کر ہمارے اندر اپنے انوار کی روشنیوں سے

حَتَّى تُفَنِّينَا عَنَّا فِي حَقِّ حَقِيقَتِهِ فَيَكُونُ

یہاں تک کہ تو ہمیں فنا کر دے اپنے سے ان کی حقیقت میں یہاں تک کہ

هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ فِينَا بِقِيُومِيَّتِكَ السَّرْمَدِيَّةِ ه ط

وہ زندہ اور قائم رہ جائے ہمارے اندر تیری سرمدی قیومیت کے ساتھ

فَنَعِيشَ بِرُوحِهِ عَيْشَ حَيَاةِ الْأَبَدِيَّةِ ○

تاکہ ہم اس کی روح سے ابدی عیش کریں

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ کا درود ہو ان پر اور ان کے آل پر اور اصحاب پر اور سلام

تَسْلِيمًا كَثِيرًا آمِينَ ○ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ

نازل فرما ان پر بہت کثرت سے آمین اپنے فضل اور رحمت سے

عَلَيْنَا يَا حَنَّانُ ه ط يَا مَنَّانُ ه ط يَا رَحِيمًا ه ط وَ

ہم پر ہو اے مہربان و صاحبِ احسان یا رحمن اور

بَتَجَلِّيَّاتٍ مَنَازِلَاتِكَ فِي مِرَاتِ شُهُودِهِ

ان کے مشاہدے کے آئینے میں جن تجلیات کا نزول اس میں سے

لِمَنَازِلَاتِ تَجَلِّيَّاتِكَ وَفِي سِنِّ الْخُلَفَاءِ

ہم پر بھی تجلیات کا نزول ہو تاکہ ہم ان کے خلفاء

الرَّاشِدِينَ وَوَلَايَةِ الْأَقْرَبِينَ ○ اللَّهُمَّ

راشدین اور اولیاء مقربین میں سے ہو جائیں اے اللہ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَي سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ

دُرُودِ اور سلام بھیج ہمارے سردار اور ہمارے نبی محمد پر

جِبَالِ لُطْفِكَ وَحَمَالِ عَطْفِكَ وَجَلَالِ

جو تیرے لطف کا جمال اور تیری مہربانیوں کا حامل ہے اور تیرے ملک کا

مُلْكِكَ وَكَمَالِ قُدْسِكَ النُّورِ الْمُبْتَلَقِ

جلال ہے اور تیرے عالم قدس میں کمال کا مالک ہے جو نور مطلق ہے

بِسِرِّ السَّعِيَّةِ الَّتِي لَا يَتَقَيَّدُ الْبَاطِنِ مَعْنَى

اس معیت کے بھید میں جس کو تیری غیب میں نہ کوئی شے باطن معنوی لحاظ

فِي غَيْبِكَ الظَّاهِرِ حَقًّا فِي شَهَادَتِكَ شَسِسِ

سے اور نہ تیری شہادت میں ظاہری طور پر اسے حقیقی طور پر مقید کر سکتی ہے

الْأَسْرَارِ الرَّبَّانِيَّةِ وَمَجْلَى حَضْرَةِ الْحَضْرَاتِ

آپ اسرار ربانی کے آفتاب ہیں اور بارگاہِ رحمانیت کے تجلی گاہ ہیں

الرَّحْمَانِيَّةِ ○ مَنَازِلِ الْكُتُبِ الْقَيْمَةِ ○

اور زبردست آسمانی کتب کے جائے نزول ہیں

وَنُورِ الْآيَاتِ الْبَيِّنَاتِ ۝ الَّذِي خَلَقْتَهُ

اور آیات بینات کے نور ہیں وہ ذات ہیں جن کو تو نے بنایا ہے

مِنْ نُورٍ وَجْهَكَ وَحَقَّقْتَهُ بِأَسْمَائِكَ وَ

اپنے چہرے کے نور سے اور تو نے اسے متحقق فرمایا ہے اپنے اسماء اور

صِفَاتِكَ وَخَلَقْتَ مِنْ نُورِهِ الْأَنْبِيَاءَ

صفات سے اور تو نے پیدا کیا اور ان کے نور سے انبیاء

وَالْمُرْسَلِينَ ○ وَتَعَرَّفْتَ إِلَيْهِمْ بِأَخْذِ مِيثَاقِ

اور مرسلین کو اور ازل کے روز ميثاق کے ذریعے

عَلَيْهِمْ بِقَوْلِكَ الْحَقِّ الْبَيِّنِ ○ وَإِذَا أَخَذَ

آپ کا تعارف اپنے اس قول حق اکہمین کے ذریعے کرایا اور یاد کر

اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابِ

اے میرے نبی وہ وقت جبکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ لیا پیغمبروں سے کہ آئے گی

وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ

تمہاری طرف میری کتاب اور حکمت پھر آئے گا تمہارے طرف میرا رسول جو

لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ

تصدیق کرنے والا ہو گا اس چیز کا جو تمہارے پاس ہو گی کہ تم ان پر ایمان لاؤ گے اور



ءَاقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَيَّ ذَلِكُمْ إِصْرِي

ان کی امداد کرو گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آیا تم نے اقرار کر لیا اور اس اقرار پر ہماری

قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ

ضمانت قبول کی پیغمبروں نے کہا کہ ہم نے اقرار کر لیا فرمایا اللہ تعالیٰ نے

مِّنَ الشَّاهِدِينَ ○ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

کہ تم گواہ رہو اور ہم بھی تمہارے ساتھ گواہ رہیں۔ اے اللہ درود اور سلام

عَلَيَّ بِهَيْجَةِ الْكِبَالِ وَتَاجِ الْجَلَالِ وَبِهَيْجَةِ

اس ذات پر جو کمالات کی شگفتگی اور جلال کے تاج اور

الْجَبَالِ وَشَيْبِ الْوِصَالِ وَعَبْقَةِ الْوَجُودِ

جبال کی روشنی اور وصال کے سورج دور عالم وجود کے لئے

وَحَيَوَةِ كُلِّ مَوْجُودٍ عِزِّ جَلَالِ سُلْطَنَتِكَ

مشک کی ڈبیا ہیں اور ہر موجود کی زندگی ہیں جو تیرے سلطنت کے جلال

وَجَلَالِ عِزِّ مَلِكِكَ وَمَلِيكَ صُنْعِ

کی عزت اور تیری مملکت کے عزت کے جلال اور تیری قدرت کی

قُدْرَتِكَ ○ وَطِرَازِ صَفْوَةِ مِنْ أَهْلِ

صنعت کے مالک اور اہل قرب میں سے اہل صفوت کے

قُرْبِكَ ○ وَسِرِّ اللَّهِ الْأَعْظَمِ ○ وَحَبِيبِ اللَّهِ

نقش و نگار ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سِرِّ اعظم اور اللہ تعالیٰ کے حبیب

الْأَكْرَمِ ○ وَخَلِيلِ اللَّهِ الْمَكْرَمِ ○ سَيِّدِنَا

اکرم اور اللہ تعالیٰ کے خلیس مکرم ہیں ہمارے سردار

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ○ ط

اور مولیٰ محمد اللہ تعالیٰ کا درود ہو ان پر اور سلام

## وَرْدُ يَوْمِ الثَّلَاثِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ ط

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام پر جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے

اللَّهُمَّ إِنَّا نَتَوَسَّلُ بِكَ ○ وَنَتَشَفَعُ

اے اللہ! ہم تیری طرف انہیں وسیلہ پکڑتے ہیں اور انہیں تیری

بِهِ لَدَيْكَ صَاحِبِ الشَّفَاعَةِ الْكُبْرَى ○

طرف شفیع گردانتے ہیں وہ جو صاحب شفاعت کبریٰ ہیں

وَالْوَسِيلَةَ الْعُظْمَى وَالذَّرِيعَةَ الْغُرَاءِ ○

اور وسیلہ عظمیٰ اور ذریعہ عزائے (روشن)

وَالْمَكَانَةَ الْعُلْيَا ○ وَالْمَنْزِلَةَ الرَّؤْفَى وَقَابَ

اور مالک مکان عالی اور منزل قریبی یعنی قاب قوسین

قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى ○ وَأَنْ تُحَقِّقَنَابَهُ ذَاتًا

اور ادنیٰ ہیں یہ کہ تو ہمیں متحقق کرے ان کے ساتھ

وَصِفَاتًا وَأَسْمَاءً وَأَفْعَالًا وَأَثَارًا حَتَّى  
 از روئے ذات و صفت و اسماء اور فعال اور آثار کے یہاں تک کہ  
 لَا نَرَى وَلَا نَسْمَعُ وَلَا نَحْسُسُ وَلَا نَجِدُ إِلَّا  
 ہم نہ دیکھیں نہ سنیں نہ محسوس کریں اور نہ پائیں تیرے بغیر اور  
 إِلَيْكَ ۝ إِلَهِي وَسَيِّدِي بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ  
 کوئی چیز اے ہمارے اللہ! اور ہمارے مالک ہم تجھے تیرے فضل اور رحمت  
 أَنْ تَجْعَلَ هَوِيَّتَنَا عَيْنَ هَوِيَّتِهِ فِي  
 کا واسطہ دیتے ہیں کہ تو ہماری ہویت کو عین ان کی ہویت بنا دے۔ ان کے  
 أَوَائِلِهِ وَنِهَائِيَّتِهِ بِوُدِّ خُلَّتِهِ وَصَفَائِهِ  
 زمانِ اوائل سے لے کر ان کے زمانِ نہایت تک تاکہ ہم میں ہمیشہ قائم رہے  
 وَمَحَبَّتِيهِ ۝ وَفَوَائِحِ أَنْوَارِ بَصِيرَتِهِ ۝ وَ  
 ان کی دوستی کی محبت اور محبت کی صفائی اور ان کی بصیرت کے انوار کے سرچشمے اور  
 جَوَامِعِ أَسْرَارِ سَرِيرَتِهِ ۝ وَرَحِيمِ رُحَمَائِهِ  
 ان کی خلوت گاہ کے اسرار کے مجمع اور ان کے رحماء کی رحمتیں  
 وَنَعِيمِ نِعْمَائِهِ ۝ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ بِجَاهِ  
 اور ان کے نعماء کی نعمتیں اے اللہ! ہم تجھ سے تیرے  
 نَبِيِّنَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبے کے صدقے

وَسَلَّمَ الْبَغْفِرَةَ وَالرِّضَى وَالْقَبُولَ قَبُولًا

تجھ سے تیری بڑی بھاری مغفرت اور رضامندی کا سوال کرتے ہیں اور ایسی قبولیت

تَأْمًا ○ وَلَا تَكِلْنَا إِلَى نَفْسِنَا طَرْفَةَ عَيْنٍ

کامل کا کہ اس کے بعد تو ہمیں ایک لحظہ کے لئے بھی اپنے نفس کے حوالے نہ کرے

يَا نِعْمَ السُّجُوبُ فَقَدْ دَخَلَ الدَّخِيلُ يَا

اے عمدہ دعا قبول کرنے والے تیری بارگاہ میں یہ بندہ ناچیز داخل ہونے والا ہے

مُؤَلَّاهُ ○ فَإِنَّ غُفْرَانَ ذُنُوبِ الْخَلْقِ

اے میرے مالک پس تحقیق تمام مخلوقات کیا نیکوکار اور کیا بدکار

بِأَجْبَعِهِمْ أَوْلَاهُمْ وَأَجْرِهِمْ بِرَّهِمْ وَ

اولین و آخرین کے گناہوں کی مغفرت

فَأَجْرِهِمْ كَقَطْرَةٍ فِي بَحْرِ جُودِكَ الْوَاسِعِ

تیری اس بحر رحمت کے سامنے کہ جس کا نہ کوئی کنارہ ہے

الَّذِي لَأَسَاجِلَ لَهُ وَلَا غَايَةَ لَهُ فَقَدْ

اور نہ کوئی حد اور غایت ہے ایک قطرے کے برابر ہے

قُلْتَ وَقَوْلِكَ الْحَقُّ السُّبِينُ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ

پس تحقیق تو نے خود فرمایا ہے اور تیرا قول صریح حق ہے کہ ہم نے نہیں بھیجا تم کو

إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ○ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

مگر محض رحمت واسطے تمام جہانوں کے اللہ کا درود ہو آپ پر اور

عَلَى إِلَهٍ وَصَحْبِهِ أَجْبَعِينَ ○ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ

پ کے آل اور اصحاب تمام پر اے رب تحقیق بسبب

لِعَظْمٍ مِّنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا ○

بڑھاپے میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور میرے سر کے بال سفید ہو گئے ہیں

وَلَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا ○

لیکن اس طویل مدت میں۔ اے اللہ میں کبھی دعا کے وقت تیری رحمت اور قبولیت سے محروم

رَبِّ إِنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ○

نہیں رہا۔ اے رب مجھے دکھ پہنچا ہے اور تو ارحم الراحمین ہے

رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ○

اے رب میرے میں اس خیر کا جو تو نے میری طرف نازل فرمایا ہے بہت محتاج ہوں

يَا مُعِينُ الضُّعْفَاءِ ه ط يَا عَظِيمَ الرَّجَاءِ ه ط

اے کمزوروں کے مددگار اے امیدوں کے بڑے آسرے

يَا مُنْقِذَ الْغَرَقَى يَا مُنْجِيَ الْهَلْكَاءِ يَا

اے ڈوبتوں کے بڑے سہارے اے ہلاک ہونے والوں کو بچانے والے۔ اے

نِعْمَ الْمَوْلَى ه ط يَا أَمَانَ الْخَائِفِينَ ○ لَا إِلَهَ

اچھے اور بہترین مالک اے ڈرنے والوں کی جائے امان نہیں ہے کوئی معبود

إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ ○ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ

اللہ کے سوائے اللہ تعالیٰ بڑی عظمت اور علم والے ہیں نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ

الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ○ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ

بڑے عرش والے کے نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ

السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ○

مالک سات آسمانوں اور عرش کریم کے

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى الْجَامِعِ الْأَكْمَلِ ○

اے اللہ! درود بھیج اور سلام اس ذات پر جو اکمل اور جامع

وَالْقُطْبِ الرَّبَّانِيِّ الْأَفْضَلِ طِرَازِ حُلَّةِ

قطب ربانی ہے اور خلعت ایمان کے لئے

الْإِيْمَانِ وَمَعْدِنِ الْجُودِ وَالْإِحْسَانِ ه ط

عمدہ نقش و نگار ہیں اور جود اور احسان کے معدن ہیں

صَاحِبِ الْهَيْمِ السَّائِيَةِ ه ط وَالْعُلُومِ

جو صاحب ہمت آسمانی اور عالم علم

اللدُّنِيَّةِ ○ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مَنْ خَلَقْتَ

لدنی ہیں اے اللہ! درود بھیج اس پر جس کی خاطر تو نے

الْوَجُودَ لِأَجْلِهِ ه ط وَرَخَّصْتَ الْأَشْيَاءَ

کائنات پیدا کی اور اشیاء کو ارزاں کیا

بِسَبَبِهِ مُحَمَّدٍ نِ الْبَحُّودِ صَاحِبِ الْبِكَاَرِمِ

اس کے سبب یعنی محمد و محمود جو صاحب بزرگی

وَالْجُودِ ه ط وَعَلَى إِلَيْهِ وَأَصْحَابِهِ الْأَقْطَابِ ه ط

اور جود ہیں اور ان کے آل اور اصحاب پر ہو جو اقطاب

السَّابِقِينَ إِلَى جَنَابِ ذَلِكَ الْجَنَابِ ○

سابقین ہیں ان کی بارگاہ معلیٰ کے

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ن

اے اللہ! درود بھیج اور سلام اوپر سردار ہمارے حضرت محمد کے

النُّورِ الْبَهِيِّ وَالْبَيَانَ الْجَلِيَّ وَاللِّسَانَ

کہ جو صاحب نور روشن ہیں اور صاحب بیان جلی اور لسان

الْعَرَبِيِّ وَالِدَيْنِ الْحَنِيفِيِّ ○ الْمُوَيْدِ

عربی اور مالک دین حنفی ہیں اور جو موید ہیں

بِالرُّوحِ الْأَمِينِ ○ وَالْكِتَابِ الْبَيِّنِ ○

ساتھ تائید جبرائیل روح الامین کے کتاب مبین کے ذریعے

وَحَاتِمِ النَّبِيِّينَ وَرَحْمَةِ اللَّهِ لِلْعَالَمِينَ ○

اور وہ خاتم النبیین اور باعث رحمت ہیں واسطے تمام جہان والوں اور جملہ خلایق ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى مَنْ خَلَقْتَهُ مِنْ

اے اللہ درود اور سلام بھیج اس پر جن کو تو نے اپنے نور سے

نُورِكَ وَجَعَلْتَ كَلَامَهُ مِنْ كَلَامِكَ

پیدا کیا اور اس کے کلام کو اپنا کلام بنایا اور ان کو

وَفَضَّلْتَهُ عَلَى أَنْبِيَائِكَ وَأَوْلِيَاءِكَ ه ط

اپنے جملہ انبیاء اور اولیاء پر فضیلت بخشی

وَجَعَلْتَ السَّعَايَةَ مِنْكَ إِلَيْهِ وَمِنْهُ

اور تو نے مقرر فرمایا چلنا تجھ سے اس کی طرف اور اس سے

إِلَيْهِمْ كَبَالٍ كُلِّ وَوَلِيٍّ لَكَ ه وَهَادِيٍّ

ان کی طرف جو تیرے ہر ولی کے لئے ذریعہ کمال ہے اور تجھے اور تیری راہ

كُلِّ مُضِلٍّ عَنْكَ هَادِيٍّ إِلَى

ہر گمراہ کے لئے باعث ہدایت ہے اور حق کی طرف خلقت کا

الْحَقِّ ه ط تَارِكِ الْأَشْيَاءِ لِأَجْلِكَ وَ

ہادی ہے اور تیرے لئے اشیاء غیر کا تارک ہے اور تیرے

مَعْدِنِ الْخَيْرِ بِفَضْلِكَ ه ط وَخَاطَبَتَهُ عَلَى

فضل کے خیر کا معدن ہے اور تو نے اپنے قرب کے

بِسَاطِ قُرْبِكَ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ

بساط پر انہیں یوں خطاب فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تیرے اوپر بڑا فضل ہے

عَظِيمًا ه الْقَائِمِ لَكَ فِي لَيْلِكَ ه وَالصَّائِمِ

جو ساری رات تیری یاد میں کھڑا ہونے والا ہے

لَكَ فِي نَهَارِكَ ه ط وَالْهَائِمِ بِكَ فِي

اور دن کو تیری رضامندی کی خاطر روزہ دار ہے اور جو تیری



جَلَالِكَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّكَ ۝ ط

جلال سے ڈرنے والا ہے۔ اے اللہ! درود اور سلام بھیج اپنے نبی پر

اَلْخَلِيْفَةِ فِيْ خَلْقِكَ ۝ ط اَلْمُشْتَغَلِ بِذِكْرِكَ ۝ ط

جو خلقت میں تیرا خلیفہ ہے اور جو تیرے ذکر میں مشغول رہتا ہے

اَلْمُتَفَكِّرِ فِيْ خَلْقِكَ ۝ ط وَالْاٰمِيْنَ لِسِرِّكَ ۝ ط

اور جو تیری مخلوقات میں فکر کرنے والا ہے اور تیرے بھید کا امین ہے

وَالْبُرْهَانَ لِرُسُوْلِكَ ۝ ط الْحَاضِرِ فِيْ سِرِّ اٰرِ

اور تیرے جملہ رسولوں کے لئے ایک قوی برہان ہے اور جو تیرے مقام

قُدْسِكَ ۝ ط وَالشَّاهِدِ اِلٰى جَمَالِ جَلَالِكَ ۝ ط

قدس کے اسرار میں حاضر اور تیرے جلال و جمال کے مشاہدہ کرنے والا ہے

سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ۝ ط اَلْمُفَسِّرِ لِاٰيَاتِكَ ۝ ط

ہمارے سردار اور مولا محمدؐ جو تیری آیات کا تفسیر کرنے والا

وَالظَّاهِرِ فِيْ مُلْكِكَ ۝ ط وَالغَائِبِ فِيْ

اور تیرے عالم ملک میں ظہور فرما اور عالم ملکوت میں غیبت

مَلَكُوْتِكَ ۝ ط وَالْمُتَخَلِّقِ بِصِفَاتِكَ وَ

حاصل کرنے والا ہے اور جو تیرے صفات سے متخلق اور تیری

الدَّاعِي اِلٰى جَبْرُوْتِكَ ۝ ط الْحَضْرَةَ الرَّحْمٰنِيَّةَ ۝ ط

بارگاہِ رحمانیت کے عالم جبروت کی طرف بلانے والے ہیں

وَالْبُرْدَةُ الْجَلَالِيَّةُ ه ط وَالسَّرَابِيلُ الْجَبَالِيَّةُ

جو تیری جلالت کی چادر اور تیری جمالت کے سراویل ہیں

الْعَرْشُ الشَّقِيُّ ه ط وَالْحَبِيبُ النَّبِيُّ

جو اللہ تعالیٰ کے عرشِ معلیٰ اور نبی حبیب

وَالنُّورُ الْبَهِيُّ ه ط وَالذُّرُّ النَّقِيُّ ه ط وَالْبَصَائِحُ

اور نور روشن گوہر پاک اور چراغ مضبوط

الْقَوِيُّ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَى

ہیں اے اللہ درود اور سلام بھیج ان پر اور ان کے

اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ

آل و اصحاب پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم اور ان کی آل پر

اِنَّكَ حَيِّدٌ مَّجِيْدٌ ○

تحقیق تو حمد اور مجد والا ہے

وَرْدِ يَوْمِ الْاَرْبَعَاءِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ه ط

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے جو بخشش کرنے والا مہربان ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ

ای اللہ! درود اور سلام بھیج ہمارے سردار اور نبی محمد پر

نَحْرَ أَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ أَسْرَارِكَ ه ط وَرُوحِ

جو تیرے انوار کا سمندر اور تیرے اسرار کا معدن ہے تیرے بندوں کے

أَرْوَاحِ عِبَادِكَ ه ط الدُّرَّةُ الْفَاخِرَةُ ه ط

ارواح کا روح ہے فخر کے لائق گوہر یکتا ہیں

وَالرَّحْمَةُ السَّابِقَةُ ه ط وَالْعَبَقَةُ النَّافِحَةُ

اور سب سے سبقت لے جانے والی رحمت اور کستوری کی خوشبودار ڈبیہ ہیں

بُؤْبُوءِ الْمَوْجُودَاتِ وَحَاءِ الرَّحْمَاتِ ه ط

تمام موجودات کا خاصہ خلاصہ ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت کی حامل

وَجِيمِ الدَّرَجَاتِ ه ط وَسِينِ السَّعَادَاتِ وَ

اور درجات کے جیم اور سعادات کے سین اور

نُونِ الْعَنَائَاتِ وَكَمَالِ الْكَلِمَاتِ وَمَنْشَاءِ

عنایات کے نون ہیں اور کائنات کے کل کلیات کے کمال اور جملہ

الْأَزَلِيَّاتِ وَخَتْمِ الْأَبْدِيَّاتِ ه ط الشُّغُولِ

ازلیات کے منشاء اور تمام ابدیات کے خاتم ہیں تمام دنیوی

بِكَ عَنِ الْأَشْيَاءِ الدُّنْيَوِيَّاتِ ه ط الطَّاعِمِ

اشیاء سے منہ موڑ کر تیرے ساتھ مشغول ہیں اور تیرے

مِنْ ثَبَرَاتِ الْمَشَاهِدَاتِ ه ط السُّقْيِ

مشاہدات کے پھلوں کو نوش جان فرمانے والے اور تیرے

مِنْ أَسْرَارِ الْقُدْسِيَّاتِ وَالْعَالِمِ بِالْمَاضِي

قرب کے مقدس اسرار کے شرتیں پینے والے ہیں حالات ماضی

وَالْمُسْتَقْبَلَاتِ ه ط سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

اور مستقبل کے جاننے والے ہیں یعنی ہمارے سردار اور مولیٰ محمدؐ جو بہترین

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ

خلاق ہیں اللہ تعالیٰ کا دُرود اور سلام ان پر اور ان کے آل اور اصحاب پر

الْأَخْيَارِ وَأَصْحَابِهِ الْأَبْرَارِ ○ اللَّهُمَّ صَلِّ

ہو جو کہ اخیار اور ابرار ہیں اے اللہ! دُرود بھیج

عَلَى رُوحِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ ○ ط وَعَلَى

رُوحِ بَرِ فَتُوحِ حَضْرَتِ مُحَمَّدٍ عَلَى كُلِّ رُوحٍ فِي الْأَرْوَاحِ

جَسَدِهِ فِي الْأَجْسَادِ وَعَلَى قَبْرِهِ فِي الْقُبُورِ ه ط

لوگوں کے جسموں میں سے آپ کے جسم مبارک پر اور تمام قبور میں سے آپ کی قبر شریف پر

وَعَلَى أَسْمَائِهِ فِي الْأَسْمَاءِ وَعَلَى قَلْبِهِ فِي الْقُلُوبِ ه ط

اور جملہ اسماء میں سے آپ کے اسم مبارک پر اور تمام قلوب میں سے

وَعَلَى مَنْظَرِهِ فِي الْمَنَاطِرِ ه ط وَعَلَى سَمْعِهِ فِي

آپ کے قلب منور پر اور جملہ مناظر میں سے آپ کے منظر مقدس پر اور کل کانوں

السَّمْعِ ه ط وَعَلَى حَرَكَتِهِ فِي الْحَرَكَاتِ

میں سے آپ کے کان شریف پر اور جمیع حرکات میں سے آپ کی حرکت بابرکت پر

وَعَلَى سُكُونِهِ فِي السَّكَنَاتِ ه ط وَعَلَى قُعُودِهِ

اور تمام سکناات میں سے آپ کے سکون پر اور جملہ بیٹھکوں میں سے

فِي الْقُعُودَاتِ ه ط وَعَلَى قِيَامِهِ فِي الْقِيَامَاتِ ه ط

آپ کے مقدس بیٹھک پر اور کل قیاموں میں سے آپ کے قیام مبارک پر

وَعَلَى لِسَانِهِ الْبَشَّاشِ الْأَزَلِيِّ وَالْخَتْمِ

اور آپ کے بشاش ازلی اور ختم

الْأَبَدِيِّ وَصَلِّ اللَّهُمَّ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ

ابدی زبان پر درود اور سلام ہو۔ اے اللہ درود بھیج محمد کی اس ذات پر اور ان کے

أَصْحَابِهِ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَمِثْلَ مَا عَلِمْتَ ○

آل اور اصحاب پر اتنی تعداد میں جتنا کہ آپ کے علم میں ہے اور اتنی مقدار میں جتنا کہ معلومات میں ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ الَّذِي أُعْطِيَتْهُ

اے اللہ! درود اور سلام بھیج محمد کی اس ذات پر جس پر تو نے بخشش فرمائی

وَكَرَّمْتَهُ وَفَضَّلْتَهُ وَنَصَرْتَهُ وَأَعَنْتَهُ

اور عزت بخشی اور فضیلت دی اور نصرت و فتح عطا کی اور اعانت فرمائی

وَقَرَّبْتَهُ وَأَدْنَيْتَهُ وَسَقَيْتَهُ وَمَكَّنْتَهُ

اور قرب بخشا اور نزدیکی عطا کی اور شراب معرفت پلائی اور عالی جگہ دی

وَمَلَأْتَهُ بِعِلْمِكَ الْأَنْفُسِ ه ط وَبَسَطْتَهُ

اور اس کو بھر دیا نفیس علم سے اور اسے کشائش دی

بِحِلْمِكَ لِأَطْرَسِ ۝ ط وَزَيْنَتَهُ بِقَوْلِكَ

بڑے حوصلے سے اور روشن قول سے اُسے

الْأَقْبَسِ ۝ ط فَجَرِ الْأَمْلَاكِ وَعَذْبِ خُلُقِ

مزین فرمایا ملکوں کے صبح صادق لوگوں کے خلق کی

الْأَخْلَاقِ ۝ ط وَنُورِكَ السُّبِّحِينَ ۝ ط وَعَبْدِكَ

مٹھاس اور تیرا نور مبین ہے اور بندہ

الْقَدِيمِ وَحَبْلِكَ السُّتَيْبِينَ ۝ ط وَحِصْنِكَ

قدیم اور مضبوط رسی اور محکم

الْحَصِينِ ۝ ط وَجَلَالِكَ الْحَكِيمِ وَجَبَالِكَ

قلعہ ہے اور تیری حکمت کا جلال اور تیرے کرم کا

الْكَرِيمِ ۝ ط سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى

جمال ہے ہمارے سردار اور مولیٰ محمد اللہ تعالیٰ کا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ

درود اور سلام ان پر اور ان کی آل پر اور اصحاب پر ہو

مَصَابِيحِ الْهُدَىٰ ۝ ط وَقَنَا دِيْلِ الْوَجُودِ وَ

جو نور ہدایت کے چراغ ہیں اور عالم وجود کے روشن قندیل ہیں اور

كِبَالِ السُّعُودِ ۝ ط وَالْبُطْهَرِ مِنَ الْعُيُوبِ ۝ ط

کمال اہل سعادت ہیں اور جملہ عیوب سے پاک ہیں

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ صَلَاةً تَحُلُّ

اے اللہ! ان پر ایسا درود اور سلام بھیج کہ جس کی برکت سے

بِهَا الْعُقُودُ رِيحًا تُفَكُّ بِهَا الْكُرْبُ ه ط

عقدے حل ہو جائیں اور ایسی رحمت کی ہوا نازل فرما کہ جس سے تکلیفیں رفع ہو جائیں

وَتَرْحُمًا تُزَالُ بِهَا الْعَطْبُ ه ط وَتَكْرِيماً

اور ایسا لطف اور شفقت نازل فرما کہ جس سے دکھ دور ہو جائے اور ایسی تعظیم اور تکریم

تُقْضَى بِهِ الْإِرْبُ ه ط يَا رَبُّ يَا اللَّهُ يَا حَيُّ

رحمت فرما کہ جس سے مشکل کام حل ہو جائیں۔ یا رب یا اللہ یا حی

يَا قَيُّومُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ه ط نَسْأَلُكَ

یا قیوم یا ذالجلال والاکرام ہم یہ دین

ذَلِكَ مِنْ فَضَائِلِ لُطْفِكَ ه ط وَمِنْ غَرَائِبِ

تیرے کمال فضل اور لطف کے سبب مانگتے ہیں

فَضْلِكَ يَا كَرِيمُ يَا رَحِيمُ ○ اللَّهُمَّ

اے کرم کرنے والے اور رحم کرنے والے اے اللہ!

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ

درود اور سلام اپنے بندے اور اپنے نبی اور رسول

سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ نِ النَّبِيِّ الْأَمِّيِّ

اور ہمارے سردار اور نبی محمدؐ نبی امی

وَالرَّسُولِ الْعَرَبِيِّ ه ط وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ

اور رسول عربی پر نازل فرما اور ان کی آل اور اصحاب پر

وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ

اور آپ کی بیویوں اور اولاد اور آپ کے اہل بیت پر

صَلْوَةٌ تَكُونُ لَكَ رِضَاءً وَلِحَقِّهِ

ایسا درود بھیج کہ جو تیرے لئے رضامندی اور اس کے ادا حقوق کا

أَدَاءٌ وَإِلَيْهِ الْوَسِيلَةُ وَالْفَضِيلَةُ وَالشَّرْفُ

موجد ہو اور بنا انہیں ہمارے لئے وسیلہ اور فضیلت اور شرف

الْأَعْلَىٰ وَالذَّرَجَةُ الْعَالِيَةُ الرَّفِيعَةُ وَ

اعلیٰ اور درجہ اعلیٰ اور بلندی کا ذریعہ اور

أَبْعَثَهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ

انہیں وہ مقام محمود عطا فرما کہ جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے

يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ○ اللَّهُمَّ إِنَّا نَتَوَسَّلُ

اے ارحم الراحمین اے اللہ! ہم تیرے ساتھ تو سئل

بِكَ وَنَسْأَلُكَ وَنَتَوَجَّأُ إِلَيْكَ بِكِتَابِكَ

پکڑتے ہیں اور تجھ سے سوال کرتے ہیں اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں تیری کتاب

الْعَزِيزِ وَنَبِيِّكَ الْكَرِيمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

عزیز کے ساتھ اور نبی کریم تیرے ہمارے سردار محمد



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ه ط وَبَشْرَفِهِ الْبَجِيدِ  
 صلی اللہ علیہ و سلم اسے توسل پکڑتے ہیں اور ان کی بڑی شرافت سے  
 وَبِأَبَوَيْهِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَبِصَاحِبِيهِ  
 اور ان کے اجداد ابراہیم اور اسمعیل کے ساتھ اور ان کے صاحبین  
 أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذِي النُّورَيْنِ عُمَانَ وَ  
 حضرت ابی بکرؓ اور حضرت عمرؓ سے اور ذی النورین حضرت عثمانؓ سے اور  
 إِلَيْهِ فَاطِمَةَ وَعَلِيًّا وَوَلَدَيْهِمَا الْحَسَنَ  
 ان کے آل پاک حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ سے اور ان کے فرزند حضرت امام حسنؓ  
 وَالْحُسَيْنَ وَعَنْتَيْهِ الْحِزَّةَ وَالْعَبَّاسَ  
 اور حضرت امام حسینؓ سے اور ان کے چچا حضرت حمزہؓ اور حضرت عباسؓ سے  
 وَزَوْجَتَيْهِ خَدِيجَةَ وَعَائِشَةَ رِضْوَانَ اللَّهِ  
 اور ان کے ازواج حضرت خدیجہ اور حضرت عائشہ سے رضی اللہ  
 تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ ○ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ  
 تعالیٰ علیہم اجمعین اے اللہ! ان پر درود اور سلام  
 عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آبَوَيْهِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ  
 بھیج اور ان کے اجداد حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل  
 وَعَلَىٰ كُلِّ آلٍ وَصَحْبٍ كُلِّ صَلَوةً يُتْرَجِبُهَا  
 اور ان کے آل و اصحاب پر بھیج ایسا درود کہ

لِسَانُ الْأَزَلِ فِي رِيَاضِ الْمَلَكُوتِ

زبان ازلی اس کی ترجمانی کرے عالم ملکوت

وَعُلُوِّ الْمَقَامَاتِ وَنَيْلِ الْكَرَامَاتِ وَرَفْعِ

کے باغوں میں اور وہ جو ہمارے لئے حصول کرامات اور موجب بلندی

الدرجات<sup>ط</sup> وَيَنْطِقُ بِهَا لِسَانُ الْأَبَدِ فِي

درجات ہو اور ایسا درود کہ ابدی زبان اس پر ناطق ہو

حَضِيضِ النَّاسُوتِ بِغُفْرَانِ الدُّنُوبِ

اور مقامِ ناسوت کے پستیوں میں جو موجب بخشش گناہ

وَكَشْفِ الْكُرُوبِ<sup>ط</sup> وَرَفْعِ الْمُهَيَّمَاتِ كَمَا

اور دفع تکالیف اور رفع مہمات ہو اور ایسا درود

هُوَ اللَّائِقُ بِالْهِيتِكَ وَشَانِكَ الْعَظِيمِ<sup>ط</sup>

جو اے اللہ! تیرے بڑے شان اور خدائی کے قابل ہو

وَكَمَا هُوَ اللَّائِقُ بِأَهْلِيَّتِهِمْ وَمَنْصِبِهِمْ

اور جو درود آنحضرت کی خاص اہلیت اور آپ کے منصب کریم کے لائق ہو

الْكَرِيمِ بِمُخْصِصِ خَصَائِصِ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ

اس خاص خصوصیت کے ساتھ جیسا کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت

مِنْ يَشَاءُ<sup>ط</sup> وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ○

سے مخصوص فرماتا ہے اور وہ بڑے بھاری فضل والا

## وَرْدِ يَوْمِ الْخَيْسِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۵ ط

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے جو بخشش کرنے والا مہربان ہے

اللَّهُمَّ حَقِّقْنَا بِسَرَائِرِهِمْ فِي مَدَارِجِ

اے اللہ! مستحق کر ہمیں ان کے پاک خصال سے ان کے معارف

مَعَارِفِهِمْ بِثُوبَةِ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ

کے درجات ہیں ساتھ ثواب ان لوگوں کے جن کے لئے تیری مہربانیاں سبقت

مِنْكَ الْحُسْنَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

لے گئی ہیں جو آل محمد ہیں ان پر درود

وَسَلَّمَ وَالْفَوْزَ بِالسَّعَادَةِ الْكُبْرَىٰ بِوَدَّيْهِ

اور سلام ہو ساتھ حصول سعادت کبریٰ کے اور ساتھ اہل قرابت

الْقُرْبَىٰ ۵ ط أَعِنَّا فِي عِزَّةِ الْبَصُودِ فِي مَقَامِهِ

کی دوستی کے۔ اے اللہ ہمیں ان کے زبردست غلبے میں شامل کر دے۔ مقام

الْبَحْبُودِ تَحْتَ لِوَائِهِ الْبَعْقُودِ ۵ ط وَأَسْقِنَا

محمود کے اندر ان کے موعودہ جھنڈے کے نیچے کھڑا کر دے اور ان کے مشہور

مِنْ حَوْضِ عِرْفَانَ مَعْرِفَتِهِ الْبُورُودِ يَوْمَ

اور مذکور حوض عرفان سے آب کوثر پلا دے۔ اس روز کہ اللہ تعالیٰ ناامید

لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہیں فرمائے گا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو

بِبُرُوزِ بَشَارَةٍ قُلْ تُسَبِّحُ وَأَسْئَلُ تُعْطَى وَ

مطابق فرمان حدیث بشارت عنوان۔ اے میرے حبیب تو بول تیری سنی جاوے گی اور

أَشْفَعُ تُشَفَّعُ بِظُهُورِ بَشَارَةٍ وَ لَسَوْفَ

تو سوال کر تجھے عطا کیا جاوے گا تو سفارش کر تیری سفارش قبول کی جاوے گی ساتھ ظہور اس

يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى ۝ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ

بشارت کے کہ اے میرے نبی اللہ تعالیٰ تجھے وہ رتبہ دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا مبارک اور بلند

يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ

ہے تیری ذات اے صاحب جلال اور اکرام اے اللہ! ہم تیرے جلال کے غلبے اور

بِعِزِّ جَلَالِكَ وَبِجَلَالِ عِزَّتِكَ وَبِقُدْرَةِ

تیری غالب ذات کے جلال سے اور تیری سلطانی قدرت

سُلْطَانِكَ وَبِسُلْطَانِ قُدْرَتِكَ وَبِحُبِّ

اور تیری قدرت کے تسلط سے اور تیرے

نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مِنَ الْقَطِيعَةِ وَالْأَهْوَاءِ الرَّدِيَّةِ يَا ظَهِيرَ

کی محبت کے ذریعے پناہ ڈھونڈتے ہیں تیری جدائی سے اور

الْأَجِينِ ○ يَا جَارَ السُّتَجِيرِينَ ه ط أَجْرُنَا  
 تجھ سے دور کرنے والے نفسانی خواہشوں سے۔ اے التجا کرنے والوں کے پشت پناہ اور  
 مِنَ الْخَوَاطِرِ النَّفْسَانِيَّةِ ه ط وَاحْفَظْنَا مِنْ  
 اے پناہ ڈھونڈنے والوں کے پڑوسی اور پناہ! ہمیں نفسانی وسوسوں سے بچا  
 الشَّهَوَاتِ الشَّيْطَانِيَّةِ ه ط وَطَهِّرْنَا مِنْ  
 اور شیطانی شہوتوں سے محفوظ فرما اور بشری الایثوں سے ہمیں پاک کر  
 الْقَاذُورَاتِ الْبَشَرِيَّةِ ه ط وَصَفِّْنَا بِصَفَاءِ  
 اور صادق اور حقیقی محبت کی صفائی سے ہمیں صاف فرما  
 الْحَبَّةِ الصِّدِّيقِيَّةِ مِنْ صَدَاءِ الْغَفْلَةِ  
 جو ہم سے غفلت کا زنگ اور جہالت کا  
 وَوَهُمُ الْجَهْلُ حَتَّى تَضْحَكُ رُسُومُنَا  
 وہم دور کر دے یہاں تک کہ ہماری خودی کے  
 بِفَنَاءِ الْإِنَانِيَّةِ وَمَبَانِيَّةِ الطَّبِيعَةِ الْإِنْسَانِيَّةِ  
 فنا سے ہمارے رسی اور رواجی تعلقات اور انسانی طبائع کے  
 فِي حَضْرَةِ الْجَمْعِ وَالتَّخْلِيَّةِ وَالتَّجَلِّيِ  
 بشری ضعیف ظہورات زائل اور دور ہو جائیں ہر دو حالت جمع  
 بِالْأُلُوْهِيَّةِ الْآحَدِيَّةِ وَالتَّجَلِّيِ بِالْحَقَائِقِ  
 اور تخلیہ میں ساتھ تیری احدی الوہیت کی کجلی اور مقام شہود

الصَّادَا نِيَّةٍ فِي شُهُودِ الْوَحْدَانِيَّةِ ه ط

وحدانیت میں تیری صمدانی حقائق کی تجلی سے کہ جہاں نہ زبانی اور

حَيْثُ لَأَحْيَتْ وَلَا أَيْنَ وَلَا كَيْفَ وَيَبْقَى

مکانی حیثیت باقی رہے اور نہ کیفیت و چگونگی رہ جائے اور ہمارا

الْكُلُّ لِلَّهِ وَبِاللَّهِ وَإِلَى اللَّهِ وَمَعَ اللَّهِ غَرْقًا

جو کچھ باقی ہے وہ سب اللہ ہی کے لئے اور اللہ کے ساتھ اور اللہ کی طرف

بِنِعْمَةِ اللَّهِ فِي بَحْرِمِنَةِ اللَّهِ مَنْصُورِينَ

اور اللہ تعالیٰ کے ہمراہ ہو جائے اور ہم اللہ کی رحمت کے سمندر کے اندر اس کی

بِسَيْفِ اللَّهِ مَخْصُوصِينَ بِسِكَارِ اللَّهِ

نعمتوں میں از سر تا پائے غرق ہو کر اس کی تلوار سے فتح مند اس کے اخلاق پاک سے متخلق

مَلْحُوظِينَ بِعِنَايَةِ اللَّهِ مَحْظُوظِينَ بِعِنَايَةِ

اس کے عین عنایت میں منظور اس کی مہربانیوں میں محفوظ

اللَّهُ مَحْفُوظِينَ بِعِصْمَةِ اللَّهِ مِنْ كُلِّ

اور ان کی عصمت کے اندر محفوظ رہ جائیں ہر اس

شَاغِلٍ يُشْغَلُ عَنِ اللَّهِ ه ط وَخَاطِرٍ يَخْطُرُ

شغل سے جو اللہ تعالیٰ سے ہمیں اپنے ساتھ مشغول کرے اور ہر اس

لِغَيْرِ اللَّهِ ه ط (يَا رَبِّ يَا اللَّهُ يَا رَبِّ ه ط يَا اللَّهُ تَيْنِ مَرْتَبَةٍ) ه ط

خطرے سے جو غیر اللہ کے ساتھ دل میں گزرے۔ اے رب۔ اے اللہ! اے رب، اے اللہ

رَبِّيَ اللَّهُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ

اے رب، اے اللہ! میرا رب اللہ ہے اور نہیں ہے حاصل مجھے کوئی توفیق مگر ساتھ اللہ

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ○ اللَّهُمَّ

کے اسی پر میں نے توکل کیا ہے اور اسی کی طرف میرا رجوع اور جھکاؤ ہے۔ اے اللہ!

اشْفِئْنَا بِكَ وَهَبْ لَنَا هَبَةً لَا سِعَةَ فِيهَا

ہمیں مشغول کر دے اپنے ساتھ اور عطا کر ہمیں وہ بخشش جس میں تیرے سوا اور

لِغَيْرِكَ وَلَا مُدْخَلَ فِيهَا لِسِوَاكَ وَأَسِعَةَ

کسی کی گنجائش نہ ہو اور تیرے سوا اور کسی کو دخل نہ ہو اور وہ بخشش

بِالْعُلُومِ الْإِلَهِيَّةِ ه ط وَالصِّفَاتِ الرَّبَّانِيَّةِ ه ط

جس کو وسعت دی گئی ہے علومِ الہیہ اور صفاتِ ربانیہ

وَالْأَخْلَاقِ الْمُحَمَّديَّةِ ه ط وَقَوَاعِدِنَا

اور اخلاقِ محمدیہ سے اور ہمارے عقائد کو مضبوط کر دے

بِحُسْنِ الظَّنِّ الْجَمِيلِ ه ط وَحَقِّ الْيَقِينِ وَحَقِيقَةِ

خوبصورت ظن اور حق یقین اور حقیقت التامین

التَّهْكِيْمِ ه ط وَسَدِّدْ أحوَالَنا بِالتَّوْفِيقِ وَالسَّعَادَةِ

کے حسن اور جمال سے اور ہمارے احوال کو قوی کر دے ساتھ توفیق

وَحُسْنِ الْيَقِينِ ه ط وَشَدِّدْ قَوَاعِدِنَا عَلٰی صِرَاطِ

اور حسن یقین کے اور محکم کر دے ہمارے پاؤں صراطِ مستقیم پر

الإِسْتِقَامَةُ وَقَوَاعِدِ الْعِزِّ الرَّصِينِ ه ط صِرَاطِ

اور ان پاک لوگوں کی راہوں پر ہمارے قدم جما دے جن

الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

تو نے انعام کیا ہے اور نہ ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے

وَالضَّالِّينَ ○ صِرَاطِ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنْ

قہر کیا ہے اور ان لوگوں کی راہ پر جن پر تو نے انعام کیا ہے

النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ه ط

جو نبیین صدیقین شہداء اور صالحین میں سے ہے

وَشَيْدًا مَقَاصِدَنَا فِي الْمَجْدِ الْأَثِيلِ ه ط عَلِي

اور اولو العزم پیغمبروں کے مضبوط ارادوں اور اعلیٰ

أَعْلَازُورَةَ الْكِرَامَةِ وَعَزَائِمِ أُولَى الْعِزْمِ

ذرورہ کرامت کی روشن بزرگی میں ہمارے ماصد کو مضبوط

مِنَ الْمُرْسَلِينَ ه ط يَا صَرِيخَ الْمُسْتَصْرِحِينَ ه ط

باندھ دے اے فریادوں اور داد خواہوں کے فریاد رس

وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَفِيثِينَ اغْنِنَا بِالطَّافِ رَحْمَتِكَ

ہمیں دوری کی گمراہیوں سے بچا اور اپنی محبت کی لغزشوں

مِنْ ضَلَالِ الْبُعْدِ وَأَشْرَلْنَا بِنَفْحَاتِ عِنَايَتِكَ

میں اپنی شمیم عنایت کے جھونکوں سے



فِي مَصَارِعِ الْحُبِّ ه ط وَأَشْفِقْنَا بِأَنْوَارِ هِدَايَتِكَ

ہمیں معطر فرما اور اپنے حضور قرب میں ہدایت کے

فِي حَضَائِرِ الْقُرْبِ وَأَيَّدْنَا بِنُصْرِكَ الْعَزِيزِ

انوار سے نواز اور قرآن مجید کی زبردست نصرت سے

نَصْرًا عَزِيزًا مُؤَزَّرًا بِالْقُرْآنِ الْبَجِيدِ

ہماری تائید فرما اپنے فضل سے

بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ○ رَبَّنَا

اور رحمت سے اے ارحم الراحمین اے ہمارے رب

تَقْبَلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ وَتُبَّ

ہماری دعا قبول فرما تحقیق تو ہماری دعا سننے والا اور جاننے والا ہے اور ہمارے

عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ○ اللَّهُمَّ

گناہوں سے درگزر فرما تحقیق تو معاف کرنے والا اور رحم والا ہے اے اللہ!

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيَّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ

درود اور سلام بھیج ہمارے سردار محمد نبی امی پر

وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَ

اور آپ کے ازواج مطہرات پر جو مومنوں کی مائیں ہیں اور آپ کے اولاد اور

أَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَيَّ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ

اہل بیت پر جس طرح تو نے درود بھیجا ہے حضرت ابراہیم پر تحقیق تو

حَسِيدٌ مَّجِيدٌ ○ يَا عِبَادَ مَنْ لَّا عِبَادَ لَهُ يَا سَنَدُ

تعریف اور بزرگی والا ہے اے ہر اس شخص کے مستون اور سہارے  
مَنْ لَّا سَنَدَ لَهُ يَا ذُخْرَ مَنْ لَّا ذُخْرَ لَهُ ه ط

جس کا کوئی سہارا نہیں اے ہر اس شخص کی سند جس کا کوئی سند نہیں ہے اے  
جَابِرُ كُلِّ كَسِيرٍ ه ط يَا صَاحِبَ كُلِّ غَرِيبٍ يَا

ہر بے سروسامان کے ذخیرے۔ اے ہر ٹوٹے ہوئے کے جوڑنے والے۔ اے ہر مسافر کے مصاحب  
مُونِسَ كُلِّ وَحِيدٍ ط لَّا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ

اور ساتھی۔ اے تنہا اور بیکس کے مونس۔ نہیں کوئی معبود تیرے سوائے تو پاک ہے  
إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ○ أَنْتَ وَليِّي فِي

میں ظالموں میں سے ہوں اپنے نفس پر تو دنیا اور آخرت میں  
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَالْحَقُّنِي

میرا ولی ہے۔ مجھے اسلام پر موت دے اور مجھے صالحین کے  
بِالصَّالِحِينَ ○ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ

ٹوٹے میں شامل کر دے اور میری اولاد کو صالح بنا دے میں تیری جناب  
إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ه ط صَلَوَاتُ اللَّهِ وَ

کی طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں اللہ تعالیٰ کا اور  
مَلَائِكَتِهِ وَأَنْبِيَآئِهِ وَرُسُلِهِ وَجَمِيعِ خَلْقِهِ

تمام فرشتوں اور تمام انبیاء اور مرسلین اور تمام لوگوں کے درود

عَلَيْ نَبِيِّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

ہوں ہمارے نبی اور ہمارے مولیٰ محمدؐ پر اور اس کے آل پر

عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ ۝ ط وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ۝

اور ان پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی اور برکتیں ہوں

اللَّهُمَّ ادْخِلْنَا مَعَهُ بِشَفَاعَتِهِ وَضَمَانِهِ وَ

اے اللہ، ہمیں ان کی شفاعت اور ضمانت اور

رِعَايَتِهِ مَعَ إِلِهِ وَأَصْحَابِهِ بِدَارِكَ دَارِ السَّلَامِ ۝ ط

رعایت میں شامل اور داخل فرما دے ساتھ ان کے آل اور اصحاب کے اپنے

فِي مَقْعَدٍ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝ ط يَا

اس مقدس گھر میں جو سلامتی کا گھر ہے خاص اپنے صدق کی بیٹھک میں اپنے عزت

ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَأَتَّحِفْنَا بِشَاهِدَتِهِ

اور قدر والے بادشاہ کے پہلو میں اے صاحب جلال اور اکرام والے اور ہمیں اپنے

بَلُطْفٍ مَنَازِلَتِهِ يَا كَرِيمٌ يَا رَحِيمٌ ۝ اَكْرَمْنَا

لطف کے منزلوں میں اپنے مشاہدوں کے تحوں سے نواز۔ اے کریم۔ اے رحیم اور

بِالنَّظَرِ إِلَى جَمَالِ سَبْحَاتِ وَجْهِكَ الْعَظِيمِ ۝

اپنے عظیم چہرے کے جمال لایزال کے مشاہدوں سے ہم پر کرم فرما

وَأَحْفَظْنَا بِكَرَامَتِهِ بِالتَّكْرِيمِ وَالتَّبَجِيلِ وَ

اور اس کے تکریم اور تجلیل اور

التَّعْظِيمِ وَآكْرَمْنَا بِنُزُولِهِ نُزُلًا مِّنْ غُفُورٍ  
تعظیم کی کرامت سے ہمیں محفوظ فرما اور ہم پر اس کے

رَحِيمٍ ○ فِي رَوْضِ رِضْوَانٍ أُجِلَّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي  
تشریف آوری سے مرسم فرما ایسی تشریف آوری جو بارگاہِ غفور و رحیم میں سے ہو اور وہ رضوان

وَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ أَبَدًا ه وَأَعْطِيكُمْ مَفَاتِيحَ

کے اس باغ میں ہو جس کی نسبت آیا ہے کہ میں تم پر ایسی اپنی رضامندی ظاہر کروں گا کہ اس کے بعد

الْغَيْبِ بِخَزَائِنِ السِّرِّ الْمَكْنُونِ فِي مَكْنُونٍ

پھر کبھی ابد تک ناراض نہیں ہو گا اور تمہیں اپنے سرِ مکنون کے غیبی خزانوں کی کنجیاں عطا کروں گا

جَنَّاتٍ مَّعَارِفِ صِفَاتِ الْمَعَانِي بِأَنْوَارِ ذَاتِ

جو معارفِ ربانی کے صفاتِ المعانی کے پوشیدہ باغوں میں

عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ وَلَهُمْ مَا يَدْعُونَ سَلَامٌ

بہشتی تختوں پر تکیہ لگا ہے دیکھ رہے ہوں گے اور ان کے لئے اپنے رب رحیم

قَوْلًا مِّنْ رَبِّ رَحِيمٍ ○ بِإِنْعَافِ رَافَةِ الرَّأْفَةِ

کی طرف سے وہ سلامِ سلامتی کا بلاوا ہو گا۔ تیرے رب کے فضل اور

الْمُحَبَّةِ مِنْ عَيْنِ عِنَايَتِهِ فَضْلًا مِّنْ

عینِ عنایت سے محمدی لطف اور مہربانی کی توجہ ہماری طرف

رَبِّكَ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○ فِي مَحَاسِنِ

منعطف ہو اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور ہمیں اپنے خوبصورت

قُصُورٍ ذَخَائِرٍ سَرَائِرٍ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا

محلوں میں اتار دے جہاں ہمارے لئے تیری وہ پوشیدہ نعمتیں ہوں جن کی نسبت فرمایا

أَخْفَى لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا

ہے کہ کوئی نفس نہیں جانتا وہ نعمتیں جو ہم نے چھپا رکھی ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے

يَعْمَلُونَ ○ فِي مَنْصَةِ مَحَاسِنِ خَوَاتِمِ دَعْوَاهُمْ فِيهَا

لئے بطور بدلے ان اعمال کے جو انہوں نے کمائے ہیں اور ہمارا انجام ان لوگوں کے حسن

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ ط وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ

خاتمے کے طور پر کر دے جن کی دعا ہے پاک ہے تو اے اللہ اور ان کی تحیت ہے سلام اور

أَنَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ط وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا

ان کی آخری دعا ہے الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی سیدنا

مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ ○

محمد و آلہ و صحابہ اجمعین

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ط

## دعائے اسری:

آپ کی تحریر کردہ یہ دعا برائے جمیع حاجات و حل المشکلات کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ روزانہ کم از کم ایک مرتبہ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف۔ اور یہ دعا آپ نے ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ بمطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۱ء بروز جمعہ علی گڑھ میں تحریر فرمائی۔

## دُعَاۓ اسْرِی ✓

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام پر جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ○ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ

اللہ کو نہیں ہے کوئی معبود زندہ جاوید ہے۔ نہیں آتی اس کو اونگھ

وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ

اور نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں۔ کون ہے

ذَٰ الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ ۙ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ

جو سفارش کر سکے اس کے حضور بغیر اس کی اجازت کے۔ وہ جانتا ہے اسے بھی

اَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۗ وَلَا يُحِيطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ

جو بندوں کے سامنے ہے اور وہ بھی جو ان سے اوچھل ہے اور نہیں احاطہ کر سکتے وہ ذرا بھی اس کے علم میں

اِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۗ

مگر جس قدر وہ چاہے۔ حاوی ہے اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر



فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ أَعْطِنِي

دنیا اور آخرت میں بے شک تو ہی بہت سننے والا بہت جاننے والا ہے مجھے

عِزَّةً دُنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَدْخِلْنِي فِي جَنَّتِ النَّعِيمِ وَ

دنیا اور آخرت کی عزت عطا فرما اور مجھے نعمتوں والی جنت میں داخل فرما

اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَاسْتُرْ لِي كُلَّ عَيْبِي وَاحْفَظْنِي مِنْ

میرے لئے میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے تمام عیبوں پر پردہ ڈال دے

كُلِّ عَيْبِي وَاهْدِنِي إِلَى صِرَاطِ السُّتَقِيمِ يَا

اور مجھے تمام عیبوں سے محفوظ فرما اور سیدھے راستے کی طرف میری راہنمائی فرما

غَفُورُ الرَّحِيمِ وَأَعْطِنِي خَزَائِنَ خَيْرِ وَ

اے بہت بخشنے والے بہت مہرباں اور مجھے بھلائی اور برکتوں کے خزانے عطا فرما

الْبَرَكَاتِ وَقَضَاءِ جَمِيعِ حَاجَاتِي وَحَصِّلْنِي جَمِيعَ

اور تمام حاجتوں کو پورا فرما میری تمام مرادوں کو پورا فرما

مَرَادَاتِي وَالْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ وَاعْلَى الْحَسَنَاتِ

اور باقی رہنے والی نیکیاں اور بلند بھلائیاں

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا كَرِيمٌ يَا كَرِيمٌ يَا كَرِيمٌ بِحَقِّ

دنیا اور آخرت میں عطا فرما اے کرم والے اے کرم والے اے کرم والے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کے واسطے تیرے سوا کوئی معبود نہیں



سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ وَ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي

تو پاک ہے بے شک میں زیادتی کرنے والوں میں سے ہوں میرے گناہ بخش دے

فَاقْضِ حَاجَتِي يَا أَرْحَمَ الرَّحِيمِينَ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ

اور میری حاجت کو پورا فرما اے سب پر رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو

خَيْرَ خَلْقِهِ سَيِّدِي وَ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ

اس کے مخلوق میں سے سب سے بہتر انسان میرے سردار اور اس کے حبیب حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی آل

وَ أَوْلِيَاءِ أُمَّتِهِ أَجْمَعِينَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَامِينَ أَمِينَ

اور صحابہ کرام اور آپ کی امت کے تمام اولیاء کرام پر اے سب پر کرم والوں سے بہتر کرم کرنے والے

○ أَمِينَ أَمِينَ

میری دعا قبول فرما

☆☆☆☆

## سند آخری

از حضور پیر و مرشد حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی

سروری سرمدی قادری جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ وَالصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ عَلٰی سَیِّدِ  
الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ۔ وَدَامَتْ بَرَکَاتُهُمْ۔

سیدی و مرشدی غوث العالمین قطب المحبوبین شیخ الارض والسماء محبوب سبحانی  
سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی و جمیع صوفیاء کرام و پیران عظام قدس اللہ اسرارہم۔ اما بعد فقیر  
احقر العباد غلام جیلانی امی اویسی قادری طالبان صادق و مجبان و اثق کی خدمت میں  
مژدہ یعنی اس احقر کو اویسی طریق روحانیت یعنی عالم رویاً میں جو اوراد و وظائف پہنچے  
ہیں۔ ان کو یہ فقیر واسطے اصحاب سلسلہ و مجبان و عزیز اس صلوٰۃ القادریہ میں درج کرتا  
ہے۔ تاکہ اس کی مداومت سے حل مشکلات و مقاصد و صفائی باطن و فیضان پیران عظام  
و دیدار حبیب رب العالمین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہو۔ آمین

دستخط و مہر پیر و مرشد

نقل مطابق اصل

نوٹ: صلوٰۃ القادریہ میں جو کچھ درج ہے وہ بعد میں قبلہ و کعبہ مولوی عطا محمد  
صاحب رحمہ اللہ نے اس کو وسیلہ شفاعت میں تحریر فرما کر اس کی طباعت و اشاعت  
کی۔ پھر اول ایڈیشن کی کمی کے باعث محترم ڈاکٹر سراج الدین صاحب ملتان نے  
وسیلہ شفاعت کا دوسرا ایڈیشن خوبصورت نقل نویسی کے بعد ۱۲ رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ  
میں اشاعت فرما کر سلسلہ قادریہ کی خدمت کا شرف حاصل کیا جب دوسرا ایڈیشن بھی

مریدین کو ملنا بند ہو گیا تو اس کا تیسرا ایڈیشن ۹ صفر ۱۴۲۲ھ بمطابق ۱۲ اپریل ۲۰۰۳ء لاہور محترم غلام مصطفیٰ صاحب اور محترم نور محمد صاحب جو محترم جناب خلیفہ اور سجاہ نشین رائے ونڈ زین العابدین صاحب کے حلقہ ارادت میں شامل ہیں نے اشاعت کروا کر سلسلے کی خدمت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

### رحلت:

۹ صفر ۱۳۵۲ھ بمطابق ۴ جون ۱۹۳۳ء اذان فجر سے قبل بوقت ۳ بجکر ۳۵ منٹ پر قبلہ و کعبہ پیرومرشد آقائے نامدار حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی سروری سرمدی قادری جیلانی سبز آبادی سب صاحبان کو خدا کے سپرد فرما کر جمال الہی کی دید کے لئے پرواز فرمائے۔ آپ کی نماز جنازہ جامع مسجد بریلوی میں ادا ہوئی اور علی گڑھ میں حضرت شاہ جمال قبرستان میں رونق افروز ہوئے آپ کا سالانہ عرس آپ کے خلفاء صاحبان کے مزارت خلیفہ جناب مولوی عطا محمد صاحب جھنڈے والی سرکار۔ رائیونڈ اور خلیفہ اول جناب عبدالغنی صاحب ککراچی ضلع گجرات میں ہر سال ۹ صفر بعد نماز عصر اور ۱۰ صفر کی صبح سات بجے ہوتا ہے۔

جب آپ کے وصال کا وقت قریب آیا اس وقت قبلہ و کعبہ خلیفہ مولوی عطا محمد صاحب قدس سرہ آپ کے پاس علی گڑھ میں موجود تھے۔ چونکہ قبلہ مولوی صاحب کو اپنے پیرومرشد سے بے پناہ محبت اور عقیدت تھی جو کہ حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ کے بخوبی علم میں تھی۔ اسی عقیدت اور محبت کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ نے قبلہ مولوی صاحب کو بلایا اور فرمایا کہ آپ پنجاب میں جائیں اور فقیر کے لئے وہاں رہائش کا بندوبست کریں۔

قبلہ مولوی عطا محمد صاحب رحمہ اللہ نے جواب دیا سرکار دو تین روز بعد ختم گیارہویں شریف کر کے چلا جاؤں گا اور اس وقت آپ بیمار بھی ہیں میں کس طرح

گھر جاؤں۔ آپ کو صحت ہوگی تو چلا جاؤں گا۔ سرکار غلام جیلانی صاحب رحمہ اللہ کے دوبارہ فرمانے پر بھی آپ نے یہی جواب دیا۔ رات کو قبلہ مولوی عطا محمد صاحب کے دانت آپس میں جڑ گئے۔ جس سے بولنا ختم ہو گیا۔ صبح سرکار غلام جیلانی صاحب نے مولوی عطا محمد صاحب کو بلا کر دوسرے مریدین کو فرمایا۔ دودھ لاؤ۔ اور مولوی صاحب کو پلاؤ۔ چونکہ منہ بند تھا اس لئے جب دودھ آپ کو پلایا گیا تو وہ تھوڑا سا اندر گیا باقی آپ کے کپڑوں پر گر گیا۔ اس پر تھوڑے غصہ میں قبلہ مولوی صاحب کو فرمایا کہ میں نے خود جو تجھے کہا تھا کہ گھر چلے جاؤ۔ فقیر نے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے کہا تھا اس لیے جب تک تم گھر نہیں جاؤ گے فقیر کو مرنا نہیں آئے گا اس کے بعد سرکار غلام جیلانی صاحب نے کسی ایک مرید کو اشارہ کیا کہ ٹانگہ لاؤ۔ اور مولوی صاحب کو اسٹیشن لے جاؤ۔ لاہور کی ٹکٹ خرید کر مولوی صاحب کو ٹرین میں بٹھا کر وہیں انتظار کرنا۔ جب تک ٹرین نہ چل جائے وہیں رکے رہنا۔ ٹرین کے چلنے کے بعد واپس آنا۔ کیونکہ مولوی صاحب نے جانا نہیں ہمارا ان کی موجودگی میں دنیا سے پردہ فرمانا تنگ (مشکل) ہے۔

مولوی عطا محمد صاحب کو پنجاب بھیجنے کا مقصد حقیقت میں رہائش کی جگہ کا انتظام کروانا نہیں تھا بلکہ اُس وقت (وصال یار) جو کہ بہت ہی عجیب کیفیات اور لمحات پر مشتمل ہوتا ہے۔ پیر کی ذات مرید صادق پر عاشق ہوتی ہے۔ اور نہیں چاہتی کہ اس کی محبوب ہستی وصال کے وقت اس کے پاس موجود ہو۔ سرکار غلام جیلانی قدس سرہ نہیں چاہتے تھے کہ قبلہ مولوی عطا محمد صاحب اس وقت ان کے پاس موجود ہوں۔ یہ ایک گہرے راز کی بات ہے۔ جس میں شفقت اور مرید سے آئندہ کی سلوک کی منزلیں طے کروانی ہوتی ہیں اور بہت سے کام شیخ نے مرید سے لینے ہوتے ہیں۔ بہت سی مخلوق خدا کی بہتری کروانی باقی ہوتی ہے۔ اس لئے آپ نے فرمایا کہ

مولوی صاحب کی موجودگی میں میرا رحلت کرنا آسان نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس وقت اگر مرید (محب) کے منہ سے یہ کلمات نکل پڑتے کہ

چلے چھوڑ کر دردِ فرقت میں کیونکر

بحال پریشان سلام علیکم

یہ تیر جدائی لگا دل پہ کاری

اے روح رواں جاں سلام علیکم

تو وہاں ایک نہیں دو وصال ہوتے۔ اس لئے جب قبلہ و کعبہ مولوی عطا محمد صاحب قدس سرہ پنجاب میں آئے تو آپ کو اپنے پیرو مرشد و سرکار غلام جیلانی قدس سرہ کی رحلت کی اطلاع ملی جس پر آپ واپس علی گڑھ گئے۔ فاتحہ خوانی اور رسم قل شریف کا انتظام کیا اور انہی دنوں میں سرکار غلام جیلانی قدس سرہ نے عالم رویا میں قبلہ و کعبہ مولوی عطا محمد صاحب کو فرمایا کہ میرے اوپر بہت سارا وزن پڑ گیا ہے۔ یعنی آپ کی قبر جو ابھی کچی تھی بہت زیادہ مٹی ڈالنے سے کافی اونچی بن گئی تھی تو آپ نے اپنی ہتھیلی کو انگلیوں کے بل کھڑا کر کے دیکھا یا کہ اتنی اونچی کر دو۔ جس پر قبلہ مولوی عطا محمد صاحب نے مزدور بلا کر ساری مٹی آپ کی قبر مبارک سے ہٹوائی۔ تو نیچے سے لکڑی کا تابوت جس میں سرکار غلام جیلانی صاحب کا جسد مبارک رکھا گیا تھا ظاہر ہو گیا۔ قبلہ مولوی عطا محمد صاحب کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ آخری زیارت کر لی جائے۔ جب آپ نے تابوت کا ڈھکنا اٹھایا تو تابوت کو خالی پایا اندر جسد مبارک موجود نہیں تھا۔ آپ نے مزدوروں کو کام بند کرنے کا کہہ دیا۔ اس لیے کہ جس کی قبر مبارک بنوائی ہے وہ خود یہاں موجود نہیں ہے تو پھر قبر کس کے لیے بنوائی جائے۔ سرکار علیگڑھ جناب غلام جیلانی قدس سرہ کے خلیفہ اول محترم عبدالغنی صاحب قدس سرہ بھی اس وقت علیگڑھ میں موجود تھے۔ جب ان کو پتہ چلا کہ مولوی

صاحب نے قبر بنوانے کا کام بند کر دیا ہے تو انہوں نے مولوی صاحب سے کام بند کروانے کے متعلق پوچھا جس پر مولوی صاحب نے عرض کیا کہ گھر والا گھر نہیں ہے تو قبر کس کی۔ جس پر حالت پریشانی میں دونوں بزرگ ہستیوں نے مراقبہ کیا اور پیر و مرشد سے اپنی پریشانی کا ذکر کیا۔ جس پر قبلہ و کعبہ غلام جیلانی صاحب نے فرمایا کہ بیٹا ہم موجود ہیں آ کر دیکھو۔ دراصل ہمارا مسکن بغداد شریف ہے آپ کبھی کبھی یہاں آیا کرنا۔ دوسرے دن جب پھر آئے اور تابوت کو کھولا تو سرکار غلام جیلانی قدس سرہ موجود تھے۔ آپ نے اپنے پیر و مرشد کو بوسہ دیا۔ زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی کیں اور بحکم اپنے پیر و مرشد کے ایک بالشت کر کے سر ابک ٹائیل سے اوپر سے قبر مبارک پکی کر دی۔

### واقعات بعد از وصال:

اس عنوان میں وہ واقعات تحریر کئے گئے ہیں جو سرکار معظم سلطان پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ العزیز کے بعد وصال عالم رویا میں یا بلمشافہ مختلف اوقات میں واقع ہوئے اور جیسے جیسے یہ واقعات علم میں آئیں گے تحریر ہوتے جائیں گے۔ ان میں ترتیب کا لحاظ رکھنا مشکل ہے کیونکہ ان واقعات میں وقت اور تاریخ معلوم نہیں ہے۔

۱۔ خلیفہ محترم مولوی عطا محمد صاحب رحمہ اللہ کا دانت بنوانا:

جب قبلہ و کعبہ مولوی عطا محمد صاحب کے سارے دانت گر گئے تو آپ نے نئے دانت لگوائے۔ لیکن نئے دانتوں کے باوجود آپ کھانے میں آسانی محسوس نہیں کرتے تھے۔ کسی نے آپ کو مشورہ دیا کہ فلاں ڈاکٹر سے بنوائیں وہ ڈاکٹر بہت اچھے دانت بناتا ہے۔ آپ نے اس سے نئے دانت بنوائے۔ اور ۹۰ روپے خرچہ آیا۔ کھانے میں آسانی ہو گئی۔ رات کے وقت دانت اتار کر اپنے بستر کے پاس رکھ لیتے تھے۔ ایک رات عالم رویا میں ان کو اپنے پیر و مرشد قبلہ غلام جیلانی قدس سرہ کی

زیارت نصیب ہوئی۔ سرکار قبلہ غلام جیلانی صاحب دانتوں کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ مولوی صاحب یہ کیا ہے جس پر آپ نے عرض کی سرکار دانت سارے ٹوٹ گئے تھے۔ کھانے میں دشواری تھی۔ اس لئے نئے دانت بنوائے ہیں۔ سرکار غلام جیلانی صاحب نے فرمایا اچھا یہ مجھے دو۔ آپ نے دانت ان کو دے دیئے۔ دانت لے کر فرمایا اللہ حافظ۔ جس پر قبلہ مولوی صاحب نے عرض کی۔ کہ سرکار یہ دانت ابھی نئے ۹۰ روپے دے کر بنوائے ہیں۔ تو سرکار قبلہ غلام جیلانی صاحب نے فرمایا: تو ۹۰ روپے کس نے دیئے تھے۔ وہ بھی تو ہم نے دیئے تھے۔ دانت لے کر چل گئے۔ دراصل اس کی وجہ یہ تھی کہ دانت بنانے میں کچھ ایسا مواد شامل ہوتا ہے جس کو آپ نے ناپسند کیا اور دوسرے آپ کو قبلہ و کعبہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے جو فیض حاصل تھا اس کا تقاضا ہو سکتا تھا صبح کے وقت یا ناشتے کے وقت قبلہ مولوی عطا محمد صاحب کی زوجہ محترمہ دانت دھو کر ان کو دیا کرتی تھیں۔ اب وہ تلاش کرنے لگی کہ دانت کہاں ہیں۔ بہت تلاش کیا اور آپ سے بھی پوچھا کہ دانت کہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ دانت تو میں نے خود اپنے ہاتھوں سے قبلہ پیر و مرشد کو دیئے ہیں۔ آپ کو اب کہاں ملیں گے۔ لے سکتی ہو تو ان سے جا کر لے لو۔

جناب محترم شیخ بدرالدین صاحب ضلع وہاڑی کو خلافت اور خرقہ عطا کرنا:

غالباً ۹ صفر ۱۳۶۳ھ / ۱۹۵۲ء سرکار غلام جیلانی صاحب قبلہ و کعبہ غلام جیلانی قدس سرہ کے عرس کے موقع پر جو کہ قبلہ و مولوی عطا محمد صاحب رحمہ اللہ رائے ونڈ میں کیا کرتے تھے۔ شیخ بدرالدین صاحب رحمہ اللہ عرس کے موقع پر رائے ونڈ میں موجود تھے مولوی عطا محمد صاحب رحمہ اللہ نے ان کے ذمہ قصاب خان محمد کولانے کا کام سپرد کیا اور فرمایا کہ قصاب خان محمد کو لے کر آؤ کہ وہ آ کر بکریاں ذبح کر دے۔ شیخ بدرالدین صاحب قصاب کو لینے حسب ارشاد رائے ونڈ بازار گئے۔ جب شیخ

بدرالدین صاحب چلے گئے تو تھوڑی ہی دیر کے بعد مولوی عطا محمد صاحب نے پوچھا کہ شیخ بدرالدین صاحب کہاں ہیں۔ بتایا گیا کہ وہ رائے ونڈ بازار قصاب خان محمد کو لینے گئے ہیں۔ سرکار رائے ونڈ فرمانے لگے کہ جاؤ اور ان کو کہو کہ یہاں رائے ونڈ بازار میں گھومنے کے لیے آتے ہو یا پیر کے پاس آتے ہو۔ جب شیخ بدرالدین صاحب کو یہ پیغام ملا تو آپ فرمانے لگے کہ اس وقت میں سرکار رائے ونڈ کے پاس نہیں جاؤں گا کیونکہ وہ جلالی کیفیت میں ہیں۔ جب تھوڑی دیر بعد آپ واپس محفل خانہ میں آئے تو قبلہ مولوی عطا محمد صاحب نے پوچھا کہ شیخ صاحب آپ کہاں گئے تھے اور اتنی دیر کہاں لگا دی۔ شیخ بدرالدین صاحب عرض کرنے لگے سرکار غلطی ہو گئی دیر کی معافی چاہتا ہوں۔ تو مولوی عطا محمد صاحب فرمانے لگے کہ یوں کیوں نہیں کہتے کہ آپ نے خود ہی تو بھیجا تھا شیخ صاحب نے عرض کیا سرکار میری کیا مجال کہ میں ایسی بات کر سکوں غلطی تو میری ہے جو دیر ہو گئی۔

نوٹ: دراصل اس میں شیخ صاحب کا امتحان بھی تھا اور دوسرے معتقدین کو ادب اور نصیحت کرنا تھا کہ اپنے شیخ کے معاملے میں خود کو قصور وار تصور کرتے ہوئے ادب کے ساتھ بات کرو۔ اس لیے شیخ صاحب نے خود کو قصور وار کہا اور یہ نہ کہا کہ آپ نے خود ہی تو بھیجا تھا اور اب ناراض کیوں ہوتے ہیں۔ ادب کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اسی رات جناب محترم شیخ بدرالدین صاحب رحمہ اللہ کو خلافت کی خوشخبری ملی۔ وہ واقعہ اس طرح ہے کہ اس روز ۹ صفر کو قبلہ و کعبہ مولوی عطا محمد صاحب نے اپنے مرید صادق محترم نیاز علی صاحب کو فرمایا کہ آج کی رات تم نے ہمارے کمرے میں سونا ہے۔ رات کو نیند کے دوران سرکار رائے ونڈ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے کہ اگر کسی پر کرم ہو جائے تو ہمارا پیٹ کیوں پھولے۔ نیاز علی صاحب فوراً اٹھے اور عرض کرنے لگے کہ سرکار آپ کیا فرما رہے ہیں۔ تو قبلہ و کعبہ سرکار رائے ونڈ فرمانے لگے کہ نیاز علی آپ کو کیا بتاؤں کہ ابھی ابھی قبلہ و کعبہ پیر و مرشد سرکار غلام جیلانی صاحب تشریف



لائے اور انہوں نے فرمایا کہ ہماری طرف سے ہمارے بیٹے بدرالدین کو خلافت دے دو اور اپنی طرف سے اپنے بیٹے غلام نبی کو خلافت دے دو۔

چنانچہ دوسرے دن صبح ۱۰ صفر بمطابق ۱۹۵۲ء کو ختم شریف کے بعد جناب محترم شیخ بدرالدین صاحب کی دستار بندی کی گئی اور خلافت نامہ عطا کیا گیا۔

خرقہ:

خلافت ملنے کے چھ سال بعد پھر عرس کے موقع پر ۹ صفر ۱۳۶۹ھ / ۱۹۵۸ء کو بعد نماز عصر کے ختم شریف کی شرکت کے لیے قبلہ و کعبہ مولوی عطا محمد صاحب دو خرقے ایک عنابی رنگ کا اور دوسرا نیلے رنگ کا زیب تن فرما کر محفل خانہ میں تشریف لائے۔ ختم شریف مکمل پڑھنے کے بعد اور کھڑے ہو کر نذرانہ سلام پیش کرنے سے پہلے قبلہ و کعبہ مولوی عطا محمد صاحب نے فرمایا کہ بدرالدین بیٹے کھڑے ہو جائیں تاکہ آپ کو انعام عطا فرمائیں۔ شیخ بدرالدین رحمہ اللہ مؤدبانہ کھڑے ہو گئے تو سرکار رائے ونڈ نے اپنے دست شفقت سے ان کو اپنا نیلے رنگ کا خرقہ زیب تن کرایا۔



## ہدیہ سلام

بارگاہ حضرت قبلہ پیر و مرشد سلطان پیر شاہ غلام جیلانی سروری سرمدی رحمہ اللہ

رہے تجھ پہ رحمت خدا کی ہمیشہ

شہ عبد جیلاں سلامؑ علیکم

تو آغوش رحمت الہی میں جاوے

ہو منظور یزداں سلامؑ علیکم

یہ تیر جدائی لگا دل پہ کاری

اے روح رواں جاں سلامؑ علیکم

کہیں مرجبا تجھ کو عرش و فرشی

ہو مژدہ ہزاراں سلامؑ علیکم

ہوئے فقر میں اور دیں میں مجاہد

میں ہمت پہ قرباں سلامؑ علیکم

ہو مرقد تیری باغ طیبہ کا منظر

اے مقبول سجاں سلامؑ علیکم

سلام و ختم فاتحہ کا یہ جلسہ

تیری جان جاناں سلامؑ علیکم

تیرا تذکیہ نفس زہد و ریاضت

ہوئے حق پہ قرباں سلامؑ علیکم

برائے کرم سرپرستی ہو سب پر  
 اے ظلِ مریداں سلامٌ علیکم  
 تیرے سلسلے پر ہو فیضانِ غوثی  
 پئے خاص و عامان سلامٌ علیکم  
 ظہورِ ولایتِ عجب تیرا دیکھا  
 شہہِ غوث کی شان سلامٌ علیکم  
 غریبِ حزیں مضطرب تیرا شیدا  
 بحالِ پریشاں سلامٌ علیکم

☆☆☆☆☆

## انمول درود شریف

### درودِ خضریٰ

یہ درود اولیاء اللہ کے اکثر معمول میں رہا ہے بے شمار اولیاء نے اسے پڑھا ہے  
 کیونکہ یہ درود الفاظ کے لحاظ سے مختصر ہے مگر معنی کے لحاظ سے جامع ہے اس درود پاک  
 کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس درود کو پڑھنے والا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کا محبوب غلام بن جاتا ہے اور دین و دنیا میں اسے کسی چیز کی کمی نہیں رہتی اور سکون  
 قلب کی دولت سے مالا مال ہو جاتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّ  
 اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ○

## درود ہزارہ

درود ہزارہ طالبان روحانیت کا محبوب درود ہے کیوں کہ اس درود سے سالکین کو روحانی منازل طے کرنے میں بہت آسانی ہو جاتی ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خاص شفقت عنایات اور توجہ حاصل ہوتی ہے۔ ایک بار پڑھنے سے ہزاروں نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور ایک سو حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ  
كُلِّ ذَرَّةٍ مِائَةِ أَلْفٍ مَرَّةٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ○



الحمد للہ! آج مورخہ ۲۸ ذوالحجہ ۱۴۲۹ھ بمطابق ۲۷ دسمبر ۲۰۰۸ء یہ کتاب گلستان جیلاں کا دوسرا ایڈیشن پرنٹنگ کے لئے دے دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے وسیلہ جلیلہ سے کتاب گلستان جیلاں کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور اس ناکارہ کے لئے اخروی نجات کا باعث بنائے۔ آمین۔

خادم الفقراء جاوید احمد بٹ

خليفة الجيلاں قادری

دعا گو : محمد علی عارف - تبرکات جمیل و خلاصان شکر ربانی

۰۳۰۱۴۸۵۴۷۳۶ / منسلک لا پور / سندھ راجہ

# غلام شہ عبد جیلاں عطارا

اے شاہ جیلاں (میرے مرشد) آپ کا غلام عطایہ عقیدت کے ساتھ عرض کرتا ہے

## بہ محفوظ گرداں ز آفات بخت

کہ آپ اپنے غلام عطا کو روز محشر کی سختیوں سے محفوظ رکھنا



مزار مبارک مرشد کامل قبلہ مولوی عطا محمد صاحب جیلانی قادری رحمۃ اللہ علیہ

زیر سایہ: قبلہ و کعبہ خلیفہ جناب محمد ذوالفقار خان صاحب جیلانی قادری آفریدی (ملکہ المکرمہ)

قبلہ و کعبہ جناب غلام زین العابدین صاحب جیلانی قادری (رائے ونڈ)

قبلہ و کعبہ خلیفہ جناب میاں تاج الدین صاحب جیلانی قادری (وہاڑی)

پرنٹنگ: مارہ نوٹ بک اینڈ گم بائینڈنگ  
Mob: 0300-0322-4266431, 0322-6868786